بقیۃ الآثار

من

حیاۃ المستعار

مصنفہ

امام المجاہدین قدوۃ المحدثین رئیس المفسرین محی السنۃ الغراء

ماحی البدعۃ الظلماء مرشد العلماء شیخ القرآن والحدیث مولانا محمد طاہر رحمہ اللہ

مرتب: حضرت شیخ القرآن والحدیث مولانا طیب طاہری مدظلہ

ناشر

مکتبۃ الیمان

دار القرآن پنج پیر صوابی سرحد پاکستان، الہاتف: ۰۹۳۸۔۲۲۱۸۰۲

سٹاکسٹ

اشاعت اکیڈمی

عبدالغنی پلازہ محلہ جنگی قصہ خوانی پشاور

091-2580325 / 0333-4532836

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

عظیم الشان خوشخبری

★ اب مکتبہ اشاعت آپ کے جیب میں ★

دنیا میں کسی بھی جگہ علماء جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف

Play Store اور Website سے بالکل فری انسٹال / ڈاؤن لوڈ کریں۔

انسٹال / ڈاؤن لوڈ کرنے کا طریقہ

Play Store سے " مکتبۃ الاشاعت " انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں مطلوبہ کتاب ڈاؤن لوڈ کریں نیز اپنی کتاب کو Website / Play Store پر مفت شائع کرنے کے لیے بھی رابطہ کریں۔

نوٹ

ویب سائٹ پر جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف مثلاً تفاسیر، فتاویٰ جات، شروح، سوانح حیات، نوٹس، درس نظامی کے کتب وغیرہ دستیاب ہیں آپ وقتاً فوقتاً Play Store اور website پر چیک کیا کریں مزید معلومات کے لیے دیے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔ وہاں آپ کو آسانی کے لئے مطلوبہ کتاب کا link دیا جائے گا اور آپ کو بہترین رہنمائی دی جائے گی جس سے آپ کو مطلوبہ کتاب آسانی سے ملے گا۔ پلے سٹور پر ترجمہ وتفسیر یا سورتوں کے نوعیت والے تصانیف دستیاب ہوں ہیں کیونکہ ایک PDF میں اس کا مطالعہ مشکل ہوتا ہے تو ہم نے آسانی کے لیے ہر ایک پارے کے لیے الگ الگ بٹن بنایا ہے تاکہ قارئین کے لیے پڑھنے میں آسانی ہو باقی تمام نوعیت کے تصانیف مندرجہ ذیل ویب سائیٹ پر دستیاب ہوں گے۔ جو Goggle پر مزکورہ ویب سائیٹ میں سرچ کرنے سے یا ہمارے مندرجہ بالا app " مکتبۃ الاشاعت " کو پلے سٹور سے انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں سرچ کرنے سے ملیں گے۔ آسانی کے لیے ویب سائیٹ پر links ملاحظہ کیجئے۔ جزاکم اللہ

WhatsApp:0320-1914145

ویب سائیٹ **maktabatulishaat.com** (مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والباقيات الصالحات خير عند ربك ثوابا وخير املا

ان اٰثارنا تدل علينا * فانظروا بعدنا الی الاٰثار

بقية الاٰثار

من

الحياة المستعار

يعنى

كتاب الابتلاء والمحنة فى اشاعة التوحيد والسنة فى بلاد الافاغنة

مصنفه

العلامة القمقام رئيس المفسرين قدوة المحدثين

محى السنة الغراء ماحى البدعة الظلماء مرشد العلماء

شيخ القرآن مولانا محمد طاهر رحمه الله الغافر

مرتبه

شيخ القرآن مولانا محمد طيب طاهرى مد ظله

الناشر

مكتبة اليمان

دار القرآن فنج پير ● الباكستان

☎ ٢٢١٨٠٣ (٠٩٣٨)

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والباقیات الصالحات خیر عندربك ثوابا و خیر املاً

ان آثارنا تدل علینا فانظروا بعدنا الی الآثار

بقیة الآثار من الحیاة المستعار

یعنی

کتاب الابتلاء والمحنة فی اشاعة التوحید والسنة فی بلاد الافاغنة

مصنفہ

العلامة القمقام رئیس المفسرین قدوة المحدثین

محی السنة الغراء ماحی البدعة الظلماءِ مرشد العلماء

شیخ القرآن مولانا محمد طاهر رحمه الله الغافر

مرتبہ

شیخ القرآن مولانا محمد طیب طاہری مدظلہ

الناشر

مکتبة الیمان دارالقرآن پنج پیر (صوابی) پاکستان

حقوق طبع محفوظ ہیں۔☆ طبع اول: رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ دسمبر ۲۰۰۰ء

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

آئینہ مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحات
۱	تمہید	۲
۲	حیات شیخ القرآنؒ ایک نظر میں	۵
۳	شجرہ نسب	۱۰
۴	ابتدائی حالات	۱۲
۵	تدریس	۳۶
۶	سفر حج	۴۶
۷	مولانا عبید اللہ السندھیؒ	۵۵
۸	شیخ ابو السمح امام بیت اللہ	۷۳
۹	قیام مدینہ منورہ	۷۶
۱۰	مکہ مکرمہ میں اپنی زندگی	۸۰
۱۱	مکہ مکرمہ سے واپسی	۸۲
۱۲	تور ڈھیر اور آغاز دعوت	۸۴
۱۳	مدرسہ تعلیم القرآن	۸۹
۱۴	تصانیف	۸۸
۱۵	اہل بدعت کی بعض نوازشات	۹۲
۱۶	اہل سیاست کی عنایات	۹۴
۱۷	احوال رفقاء و تلامذہ	۹۵
۱۸	وصیت شیخ القرآنؒ	۱۰۴

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ الرحمٰن اس دور کے اُن مردان کار میں سے تھے جو تنہا اپنی ذات میں انجمن کی حیثیت رکھتے ہیں اور اکیلے کئی جماعتوں پر بھاری ہوتے ہیں۔ یہ حضرت شیخ القرآن ؒ کے لائے ہوئے قرآنی انقلاب کے اثرات ہیں کہ آج سرحد و بلوچستان اور افغانستان کے جبال وکہسار قرآن کی آوازوں سے گونج رہے ہیں اور بلدان وامصار دروس قرآن سے آباد ہیں۔ پاکستان کے دیگر تمام علاقوں میں بھی حضرت شیخ القرآن ؒ کے شاگرد قابل لحاظ تعداد میں پھیلے ہوئے اور مصروف کار ہیں بلکہ بیرون پاکستان سعودی عرب اور متحدہ امارات وغیرہ متعدد ممالک میں حضرت شیخ ؒ کا یہ فیض جاری ہے اور انشاء اللہ تاقیام قیامت جاری رہے گا۔

ایک وہ وقت بھی تھا کہ توحید و سنت کی بات کرنا اور رد شرک وبدعت کا نام لینا گوناگوں مصائب کو دعوت دینا تھا اور آج بحمد اللہ تعالیٰ وبفضلہ وہ وقت بھی آچکا کہ شرک وبدعت والے منہ چھپائے پھرتے ہیں اور انہیں کہیں جائے پناہ تک نہیں ملتی۔ لیکن اس منزل تک پہنچنے کیلئے جو قربانیاں دی گئیں، جن امتحانات و مصائب سے گزرنا پڑا اور الزامات وبہتانات پر مبنی فتاویٰ کے جن طوفانوں کا سامنا کرنا پڑا، آج اُن کا تصور بھی محال ہے:

جن کا خوں چراغوں میں جلتا ہے رات بھر
اُن سے جا کے پوچھ ذرا قیمت سحر

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ الرحمٰن اسی داستان لہو رنگ کو قلم بند فرمانا چاہتے تھے تاکہ بعد میں آنے والوں کیلئے اس قرآنی انقلاب کی عظمت واہمیت کو سمجھنا، ان کا احساس کرنا اور اس کی حفاظت اور اشاعت کے لئے قربانی کے راستے پر چلتے رہنا آسان ہو جائے۔ اس غرض کے لئے حضرت شیخ ؒ نے ایک ضخیم رجسٹر پر اپنے ابتدائی حالات، پہلے سفر حج کی تفصیلات اور حضرت الامام مولانا عبید اللہ السندھیؒ پر ایک مفصل مقالہ لکھا، آخری چند صفحات پر "احوال رفقاء و تلامذہ" کے زیر عنوان اپنے شدید درد و کرب کو الفاظ کا جامہ پہنایا اور بیچ میں چھوڑی گئی ضخیم سادہ بیاض، جس پر مذکورہ بالا مضمون لکھا جاتا تھا، سادہ کی سادہ رہ گئی اور دست قضا اس کی تکمیل میں حائل ہو گیا۔ یہیں سے "احوال رفقاء و تلامذہ" کی اہمیت بھی بخوبی سامنے آجاتی ہے کہ حضرت شیخؒ نے اسے کتاب کے دیگر مضامین پر ترجیح دی اور اس کے لکھنے کے لئے کتاب کی تکمیل کا انتظار نہ کیا کہ کتاب مکمل ہو سکے یا نہ، مگر اسے ضرور حوالہ قرطاس کر دیا جائے۔

حضرت شیخؒ کے مسودات میں ایک مختصر سی ڈائری بھی ملی جس پر بعض واقعات رقم تھے۔ انہیں بھی اس کتاب میں جابجا حسب موقع شامل کر لیا گیا ہے۔ "مکہ مکرمہ سے واپسی اور شادی" اور "احوال رفقاء و تلامذہ" کے درمیان کا حصہ اسی ڈائری کے واقعات پر مشتمل ہے مگر عنوانات ہمارے قائم کردہ ہیں۔ دیگر لائق توضیح امور مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ابتداء میں "شجرہ نسب" ڈائری سے لیا گیا ہے۔

۲۔ اگر کہیں عربی عبارت کے ترجمہ وغیرہ کسی اضافے کی ضرورت محسوس ہوئی تو اُسے حاشیہ پر یا بین القوسین لکھ کر ساتھ ابو الیمان لکھ دیا گیا ہے تاکہ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

مرتب کا اضافہ اصل متن سے جدا اور ممتاز ہے۔

۳۔ ابتداء میں "حیات شیخ القرآن"۔ ایک نظر میں "کا عنوان زیادہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح آخر میں "وصیت حضرت شیخ القرآن" بھی اضافہ شدہ ہے۔ عمومی وصیت کیسٹ سے لے کر اس کا اردو ترجمہ یہاں پیش کیا گیا ہے۔

۴۔ ہر واقعہ کے ساتھ ہجری اور عیسوی دونوں سن لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے اور تطبیق کے لئے مولانا عبدالقدوس ہاشمی کی "تقویم تاریخی" سے مدد لی گئی ہے۔

امید ہے کہ یہ کتاب جماعتی لٹریچر میں ایک وقیع اضافہ اور جماعتی احباب کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگی انشاءاللہ۔ اللہ تعالیٰ اسے حضرت شیخؒ کے رفعت درجات کا ذریعہ بنادے، آمین۔

ابو السامہ محمد طیب طاہری

امیر جماعۃ اشاعۃ التوحید والسنۃ پاکستان

و

مدیر جامعۃ الامام محمد طاہرؒ دار القرآن

پنج پیر (صوابی)

فون نمبر: (۰۹۳۸) ۲۲۱۸۰۳

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

حیات شیخ القرآنؒ ــــ ایک نظر میں

پیدائش :
۱۵ ربیع الثانی ۱۳۳۴ھ (فروری ۱۹۱۶ء) بروز دوشنبہ

سکول میں داخلہ : ۱۹۲۱ء

باقاعدہ آغاز دینی تعلیم : ۱۹۲۴ء

والد صاحب کی وفات : ۵ رجب ۱۳۴۷ھ / دسمبر ۱۹۲۸ء

طلب علم کیلئے آغاز مسافرت : ذوالحجہ ۱۳۴۸ھ / مئی ۱۹۳۰ء

شرکت جہاد : ۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۰ء

قیام مدرسہ مکھڈ : شوال ۱۳۵۰ھ - شعبان ۱۳۵۱ھ
فروری - نومبر ۱۹۳۲ء

واں بھچراں میں دورہ تفسیر میں پہلی بار شرکت اور موقوف علیہ :
شعبان - شوال ۱۳۵۱ھ / نومبر ۱۹۳۲ء تا فروری ۱۹۳۳ء

دورہ حدیث (غورغشتی میں) : شوال ۱۳۵۱ھ - رجب ۱۳۵۲ھ
فروری - نومبر ۱۹۳۳ء

دوبارہ مختصر دورہ حدیث واں بھچراں میں : رجب - رمضان ۱۳۵۲ھ
نومبر ۱۹۳۳ء - جنوری ۱۹۳۴ء

قیام مدرسہ انہی : شوال ۱۳۵۲ھ - شعبان ۱۳۵۳ھ
جنوری - نومبر ۱۹۳۴ء

دورہ حدیث دارالعلوم دیوبند : شوال ۱۳۵۳ھ - شعبان ۱۳۵۴ھ
جنوری - نومبر ۱۹۳۵ء

تدریس مدرسہ منبع العلوم گلاؤٹھی شوال ۱۳۵۴ھ - شعبان ۱۳۵۵ھ
جنوری - نومبر ۱۹۳۶ء

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

تدریس مدرسہ مظہر العلوم میاں والی	(۱)شوال ۱۳۵۵ھ ۔ شعبان ۱۳۵۶ھ دسمبر ۱۹۳۶ء ۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء (۲)صفر ۱۳۵۷ھ ۔ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ اپریل ۱۹۳۸ء ۔ جون ۱۹۳۹ء
سفر حج :	شوال ۱۳۵۶ھ ۔ صفر ۱۳۵۷ھ دسمبر ۱۹۳۷ء ۔ اپریل ۱۹۳۸ء
شادی :	۱۶ شعبان ۱۳۵۸ھ ۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء

حضرت شیخ المشائخ مولانا حسین علیؒ کا پنج پیر میں شعبان ۱۳۵۸ھ ۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء
تین دن قیام اور حضرت شیخ القرآنؒ کو اپنا نائب
بنانے کا اعلان کرنا۔

عظیم مجاہد فقیر ایپی کی طرف سے مناظرہ ۱۳۶۰ھ ۔ ۱۹۴۱ء
بر تعزیر بالمال
عام بائیکاٹ کا اعلان اور آپ کو تانگے پر بٹھانے
والے کو پچاس روپے جرمانہ کا فیصلہ۔

تمام اہل مدارس اور مہتمم حضرات حسبۃ للہ درس قرآن ۷۷ ۔ ۱۳۷۸ھ / ۱۹۵۸ء
کے لئے خطوط لکھے مگر سبھی نے انکار کر دیا۔

جمعیۃ اشاعۃ التوحید والسنۃ کی تاسیس۔ ۱۳۷۷ھ ۔ ۱۹۵۷ء

مردان میں حاجی سر فراز خان کے ہاں درس قرآن کریم۔ ۱۳۷۹ھ ۔ ۱۹۶۰ء

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

جماعۃ اشاعۃ التوحید والسنۃ کی تاسیس۔ ۱۳۸۶ھ۔۱۹۶۶ء

ابناء دار القرآن کانفرس، جناح پارک پشاور۔ ۱۳۹۰ھ۔۱۹۷۰ء

سفر حج ۱۳۹۴ھ۔۱۹۷۵ء

مناظرہ بیت اللہ اور دشمن کبیر ملا محمد اللہ ڈاگئی ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۹۴ھ۔ دسمبر ۱۹۷۵ء
کی ذلت ورسوائی۔

بیت اللہ شریف میں درس قرآن کریم اور شیخ الحرم ذوالحجہ ۱۳۹۴ھ۔ دسمبر ۱۹۷۵ء
شیخ طٰہٰ کا آپ سے سند قرآن وحدیث لینا۔

سفر حج ۱۳۹۹ھ۔۱۹۸۰ء

وفات حسرت آیات ۲۹ مارچ ۱۹۸۷ء

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی هو حی لایموت لم یزل ولا یزال علیا قدیرا بیده الملکوت وله الجد والثناء والجبروت والکبریاء رداء ہ وله العزجل جلاله والصلوة والسلام علی من بعثه هادیا بشیرا ونذیرا وداعیا الی الله باذنه وسراجا منیرا ارسله بالکتاب المبین لیحقق حق الیقین ویزول الشك واللین وعلی آله وصحبه نجوم الاهتداء والائمة الاتقیاء اصحاب الهدایة المهتدین الهادیین للملةالبیضاء الذین انعم الله علیهم و جعلهم له انصارا و رفقاء الذین تحملو الشدائد فی دین الله و قاسوا الابتلاء وهاجروا و جاهدوا معه لیلا و مساء اما بعد:

یقیناً دنیا دار قیام نہیں، یہ دار فنا ہے۔ اور اس میں قرار نہیں، یہ حیات مستعار ہے۔ دنیا کی نعمتوں میں سے بہترین نعمت یہ چند روزہ حیات مستعار ہے۔ یعنی اگر اس نعمت کو عمدہ چیز پر خرچ کیا جائے اور ہم اس نعمت سے عمدہ شے خریدیں تو یقیناً یہ سودا بہتر ہو گا ورنہ یاللخسران۔ اس دنیا میں بہتر سے بہتر نعمت رضاء الٰہی حاصل کرنا ہے، جسکا ذریعہ قرآن کریم کی تعلیم اور اس پر عمل کرنا ہے۔ اگر عمر عزیز صرف کر کے قرآن کریم اور سنت رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی جائے تو یقیناً نہایت مفید اور بہترین سودا ہو گا۔

جمادی چند دارم جان خریدم بحمداللہ چه خوب ارزان خریدم

من بندہ محمد طاہر نے اپنی عمر عزیز کے لیل و نہار جس کام میں صرف کئے ہیں، اُس کے قلمبند کرنے کا ارادہ کیا تاکہ میرے دوستوں اور اتباع کے لئے نشان راہ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

وتذکار ہو اور میری یاد دہانی کا ذریعہ اور سبب دعا ہو۔

ان ولی اللہ الذی نزل الکتاب وھو یتولیٰ الصالحین O

ترجمہ: (بے شک میرا کارساز اللہ ہے جس نے اس کتاب قرآن حکیم کو نازل کیا اور وہی صالحین کی کارسازی کرتا ہے۔ ابوالیمان)

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب O

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

شجرہ نسب

صفوخان

عالی خان | خدر خان | منصور خان | اسو خان

(جد اعلیٰ عالی خیل) (جد اعلیٰ خدر خیل) (جد اعلیٰ منصور خیل) (جد اعلیٰ اسو خیل)

(اولاد زوجہ اول) (اولاد زوجہ ثانی)

میاں خان | عمر خان

لعل خان

زوتہ خان

منجاب خان | حسن

(اس کی اولاد زیدہ میں ہے)

خواجہ نور | شاہ نواز | سید علی

حضرات نور | محمد نور | نواب

آصف خان | اللہ نور

غلام نبی | عبد النبی

محمد طاہر | محمد زاہد | میر زاہد

مجدد الف ثالث امام الانقلاب حضرت شیخ القرآنؒ والحدیث (ابو الیمان)

محمد صابر | محمد عامر | محمد طیب | محمد حماد

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

توضیحات

۱۔ میں نے یہ شجرہ نسب مرقومہ بزبان فارسی ۱۸۷۰ء کا ۲۲ شوال ۱۳۵۸ھ بمطابق ۴ دسمبر ۱۹۳۹ء کو تحصیل صوابی سے حاصل کیا۔

۲۔ صفو خان ابا خیل کی اولاد سے ہے جبکہ ابا خیل کا شجرہ نسب افغان سے ملتا ہے، جو حضرت سلیمان علیہ السلام کا سپہ سالار تھا۔ اسلئے افغان قوم اصل میں بنی اسرائیل سے ہے جیساکہ تاریخ میں اس کی بہت سی شہادات ملتی ہیں۔

۳۔ (سب سے پہلے صفوخان زیدہ سے پنج پیر آیا اور اپنی ملکیتی زمین میں اس موضع کی بنیاد رکھی۔ اب بھی پنج پیر کے چار محلے ...... غالی خیل، خدر خیل، منصور خیل اور اسو خیل ...... اُس کے چار بیٹوں سے منسوب ہیں۔ ابوالیمان)

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

ابتدائی حالات

پیدائش

صحیح تاریخ پیدائش معلوم نہیں کیونکہ پٹھانوں میں تحریر وکتابت کا کام چنداں نہیں تھا۔ میری تاریخ پیدائش غالباً ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۳۴ھ بمطابق فروری ۱۹۱۶ء بروز دوشنبہ ہے۔ میرے والد غلام نبی ایک متوسط زمیندار اور نہایت پابند صوم وصلوۃ تھے۔ آپ روزانہ ایک حزب (منزل) تلاوت قرآن کریم کرتے تھے۔ آپ کا ذریعہ معاش زمینداری تھا جیسا کہ ہمارے اجداد سے چلا آرہا ہے۔

آپ ہمیشہ علماء وصوفیائے کرام سے تعلق رکھتے تھے اور طالب علموں پر نہایت مہربان تھے۔ ان کے پاس اکثر نواحی علاقے کے علماء تشریف لاتے اور والد مرحوم حسب طاقت ان کی مدد فرماتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ جب کسی عالم یا طالب علم کو دیکھ لیتے تو بغیر عطیہ اور کھانے کے نہیں چھوڑتے تھے۔ میرے جد امجد آصف خان کا بھی یہی دستور تھا۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

سکول

ہماری بستی میں ایک پرائمری سکول تھا۔ مجھے غالباً ۱۹۲۱ء میں سکول میں داخل کرایا گیا۔ ۱۹۲۴ء میں جب میں نے چوتھی جماعت کا امتحان دیا اور بہتر نمبر حاصل کیے تو مجھے یاد ہے کہ میرے والد صاحب مجھے آگے پڑھانے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ سکول کے استاد صاحب میرے والد صاحب کے پاس آکر فرمانے لگے کہ میں اس بچے (محمد طاہر) کو مردان میں مقابلہ کے امتحان میں لیجاؤ نگا کیونکہ یہ لائق ہے اور وظیفہ لے لیگا۔

میرے والد صاحب نے فرمایا: استاد صاحب! صرف وظیفہ سے کیا ہوگا، ایسی جگہ بھیجنا چاہئے جہاں وظیفہ کے ساتھ سالن بھی ہو۔ استاد صاحب کی وظیفہ سے نقد انعام مراد تھی جبکہ والد صاحب وظیفہ سے خشک روٹی مراد لے رہے تھے جو لوگ طلباء کو دیتے ہیں۔ آپ کا مقصد یہ تھا کہ ہم اسے اسلامی مدرسہ میں بھیجنا چاہتے ہیں۔

استاد صاحب نے بہت اصرار کیا مگر میرے والد صاحب مجھے سکول کے پڑھانے پر راضی نہ ہوئے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

دینی تعلیم

جب میں نے جماعت چہارم کا امتحان دیا تو جو علماء میرے والد صاحب کے پاس تشریف لاتے تھے، انہوں نے انہیں سخت ترغیب دی کہ یہ بچہ لائق ہے ،اسے پڑھائیں یہ تھوڑی مدت میں ہی عالم بن جائیگا ۔

میں نے قاعدہ بغدادی مولانا عاقبت شاہ امام مسجد اسوخیل سے شروع کیا اور چھ سال کی عمر میں قرآن مجید ختم کر لیا تھا۔ مجھے ہجرت کابل کے بعض واقعات یاد ہیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب میرے چچا عبد النبی ہجرت کے لئے تیار ہوئے تو اس وقت میں خلاصہ کیدانی پڑھتا تھا۔

میرے والد صاحب نے اپنی بستی کے ایک عالم (مینئی استاد) کو، جو ہماری مسجد میں امام تھے، میرے لئے مدرس مقرر کیا اور وہ مجھے پڑھانے لگے۔ والد صاحب نے انہیں تاکید کی کہ میرا بچہ ناغہ نہ کرے اور لہو ولعب میں مشغول نہ ہو۔ ان سے میں نے خلاصہ کیدانی اور منیۃ المصلی پڑھیں۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

واقعہ

ایک دن استاد صاحب نے مجھے منیۃ المصلی، کا ایک صفحہ پڑھایا۔ میں سبق بھی پڑھ رہا تھا اور ادھر اُدھر بھی دیکھ رہا تھا۔ استاد صاحب نے کئی دفعہ تنبیہ کی مگر میں باز نہ آیا۔ اتنے میں میرے والد صاحب تشریف لے آئے۔ استاد صاحب نے شکایت کی کہ یہ پوری طرح توجہ نہیں کرتا۔ والد صاحب نے مجھے ایک تھپڑ لگایا تو میں نے کہا کہ استاد صاحب میرا سبق سن لیں۔ استاد صاحب نے فرمایا لاؤ کتاب! میں نے کہا کہ عبارت یاد سے سناتا ہوں۔ چنانچہ میں نے اپنا سبق عبارت کے ساتھ حفظ سنادیا اور استاد صاحب سے کہا کہ کیا آپ نے بھی کبھی سبق بعبارت یاد کیا تھا؟

پنج گنج اور تحفۃ النصائح ایک دوسرے امام مسجد استاد گل احمد سے پڑھیں۔ صرف بہائی، پنج گنج صرف، شرح مائۃ عامل اور کنزالدقائق قاضی گلاب شاہ صاحب سے پڑھیں۔

ہمارے گاؤں کے ایک مولانا صاحب صرف و نحو میں زیادہ ماہر تھے اور میرے والد صاحب کے دوست تھے مگر وہ گاؤں کی ایک طرف اور ہم دوسری طرف رہتے تھے۔ بیچ میں کافی فاصلہ تھا اور میں اس وقت صرف ۷، ۸ برس کا تھا۔ والد صاحب نے ان سے مشورہ کیا کہ میرا بچہ آپ سے پڑھے گا مگر وہ چھوٹا ہے، میں خود ساتھ آتا رہونگا۔ مولانا صاحب نے اسے پسند کیا۔ اُن کا اسم گرامی مولانا زید اللہ صاحب تھا اور لالا ملا صاحب کے نام سے مشہور تھے۔ میں نے اُن سے صرف اور نحو کی بعض کتابیں شروع کیں۔ چونکہ والد صاحب ساتھ جاتے تھے اور انہیں وہاں دو تین گھنٹے انتظار میں بیٹھنا پڑتا تھا۔ اسلئے انہوں نے قرآن کریم حفظ کرنا شروع کردیا۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

سات آٹھ ماہ میں نے صرف و نحو کی کتابیں پڑھیں اور اس عرصہ میں والد صاحب نے تیرہ پارے قرآن کریم یاد کر لیا۔

کافیہ اور شرح جامی (قریب ہی واقع) موضع کڈی میں مولانا عبد الرؤف صاحب سے پڑھیں۔

۵ رجب ۱۳۴۷ھ بمطابق دسمبر ۱۹۲۸ء کو میرے والد صاحب نے وفات پائی۔ میں اس وقت ہدایۃ النحو پڑھتا تھا۔ انہوں نے مرتے وقت میری والدہ صاحبہ کو وصیت کی کہ جو کچھ میرے لئے خیرات و صدقات کرنا ہے وہ بچے کی تعلیم پر صرف کر دینا۔

والد صاحب کی وفات کے بعد میں ایک سال تک بغیر تعلیم کے گھر پر رہا، کیونکہ میں چھوٹا تھا اور باہر جانے کے لئے کوئی رفیق و معاون ساتھ نہ تھا۔ ہماری مسجد کے امام صاحب، جن سے میں نے ناظرہ قرآن کریم پڑھا تھا، کو میرے والد مرحوم نے وصیت کی تھی کہ اگر میرا بچہ علم کے لئے باہر جانا چاہے تو آپ اس کیلئے کسی ساتھی کا بندوبست کرینگے۔ امام صاحب کے ایک داماد مولانا حبیب شاہ، (جو بنج پیر کے ہی تھے مگر) کوہاٹ کی ایک ڈھوک (باندہ) گودئی باندہ میں امام مسجد تھے۔ وہ فقہ، اصول اور میراث میں اچھے عالم تھے۔ دور دراز سے طلباء آکر ان سے یہ علوم پڑھتے مگر خود انہوں نے دیگر علوم منطق و فلسفہ اور علم کلام نہیں پڑھے تھے۔ چنانچہ وہ ان علوم کے پڑھنے کے ارادے سے کوہاٹ سے نکلے۔ اُن کے سسر نے ان سے فرمایا کہ یہ بچہ محمد طاہر تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ راضی ہو گئے۔

میں اس سے قبل شوال ۱۳۴۸ھ (مارچ ۱۹۳۰ء) میں موضع مانکی میں مولانا نعمت اللہ صاحب کے پاس گیا تھا اور اُن سے شرح ملا جامی شروع کی تھی مگر وہ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

چند اس ماہر نہ تھے اور مجھے تشفی نہیں ہوتی تھی۔ اس لئے میں نے تحریر سنبٹ شروع کر دی۔ مولانا نعمت اللہ صاحب ایک رات تہجد کے وقت گھر سے مسجد میں آئے تو میں نماز پڑھ رہا تھا۔ مولانا صاحب نے مجھے ٹوکا کہ شیخوخت مت کرو۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت! میں وضو کرتا ہوں تو نیند چلی جاتی ہے اور نماز پڑھتا ہوں تو ذہن صاف ہو جاتا ہے۔ مگر مولانا صاحب نے تنبیہ کی کہ آئندہ مت پڑھنا۔ میرے دل پر بوجھ پڑ گیا مگر میں نے اپنا ارادہ تبدیل نہیں کیا۔

چند دن بعد میں نے تحریر سنبٹ کے دو ورق پڑھے۔ اس پر مولانا صاحب غصہ ہونے لگے کہ یہ ایک ہفتے کا سبق ہے، تم ورق گردانی کرتے ہو اور کتاب میرے منہ پر دے ماری۔ میں اٹھ گیا تو دوسرا طالب آکر ان سے پڑھنے لگا۔ جب وہ فارغ ہو گیا تو میں نے تحریر سنبٹ مولانا صاحب کے سامنے رکھی اور عرض کیا کہ آپ مجھ سے سبق سن لیں۔ میں نے دونوں ورق زبانی سنائے اور مولانا صاحب سے کہا کہ کیا آپ نے یہ سبق ایک ہفتے میں پڑھا تھا؟ چونکہ میرا مقصد تو شرح ملا جامی پڑھنا تھا اور مولانا صاحب اُس کو کما حقہ نہیں پڑھا سکتے تھے۔ مزید برآں نوافل اور تہجد پڑھنے پر بھی ناراض ہوتے تھے اگر چہ وہ خود تہجد اور نوافل کے پابند تھے، اس لئے میں چند روز مانکی میں رہ کر وہاں سے چلا آیا۔

خداوند کریم نے مولانا حبیب شاہ کو میرے ساتھ معاون کے طور پر تیار کر دیا۔ میں ۱۳۴۸ھ میں عید الاضحیٰ کے بعد (مئی ۱۹۳۰ء میں) انکے ساتھ کوہاٹ چلا گیا اور چند دن کے بعد اُنکے ساتھ جندول بیاری (علاقہ دیر) چلا گیا۔ مولانا حبیب شاہ نے مولانا صاحب عبداللطیف بھاوئی سے بیعت کی ہوئی تھی جو کربوغہ کے شیخ مولانا سعید کے خلیفہ تھے۔ ہم ملاقات کی غرض سے کربوغہ گئے اور

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

دونوں بزرگوں سے ملاقات کی۔ میں نے مولانا صاحب بیاری سے سلم العلوم وغیرہ شروع کیں۔

شرکت جہاد

اسی سال ہم دیر گئے۔ اس وقت حضرت شیخ حاجی ترنگزئی مولانا فضل واحدؒ المولود ۱۸۵۶ء المتوفی ۱۹۳۷ء بمطابق ۱۳۵۶ھ کا جہاد شروع تھا۔ مولانا صاحب عبداللطیف نے جہاد میں شمولیت کی غرض سے اپنے تلامذہ ومریدین کو جمع کرنا شروع کیا۔ انگریزوں کو اطلاع ملی تو انہوں نے نواب دیر کو ایک کثیر رقم دیکر مولانا عبداللطیف اور دو تین دیگر علماء کو نظر بند کرادیا۔ میں اور مولانا حبیب شاہ بھی ان کے ساتھ نظر بند ہوئے۔ اُس وقت کا نواب دیر نہایت بے دین اور ظالم تھا۔ وہ مسجد کے اُوپر بالاخانہ میں پھرتا رہتا تھا مگر کبھی نماز پڑھنے کیلئے نہیں آیا۔

چار ماہ کے بعد جب یہ جہاد ۷ نومبر ۱۹۳۰ء کو ختم ہوا تو نواب دیر نے ہمیں رہا کیا۔ ہم صبح دیر سے نکلے اور میدان لال قلعہ کے قریب رات کو پہنچے۔ وہاں سے نکلے تو اگلی رات کو شمسی خان آئے۔ وہاں سے نکلے تو رات درگئی پہنچے۔ پھر وہاں سے مردان ہوتے ہوئے پشاور آئے۔ دیر سے پشاور تک یہ سارا سفر ہم نے پیدل طے کیا۔ میں پشاور کے نواح میں رہا اور مولانا حبیب شاہ اپنے مقام گودی بانڈہ کو چلے گئے۔ میں نے چند ماہ پشاور کے نواحی گاؤں ماشو خیل میں گزارے اور وہاں صاحب حق صاحب سے رسالہ قطبیہ وغیرہ شروع کیے مگر بعارضہ بیماری مجھے وہاں سے آنا پڑا۔ میں وہاں سے پیدل کوہاٹ تک آیا۔ دو تین راتیں وہاں گزاریں کہ مولانا صاحب حبیب شاہ بیمار ہوگئے۔ میں ان کو پنج پیر لایا جہاں وہ ۱۹۳۱ء (۱۳۵۰ھ) میں فوت ہوگئے۔ اُن کے بعد میں نے چند ماہ مختلف مدارس میں گزارے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

مدرسہ مکھڈ میں داخلہ اور قیام

مکھڈ ضلع کیمبل پور (اٹک) میں جنڈ سے دو سٹیشن پیچھے دریائے سندھ کے کنارے ایک مشہور بستی ہے۔ یہاں درسگاہ علوم وفنون تھی۔ اس زمانے میں اس درسگاہ میں مشہور اور جید عالم کو تدریس کیلئے بلایا جاتا تھا۔ اس وقت یہاں مشہور منطقی مولانا محمد شاہ کوٹھ والے مدرس تھے۔ اور ہماری بستی کا ایک طالبعلم بھی وہاں پڑھتا تھا۔ میں نے ان دونوں کی وجہ سے وہاں جانا بہتر سمجھا۔ چنانچہ میں شوال ۱۳۵۰ھ (فروری ۱۹۳۲ء) کے اوائل میں وہاں چلا گیا۔ جب میں مدرسہ میں پہنچا تو داخلہ کیلئے درخواست دی۔ درخواست پر صدر مدرس کی سفارش ضروری تھی۔ مولانا محمد شاہ نے میری عمر کو دیکھ کر اس طالبعلم سے، جو میری بستی کا تھا اور وہاں پڑھ رہا تھا، فرمایا کہ یہ مدرسے میں داخل نہیں ہو سکتا تم خود اسے پڑھاؤ۔ میں نے درخواست ناظم مدرسہ کو دی مگر اس نے کہا کہ اس پر صدر مدرس کی سفارش نہیں ہے اور درخواست رد کردی۔

مہتمم مدرسہ مولانا احمد الدین صاحب تھے اور اُس وقت وہاں موجود نہیں تھے۔ میں نے اُن کے آنے کا انتظار کیا۔ وہ دو یوم بعد تشریف لائے۔ میں نے ان کو داخلہ کی درخواست دی تو فرمایا کہ تم چھوٹے ہو اور یہاں شرح ملا جامی و مختصر المعانی سے نیچے کی کتابیں نہیں پڑھائی جاتیں۔ میں نے عرض کیا جناب! میں نے ملا حسن اور تلخیص المفتاح پڑھی ہیں اور ابھی مطول، حمد اللہ اور شرح عقائد پڑھنے کے لئے آیا ہوں۔ مہتمم صاحب حیران ہو گئے اور مجھے فرمانے لگے کیا تم ملا حسن اور

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

تلخیص المفتاح میں امتحان دے سکتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جب میں نے یہ کتابیں پڑھیں ہیں تو ان میں امتحان بھی ضرور دے سکتا ہوں۔ مہتمم صاحب اچھے عالم تھے، انہوں نے ناظم صاحب سے کہا کہ ملا حسن اور تلخیص المفتاح نکال لاؤ۔ اس وقت ہم مدرسہ کے کتب خانہ میں بیٹھے ہوئے تھے جو ایک وسیع ہال میں تھا اور بے نظیر کتب خانہ تھا۔ ناظم صاحب کتابیں لائے اور مہتمم صاحب نے پہلے ملا حسن میں اور پھر تلخیص المفتاح میں امتحان لیا۔ میں نے ملا حسن سے ایک صفحہ پڑھا تو مہتمم صاحب نے فرمایا کہ صرف عبارت نہیں۔ میں نے تمام صفحہ کا خلاصہ اور اس صفحہ میں جتنے مسائل تھے، سب بیان کئے، پھر متن اور شرح کی غرض بیان کی۔ مہتمم صاحب حیران رہ گئے اور مجھ سے پوچھنے لگے کہ تمہاری عمر کتنی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ تقریباً سولہ سال ہے۔

مہتمم صاحب نے نہایت خوش ہو کر ناظم مدرسہ سے کہا کہ اس کا خاص خیال رکھنا، جو کمرہ اسے پسند ہو دے دو اور چارپائی بھی دو۔ پھر مجھے فرمانے لگے کہ کسی چیز کی ضرورت ہو تو ناظم سے کہنا۔ میں نے کہا جناب اور کیا ضرورت ہے، صرف ناظم صاحب سے فرمادیں کہ اگر میں جمعرات اور جمعہ کو کتب خانے میں مطالعہ کرنا چاہوں تو مجھے اجازت دے دیا کریں۔ مہتمم صاحب نے فرمایا کہ تم کتب خانہ سے جو بھی شرح یا غیر درسی کتاب مطالعہ کے لئے لینا چاہو لے سکتے ہو، کوئی ممانعت نہیں ہوگی۔

چونکہ مدرسے کا کتب خانہ نایاب قلمی اور مطبوعہ کتابوں سے بھرا پڑا تھا۔ اس لئے میں نے تمام سال خصوصاً شب جمعہ و روز جمعہ مطالعہ کر کے نایاب کتابیں دیکھیں اور خوب مطالعہ کیا۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

دوسرے روز جب میں مختصر المعانی کے درس میں بیٹھا تو دوران درس میں نے مولانا محمد شاہ سے چند سوال کئے، گو یہ میری عادت کے خلاف تھا مگر بجوائے قول ابن کثیر، جو انہوں نے تفسیر سورۃ یوسف میں فرمایا ہے: **یجوز مدح الرجل نفسہ اذا جھل مکانہ۔**

یعنی انسان کو اپنا تعارف کرا دینا چاہئے جب اسے کوئی نہ پہچانے، میں نے یہ سوالات کئے تھے۔ مولانا حیران و پریشان ہو گئے اور شرکاء درس، جو عمر رسیدہ تھے، میری طرف متوجہ ہو گئے۔ مولانا صاحب نے ٹال مٹول کر کے درس ختم کیا اور جو طالبعلم میری بستی کا تھا، اس سے کہنے لگے کہ میں اسے آج اپنا مہمان بناتا ہوں کہ یہ تو بہت قابل ہے۔ میں نے مولانا صاحب سے کہا کہ آپ تو میرے داخلہ میں رکاوٹ ڈال رہے تھے، اب مہمانی کی کیا ضرورت ہے؟ میں نے مکھڈ میں ایک سال میں منطق، فلسفہ اور عقائد کی کتابیں پڑھیں۔

ایام قیام مکھڈ میں ایک پنجابی طالبعلم ہمارے ساتھ تھا جو حضرت شیخ المشائخ امام المفسرین مولانا حسین علی صاحبؒ کا ذکر زیادہ کرتا تھا کہ حضرت مولانا حسین علی صاحبؒ قرآن میں زیادہ ماہر ہیں اور شعبان و رمضان میں دورہ تفسیر پڑھاتے ہیں۔ چنانچہ مجھے مولانا حسین علی صاحبؒ سے ملنے اور وہاں جانے کا شوق ہوا۔ میں نے اس طالبعلم سے مولانا حسین علی صاحبؒ کا پتہ لیا اور جونہی مدرسہ مکھڈ میں سال ختم ہوا اور طالبعلم رخصت ہونے لگے تو میں نے واں بچھراں، جو مولانا حسین علی صاحبؒ کا مقام تھا، کا رخ کیا۔

میں شعبان ۱۳۵۱ھ (نومبر ۱۹۳۲ء) میں حضرت شیخ المشائخ امام المفسرین شیخ المحدثین استاذ العلماء سند الاتقیاء مولانا حسین علی صاحب قدس سرہ کے ہاں گیا۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

اس زمانے میں بسیں اور موٹریں نہیں تھیں۔ آمد رونت کا ذریعہ ریل گاڑی تھی۔ میں ریل گاڑی کے ذریعہ روانہ ہو کر عشاء کے وقت واں بھچراں سٹیشن پر اترا۔ وہاں سے مولانا صاحبؒ کے مقام کا دریافت کیا تو ایک آدمی نے اشارے سے بتایا کہ سٹیشن سے باہر وہ ان کا ڈیرہ ہے۔ میں وہاں گیا تو ایک شخص نے بتایا کہ حضرت شیخؒ اپنے بانڈہ (ڈھوک) میں ہوتے ہیں جو یہاں سے تین میل ہو گا اور یہ راستہ ہے۔ عشاء کا وقت تھا اور سردی بڑھ رہی تھی، راستہ خشک صحرا میں تھا اور کوئی آبادی راستہ میں نہیں تھی، میں توکلاً علی اللہ سبحانہ چل پڑا۔ مگر راستہ بھول گیا اور باجرہ کی فصل میں اِدھر اُدھر بھٹکتا رہا۔

آخر حضرت صاحبؒ کا بانڈہ نظر آنے لگا۔ صرف چند گھر تھے اور مسجد سامنے نظر آ رہی تھی، میں اندر داخل ہو گیا۔

رات کا کچھ حصہ گزر چکا تھا۔ حضرت صاحبؒ محراب مسجد میں پوستین اوڑھے ہوئے تشریف فرما تھے اور چھ سات طالبعلموں سے گفتگو کر رہے تھے۔ میں نے سلام عرض کیا۔ حضرت صاحب وعلیکم السلام کے بعد فرمانے لگے کہ کہاں سے آئے ہو، میں نے عرض کیا پشاور سے۔ آپ نے فرمایا اس اندھیری رات میں؟ میں نے عرض کیا کہ سٹیشن سے اتر کر چلا آیا۔ آپ نے خادم سے فرمایا کہ اس کے لئے روٹی لاؤ! میں نے عرض کیا جناب مجھے ضرورت نہیں۔ آپ نے فرمایا کس لئے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ آپ سے قرآن کریم پڑھنا چاہتا ہوں۔ فرمایا طالبعلم ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا کچھ پڑھے ہوئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ مطول، شرح عقائد اور حمد اللہ پڑھ چکا ہوں۔ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کتنی عمر ہے؟ میں نے عرض کیا تقریباً سترہ سال۔ آپؒ حیران ہو کر فرمانے لگے کیا نام کتاؤں

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

کا بتایا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ کتابیں پڑھی ہیں۔آپؒ نے منطق میں سوال کیا، میں نے درست جواب دیا۔ پھر آپؒ نے فرمایا اس آیت کا معنی کرو اسمع بھم وابصر۔

میں نے صحیح معنی کیا تو آپؒ بہت خوش ہوئے اور طالبعلموں سے فرمانے لگے یہ تو جن معلوم ہوتا ہے!

حضرت شیخؒ کی اس دل لگی سے مجھے بہت فائدہ ہوا اور جب تک میں پنجاب میں رہا کوئی طالبعلم مجھ سے چھیڑ چھاڑ اور تعرض نہیں کرتا تھا اور ڈرتا تھا کہ یہ جن ہے۔ غرض حضرت ؒ کا یہ کلمہ میرے لئے حصن حصین بن گیا۔ حضرت صاحبؒ اٹھے اور ہم بھی کمرہ میں سونے کیلئے چلے گئے۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک ساتھی کہنے لگا ہمارے ساتھ جن سو گیا ہے، میں تو ڈر رہا ہوں۔ وہ باہر نکل گیا، ایسا ہی دوسرا پھر تیسرا غرض سب نکل گئے۔ میں نے بستر لگایا، تھکا ہوا تھا اس لئے خوب نیند آئی۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

حضرت شیخؒ کی شفقت اور چھوٹا دورہ

ماہ شوال ۱۳۵۱ھ میں جب ہم دورہ تفسیر سے فارغ ہوئے اور شرکاء درس رخصت ہونے لگے تو حضرت صاحبؒ نے مجھ سے پوچھا اس سال کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا کہ کچھ کتابیں منطق، فلسفہ اور ریاضی کی باقی ہیں، ان کے پڑھنے کا خیال ہے۔ آپؒ نے فرمایا یہ چھوڑو اور دورہ حدیث پڑھو۔ پھر وقت ہوا تو یہ کتابیں پڑھ لینا۔ میں نے عرض کیا جناب! چھوٹا دورہ (تفسیر جلالین اور مشکوۃ) نہیں پڑھا۔

آپؒ متعجب ہو کر فرمانے لگے چھوٹا دورہ نہیں کیا؟ آپؒ گھر تشریف لے گئے اور جلالین نکال لائے۔ مجھے فرمانے لگے آؤ چھوٹا دورہ پڑھو۔ آپؒ نے شروع میں تفسیر کے چند قواعد بتلائے کہ مفسر محذوف کو ذکر کرتا ہے، تشریح لفظ مشکل کرتا ہے، لفظ عام اور مطلق کا مصداق بتلاتا ہے یا مجاز اور حقیقت میں تفصیل کرتا ہے وغیرہ۔

تم دیکھو کہ مفسر حذف کا کونسا لفظ لایا ہے مبتدا ہے یا خبر، مفاعیل میں سے ہے یا متعلقات سے، ایسا ہی تشریح لفظ مشکل یا متشابہ یا عام کے افراد ہیں یا مطلق کے، ایسا ہی مجاز میں استعارہ ہے اور کونسا استعارہ وغیرہ۔

حضرت شیخؒ نے خود ایک صفحہ جلالین کا مجھے پڑھایا اور پھر فرمانے لگے مطالعہ کر کے مجھے سناؤ۔ میں نے بمشکل آدھا صفحہ ظہر کے وقت سنایا۔ دوسرے دن پورا صفحہ اور تیسرے دن دو ورق سنا دئے۔ حضرت شیخؒ نے فرمایا بس یہی طریقہ ہے، اب مطالعہ کرو۔

میں نے دو تین روز میں سورۃ البقرہ ختم کر لی اور آگے مطالعہ جاری رہا۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

ایک ہفتہ بعد حضرت شیخ صاحبؒ مشکوٰۃ لے آئے اور سبق شروع کرا دیا۔ آپؒ نے ایک باب خود پڑھا اور طریقہ بتلایا۔ پھر مجھے فرمانے لگے اب مطالعہ کر کے اس طرح سناؤ۔ ہفتہ عشرہ میں میں نے مشکوٰۃ اور جلالین کے کافی حصے حضرت شیخ کو سنا دیے۔ سولہ شوال کو آپؒ نے ایک خط بنام شیخ الحدیث مولانا غورغشتیؒ دیکر رخصت کیا اور فرمایا وہاں صرف حدیث کا معنی اپنی زبان میں سیکھو، پھر حدیث تم یہاں آکر پڑھو گے۔

میں غورغشتی آکر دورہ حدیث میں شریک ہوا اور سال ۱۹۳۳ء (شوال ۱۳۵۱ھ۔رجب ۱۳۵۲ھ) یہاں گزارا۔ قیام غورغشتی میں میری عمر چونکہ کم تھی تو مسجد کے طالبعلموں نے مجھے کہا تمہیں چھوٹے طلبہ کے ساتھ وظیفہ مانگنا پڑیگا۔ چونکہ میں عادی نہیں تھا اور مشکل محسوس کر رہا تھا اس لئے فیصلہ ہوا کہ برتن دھونا ہونگے۔ میں نے کہا اچھا۔

غورغشتی میں کچھ طالبعلم کوہاٹ کے تھے جو مجھے پہچانتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے شرح ملا جامی شروع کی۔ ایک روز میں انکو شرح ملا جامی پڑھا رہا تھا کہ مولانا صاحب نصیر الدین صاحبؒ تشریف لا کر میرے پیچھے تشریف فرما ہو گئے اور مجھے پتہ نہ چلا۔ جب میں پڑھانے سے فارغ ہوا تو مولانا صاحبؒ نے طالبعلموں سے فرمایا تم لوگوں کو شرم نہیں آتی کہ ایسے لائق آدمی سے خدمت لیتے ہو۔ اس طرح مجھے برتن دھونے سے چھٹکارا ملا۔

ایک دفعہ میں چند طالب علموں کے ساتھ مسجد نائی پشاور میں آیا۔ مولانا عبدالحکیم صاحب خطیب مسجد تشریف فرما تھے۔ وہ ایک طالبعلم سے، جس کی داڑھی تھی اور موضع سیاہ ضلع کوہاٹ کا باشندہ تھا، پوچھنے لگے کیا پڑھتے ہو؟ اس

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

نے کہا شرح وقایہ۔ مولانا نے کہا کس سے ؟اس طالب علم نے میری طرف اشارہ کیا۔ مولانا متجب ہو کر فرمانے لگے کہ اسکو کچھ آتا ہے ؟ پھر مجھ سے کچھ سوالات کئے۔ میں نے درست جواب دے دیے تو مسلم الثبوت کا کامل نسخہ انہوں نے مجھے انعام دیا جو ابھی تک میرے پاس محفوظ ہے۔

دورہ حدیث سے فراغت

یہاں میں نے مولانا شیخ الحدیث نصیر الدین غور غشتوی صاحب سے صحاح ستہ پڑھیں اور رجب ۱۳۵۲ھ (نومبر ۱۹۳۳ء) میں غور غشتی سے دورہ حدیث سے فارغ ہو کر حضرت شیخؒ کے پاس چلا گیا۔ حضرت شیخؒ نے صحاح ستہ میں سے جا بجا میرا امتحان لیا اور فرمانے لگے کہ ابھی حدیث پڑھ کر سمجھ سکو گے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

حضرت شیخ قدس سرہ کا
طریقہ درس اور امتیازات

ہماری درسگاہوں میں طالب علم کتاب کی عبارت پڑھتا ہے اور استاد صاحب مطلب بیان کرتے ہیں۔ حضرت شیخؒ کا طریقہ یہ نہیں تھا۔ آپؒ نے صحاح ستہ نکالیں اور فرمانے لگے ایک ایک مسئلہ میں ان کتابوں کو دیکھو مثلاً باب وضو اور اس کی کیفیت، تم سب کتابوں کو اس کیلئے دیکھو کہ اس بارے میں کل روایات کتنی ہیں، بخاری میں کتنی، مسلم میں کتنی اور ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ میں کتنی، پھر ان سب روایات میں کونسے الفاظ ہیں جن پر رواۃ کا اتفاق ہے، اور کونسے الفاظ پر رواۃ کا اتفاق نہیں کہ بعض رواۃ یہ الفاظ ذکر کرتے ہیں جبکہ بعض رواۃ دیگر الفاظ لاتے ہیں۔ اب جن الفاظ پر رواۃ کا اتفاق ہے وہ مذہب ہے امام ابو حنیفہؒ کا۔ حضرت شیخؒ ہدایہ نکالتے کہ دیکھو متن ہدایہ بدایۃ المبتدی (قدوری)۔

پھر حضرت شیخؒ ہر کتاب کا طریقہ اور مصنف کے آداب وعادات بتلاتے۔ مثلاً بخاری کبھی ایک حدیث لاتے ہیں اور اُس میں کوئی ابہام یا شبہ ہو تو دوسری حدیث اُس ابہام کی تشریح اور شبہ کے ازالہ کیلئے لاتے ہیں، جیسا کہ (نافع حضرت ابن عمرؓ سے ایک روایت میں نبی اکرم ﷺ کا خواب نقل کرتے ہیں۔ اس میں آپ ﷺ کا پہلے عیسیٰ علیہ السلام کو اور پھر دجال کو دیکھنا مذکور ہے۔ اس روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دجال کو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا (بخاری ۱/۴۸۹)۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

لیکن یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ دجال تو اکفر الکفار ہے۔ اسلئے یہ وہم راوی ہے۔
چنانچہ ازالہ وہم کے لئے اس روایت کے معاً بعد سالم کی ابن عمرؓ سے روایت لاتے ہیں جس میں ہے کہ:

قال بینما انا نائمٌ اطوف بالکعبۃ۔

یعنی نبی کریم ﷺ خواب میں خود طواف کعبہ فرمارہے تھے جب یہ منظر دیکھا۔
گویا نبی کریم ﷺ نے اپنے آپ کو خواب میں طواف کرتے ہوئے دیکھا،
دجال کے طواف کی بات نہیں)۔

(اصل نسخہ میں حضرت شیخ القرآنؒ نے یہاں سادہ بیاض چھوڑی تھی۔ یہ مثال حضرت شیخ القرآنؒ کے نسخہ بخاری سے لی گئی ہے۔ ابو الیمان)

مسلم پہلے متفق علیہ حدیث لاتے ہیں۔ پھر چند اور حدیثیں لا کر رواۃ کے تصرف فی الحدیث، اختصار یا زیادت کو بتلاتے ہیں۔

ایسے ہی دوسرے محدثین کا طریقہ اور ان کی عادت بتلاتے تھے۔
میں نے اس دفعہ کے قیام میں حضرت شیخؒ سے صحاح ستہ خصوصاً بخاری و مسلم اور ابوداؤد کے مواضع صعبہ پڑھے اور سند حدیث لی۔

میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ میں ۱۹۳۲ء (شعبان ۱۳۵۱ھ) میں پہلی مرتبہ حضرت شیخ قدس سرہ کے پاس گیا تھا اور اس وقت سے ہمیشہ ماہ رجب میں مدرسہ کی تعطیلات ہوتیں تو تا حین حیات شیخؒ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔ چار مہینے مسلسل رجب، شعبان، رمضان اور شوال میں وہیں رہتا تھا اور حضرت شیخؒ سے قرآن کریم اور کچھ دیگر کتابیں پڑھتا تھا۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

میں نے حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ سے صحاح ستہ، ہدایہ، مکتوبات الشیخ مجدد الف ثانی امام ربانی اور مثنوی مولانا روم جبکہ ذکر اذکار میں حضرت صاحب کا رسالہ فوائد حسینیہ پڑھا۔ صحیح مسلم میں ابواب الحج پر حضرت شیخ" کا رسالہ بھی ان سے پڑھا اور اپنے پاس نقل بھی کر لیا۔ نیز جلالین اور مشکوۃ کا پہلے ذکر کر چکا ہوں۔

درس مثنوی کا طریقہ

آپ" فرماتے تھے کہ مثنوی سمجھنے کیلئے چند قاعدے ہیں۔ اگر وہ یاد نہ ہوں تو مثنوی سمجھ میں نہیں آسکتی۔ مثلاً ایک قاعدہ مثنوی میں انتقال ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مولانا روم اپنی طرف سے کتاب میں بیان کرتے کرتے اچانک اسے چھوڑ کر کبھی اللہ رب العزت کی طرف سے بیان کرنے لگتے ہیں۔ لوگ سمجھتے نہیں اور کہتے ہیں کہ مولانا روم نے کہا ہے، جیسا کہ ہم قرآن کریم میں قاعدہ ادخال الٰہی بیان کرتے ہیں کہ پہلا کلام کسی اور کا تھا ابھی کسی اور کا ہے مثلاً سورۃ مومن میں کلام مومن ذکر کر کے پھر ادخال الٰہی قول اللہ تعالیٰ ہے اور سورۃ عنکبوت میں قول ابراہیم علیہ السلام ذکر کر کے ادخال الٰہی قول رب العزت لایا گیا ہے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

موضع انہی ضلع گجرات میں جانا

۱۳۵۲ھ کا رمضان (جنوری ۱۹۳۴ء) ختم ہوا تو حضرت شیخؒ نے فرمایا کہ اس سال باقی ماندہ کتب منطق وفلسفہ وریاضی پڑھ لو اور انہیں پڑھنے کیلئے انہی جاؤ۔ عید کے دن حضرت شیخؒ نے مجھے چند تازہ روٹیاں اور گڑ دیا کہ یہ راستے میں کھانا۔ مجھے رخصت کر کے فرمانے لگے اس سال وہیں انہی میں رہنا اور مولانا ولی اللہ صاحبؒ کے نام ایک خط دیا۔ مولانا ولی اللہ صاحب نے مجھے تصریح علم ریاضی میں اور شرح امور عامہ شروع کرائیں۔

طریقہ درس انہی

یہاں بھی طریقہ درس دوسرے درسوں سے مختلف تھا۔ طالبعلم پہلے کتاب میں سے عبارت جتنی چاہتا تھا پڑھتا اور پھر اوپر دیکھ کر اس عبارت کا مطلب بیان کرتا۔ یعنی طالب علم کتاب کو سمجھتا ہے اور پڑھا سکتا ہے، پھر استاد صاحب چند فوائد اور نکتے بیان کرتے۔ پانچ چھ منٹ میں سبق ختم ہو جاتا۔ اس طرح استاد صاحب مولانا ولی اللہ صاحب روزانہ پینتیس (۳۵) کتابیں پڑھاتے تھے اور انہی کا طالب علم پنجاب اور ہندوستان میں قابل سمجھا جاتا تھا۔ پنجاب کا کوئی عالم ایسا نہ ہوگا جو انہی میں نہ رہا ہو۔ چونکہ انہی میں طالبعلم کتاب کو سمجھ کر استاد کے سامنے اسکی تقریر کرتا تھا اور

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

اس میں کافی محنت اور مشقت کرنا پڑتی تھی۔ اسلئے اکثر طالبعلم قراءت کتاب سے پیچھے رہتے تھے۔ میں نے اُمور عامہ میں پہلے دن دو تین سطریں پڑھیں، دوسرے دن آدھا صفحہ اور پھر دو تین ورق یہاں تک کہ چند ہی دنوں میں کتاب ختم ہو گئی اور شمس بازغہ شروع کردی۔ میں نے تفسیر بیضاوی میں شرکت کی اور اس کی قراءت بھی میرے حوالہ ہوگئی۔

میں نے اسی سال ریاضی میں اکر تاذویوس، اقلیدس نیز بیضاوی اور قاضی وغیرہ پڑھیں اور سال پورا کر کے پھر حضرت شیخ ؒ کے پاس حاضر ہوا۔ حضرت شیخ ؒ نے مجھ سے امور عامہ اور دیگر کتابوں کا، جو انہی میں پڑھی تھیں، امتحان لیا۔

دار العلوم دیوبند جانا

ماہ شوال ۱۳۵۳ھ (جنوری ۱۹۳۵ء) میں حضرت شیخ نے فرمایا کہ ابھی کتب علم ادب باقی ہیں وہ دیوبند جاکر پڑھنا۔ چنانچہ میں حضرت شیخؒ کے مشورے سے دیوبند چلا گیا۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

داخلہ دیوبند اور امتحان

میں ۷ اشوال کو دیوبند پہنچا اور اسی روز داخلہ فارم پُر کر کے دے دیا کہ میں ہدایہ، تفسیر بیضاوی اور صحیح مسلم میں امتحان دونگا اور ادب کی کتابیں اور دورہ حدیث پڑھونگا۔ ۱۸ شوال کو مدرسہ کی طرف سے اعلان ہو گیا کہ داخلہ بند ہے۔ میرے کچھ ساتھی داخلہ کے امتحان میں کامیاب ہی نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے رخت سفر میرٹھ اور دہلی کیلئے باندھا جبکہ میرا امتحان داخلہ شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحب ؒ، جو اس وقت ناظم مدرسہ بھی تھے، کے سپرد ہوا۔ مولانا صاحب ؒ کے متعلق مشہور تھا کہ وہ کبھی کسی کو امتحان میں کامیاب نہیں کرتے۔ چنانچہ رفقاء نے مشورہ دیا کہ آج ۱۸ شوال ہے اور اعلان بھی لگا ہوا ہے کہ داخلہ بند ہو چکا ہے جبکہ تمہارا امتحان داخلہ بھی ایسے شخص کے ذمہ ہے جو کسی کو کامیاب نہیں کرتا۔ ساتھ ہی مجھے بخار بھی تھا تو سب نے کہا بہتر ہے کہ امتحان مت دو۔ چلو، میرٹھ یا دہلی کو چلیں، وہاں امتحان داخلہ معمولی سا ہوتا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے فارم داخلہ جمع کرا یا ہوا ہے اسلئے امتحان تو ضرور دونگا۔ نماز ظہر کے بعد دو بجے مولانا اعزاز علی صاحب ؒ کے ہاں حاضر ہوا۔ مولانا صاحب ؒ کے پاس تینوں کتابیں صحیح مسلم، بیضاوی اور ہدایہ پڑی ہوئی تھیں۔ مولانا صاحب ؒ نے مجھے کہا بیٹھو اور ہدایہ دیتے ہوئے فرمایا کہ پڑھو۔ میں نے ہدایہ سے ایک صفحہ پڑھا۔ مولانا صاحب ؒ نے فرمایا: عبارت صرف پڑھنا نہیں۔ میں نے سر اٹھا کر تمام صفحہ کا مطلب بیان کیا۔ مولانا صاحب ؒ نے دو تین

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

سوال کئے اور میں نے انکے جوابات عرض کردئے۔ ایسے دو جگہیں اور مولانا صاحبؒ نے نکالیں، میں نے وہاں بھی یہی طریقہ اختیار کیا تو مولانا صاحبؒ نے چند سوالات کئے، جب میں نے انکے جوابات دے دیئے تو مولانا صاحبؒ نے صحیح مسلم نکالی۔ میں نے جہاں سے مولانا صاحبؒ نے فرمایا، حدیث پڑھی اور پھر اس میں اول مذاہب بیان کئے، پھر حدیث کا مطلب اور جیسا کہ حضرت شیخ مولانا حسین علی صاحبؒ نے پڑھایا تھا، دیگر کتابوں سے موازنہ کیا۔

پھر مولانا صاحبؒ نے تفسیر بیضاوی نکالی اور اس میں سے آیت :
سواء علیھم ءانذرتھم الخ مع تفسیر پڑھی۔ پھر مولانا صاحبؒ نے فرمایا کہ تحقیق مفسرین اور اسکی وجوہ مفصل بیان کرو۔ میں نے حسب علم خود بیان کیا۔ مولانا صاحبؒ نے چھیڑ چھاڑ شروع کی، درمیان میں بندہ نے بھی کچھ کہا جس پر مولانا صاحبؒ غصہ میں آگئے کہ کیا تم میرا امتحان لیتے ہو؟ دو گھنٹے گزر گئے مگر امتحان ابھی تک جاری تھا۔ اتنے میں مولانا سید حسین احمدؒ شیخ الحدیث تشریف لائے اور مولانا اعزاز علی صاحبؒ سے فرمانے لگے کیا ایک ہی طالب علم سے امتحان لینا ہے؟ یوں شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحبؒ کے فرمانے سے میرا امتحان ختم ہوا۔ پھر مولانا اعزاز علیؒ مجھ سے پوچھنے لگے تم پڑھنے کیلئے آئے ہو جبکہ تم نے تو کتابیں ختم کی ہوئی ہیں؟

میں نے عرض کیا کہ حضرت! علم ادب باقی ہے۔

مولانا صاحبؒ نے پوچھا: تمھارا والد زندہ ہے؟

عرض کیا کہ فوت ہو چکے ہیں۔

مولانا صاحبؒ نے فرمایا: کھانے کا کیا کرو گے؟

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

عرض کیا: جناب یہ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے جیسا کہ جناب کے ذمہ پڑھانا ہے۔

دار العلوم دیوبند میں جب کوئی طالب علم امتحان داخلہ میں کامیاب ہو جاتا تو مدرسہ کی طرف سے اسے کھانا، کپڑے اور تیل دیا جاتا تھا مگر چند دنوں کے بعد۔ امتحان سے فارغ ہونے کے بعد مولانا اعزاز علی صاحبؒ نے فرمایا کہ میرے ساتھ آؤ۔

مولانا صاحبؒ میرے آگے آگے چلتے ہوئے سیدھا منزل اہتمام کو تشریف لے گئے۔ میں گھبرا گیا کہ چونکہ دوران امتحان میں نے مولانا صاحبؒ سے چھیڑ چھاڑ کی ہے، اس لئے مولانا صاحبؒ مہتمم صاحب کو حکم دینگے کہ مجھے جلدی سے مدرسہ سے خارج کیا جائے۔ مولانا اعزاز علیؒ کا رعب مہتمم اور اراکین مدرسہ پر بہت زیادہ تھا۔ مولانا صاحبؒ وقت اور درس کے سخت پابند تھے اور مدرسہ سے ساٹھ روپیہ ماہوار لیتے تھے جبکہ دیگر جگہوں سے انہیں پانچ سو کی پیشکش بھی ہو چکی تھی۔ وہ مدرس بھی تھے اور ناظم تعلیمات بھی لیکن تنخواہ صرف تدریس کی لیتے تھے اور وہ بھی ساٹھ روپیہ۔ مولانا صاحبؒ کی دینداری مسلم تھی۔

میں دار اہتمام میں مرعوب اور مغموم ہو کر بیٹھ گیا۔ اتنے میں مولانا صاحبؒ نے مہتمم صاحب سے فرمایا عمر بھر میں ایک طالبعلم دیکھا ہے اور میری طرف اشارہ فرمایا۔ پھر فرمانے لگے کہ یہ یتیم ہے، ابھی اسے ٹکٹ طعام دیجئے۔

مہتمم صاحب نے ناظم مطبخ کو بلایا اور مجھے ٹکٹ طعام دے دیا۔

نماز عصر کا وقت تھا۔ میں نے نماز پڑھی اور شام کا کھانا، جو بعد عصر دیا کرتے تھے، لے کر کمرے میں آگیا۔ روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔ میرے رفقاء، جو میرٹھ دہلی جانے والے تھے اور میرے انتظار میں تھے، ہنسنے لگے کہ روٹی تو سٹیشن پہ کھالینگے۔ جلدی

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

کرو کہ چلیں۔ میں نے کہا کہ میں تو امتحان میں کامیاب ہو گیا ہوں اور مجھے داخلہ مل گیا ہے۔ مولانا صاحبؒ نے میرے لئے ابھی ٹکٹ دینے کا حکم بھی دے دیا ہے۔ میرے رفقاء ہنسے کہ اگر کوئی طالبعلم کامیاب بھی ہو جائے تو طعام چند روز بعد شروع ہوتا ہے۔ میں نے ٹکٹ دکھایا تو سب حیران رہ گئے۔ چنانچہ وہ دہلی چلے گئے اور میں دیوبند میں ہی رہا۔

میں نے دیوبند میں سبع معلقات، مقامات حریری، متنبی، حماسہ اور علم طب جو عصر کے وقت پڑھایا جاتا تھا، پڑھا۔ مولانا محمد ابراہیم بلیاوی صاحبؒ سے قاضی پڑھی اور صحیح بخاری شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمدؒ سے سنی۔ میں نے مولانا اعزاز علی صاحبؒ کی تقریر حماسہ اور تقریر متنبی کو گیارہ سو صفحات میں قلمبند کیا تھا جو دو ضخیم جلدوں میں ابھی تک میرے پاس محفوظ ہے۔

دارالعلوم دیوبند سے فراغت

۱۹۳۵ء کا سال میں نے دیوبند میں گزارا۔ شعبان ۱۳۵۴ھ (نومبر ۱۹۳۵ء) میں جب امتحان دیا تو مولانا اعزاز علی صاحبؒ مجھ سے پوچھنے لگے کہ آئندہ کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا کہ جو آپ فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا تدریس اچھی ہے اور اگر تمہارا خیال ہو تو مدرسہ منبع العلوم گلاؤٹھی ضلع بلند شہر بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اچھا۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

تدریس

مدرسہ منبع العلوم گلاوٹھی

یہ مدرسہ دارالعلوم دیوبند کے ماتحت تھا اور دارالعلوم دیوبند سے مولانا اعزاز علی صاحبؒ، جو ناظم مدرسہ تھے، وہاں مدرسین بھیجا کرتے تھے۔ مولاناؒ نے مدرسہ منبع العلوم (ضلع بلند شہر) کے مہتمم کو میرے تقرر کی اطلاع کر دی۔ شعبان اور رمضان میں نے دہلی میں گزارے اور کتابوں کا مطالعہ کیا۔ میں نے شوال ۱۳۵۴ھ (جنوری ۱۹۳۶ء) میں مدرسہ منبع العلوم گلاوٹھی جانے کا ارادہ کیا اور بذریعہ ریل گاڑی روانہ ہو گیا۔ گلاوٹھی دہلی سے بجانب مشرق غالباً پچاس میل ہوگا۔ شام کے بعد میں گلاوٹھی کے سٹیشن پر پہنچا۔ میرے پاس صرف دو جوڑے کپڑے اور دو تین کتابیں تھیں۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

ایک واقعہ

جب میں گلاوٹھی سٹیشن پر اترا تو دو کابلی طالب علم بھی میرے ساتھ اترے۔ انکے پاس میرے نام دہلی سے ایک دوست نے خط دیا تھا کہ دو طالبعلم تمہارے پاس آرہے ہیں انہیں مدرسہ میں داخل کریں اور ان کا خیال بھی رکھیں۔ ان دونوں طالبعلموں نے جب مجھے دیکھا تو پوچھنے لگے کہ کہاں جارہے ہو؟ مدرسہ سٹیشن سے کچھ فاصلے پر تھا۔ میں نے کہا مدرسہ گلاوٹھی۔ پھر کہنے لگے کہ کہاں سے آئے ہو تو میں نے کہا دیوبند سے۔ ایک طالبعلم دوسرے سے کہنے لگا کہ یہ بیچارا دیوبند سے ناکام ہو کر اِدھر آرہا ہے۔ میں نو عمر تھا اور ابھی تھوڑی داڑھی نکلی تھی۔ اُن دونوں طالب علموں کے پاس کافی بھاری سامان تھا۔ چنانچہ ایک بھرا ہوا صندوق میرے حوالہ کیا کہ یہ ہمارے ساتھ لے جاؤ۔ میں نے اُسے سر پر اٹھالیا اور بڑی تکلیف کے ساتھ مدرسہ تک پہنچا۔ جب ہم مدرسہ میں پہنچے تو عشاء کی نماز ہو چکی تھی اور مہتمم صاحب بھی گھر کو جا چکے تھے۔

مدرسہ کی دوسری منزل پر طلبا ء کے کمرے تھے۔ کچھ طالبعلم مجھے پہچانتے تھے اس لئے دہلی سے پہلے یہاں آگئے تھے۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر مہتمم صاحب کو اطلاع دی، دری بچھائی اور تکیہ رکھ کر اس پر مجھے بٹھلایا۔ وہ کابلی طالبعلم حیران ہوئے کہ یہ تو مدرس ہے اور ہم نے اس سے سامان اٹھوایا ہے اس لئے یہ ہمیں ہرگز داخل نہیں کریگا۔ وہ آپس میں جانے کا مشورہ کرنے لگے کہ میں

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

سمجھ گیا اور انہیں کہا کہ ذرو مت، تمہارا داخلہ ضرور ہو گا۔ انہوں نے میرے نام کا خط مجھے دیا۔ میں نے کہا کہ تمہیں اوقات مدرسہ کے علاوہ خارج میں بھی ایک سبق پڑھاؤنگا۔ چنانچہ الفیہ شروع کرادیا۔ جب مہتمم صاحب آئے تو حیرت سے مجھے دیکھتے رہے۔ صبح کو میں درسگاہ میں گیا تو مہتمم صاحب میرا نام پوچھنے لگے۔ میں نے اپنا نام بتلایا اور انہوں نے مولانا اعزاز علی صاحبؒ کا خط نکالکر دیکھا تو ٹھیک تھا۔ انہوں نے تصریح، شمس بازغہ، شرح عقائد، مختصر المعانی، شرح ملا جامی اور ملا حسن میرے نام لکھوائیں۔

دوسرے دن جب میں درسگاہ میں پڑھانے کے لئے گیا تو مہتمم صاحب نے مجھ سے سند دیوبند مانگی۔ میں مہتمم صاحب کا خیال سمجھ گیا کہ انہیں ابھی تک شک ہے کہ یہ کیسے کتابیں پڑھائے گا۔ میں نے عرض کیا: جناب میرے پاس سند نہیں، اگر آپ کی مرضی ہو تو میں رہونگا ورنہ مجھے رخصت کردیجئے۔ میں نے انہیں قصداً سند نہیں دکھلائی تھی۔ مہتمم صاحب کا شک میری نوعمری کی وجہ سے تھا اور دوسری بات یہ کہ اُس وقت ابتدائی مدرس کی تنخواہ ۷/۸ روپے تھی۔ میرے سب ساتھی اسی تنخواہ پر مقرر ہوئے تھے جبکہ مولانا اعزاز علی صاحبؒ نے میری تنخواہ پندرہ روپے ماہوار مقرر کی تھی۔

اسباق شروع ہوئے تو جو طالبعلم میری کتابوں میں شریک تھے، وہ نہایت خوش ہوئے۔ میں نے نماز عشاء کے بعد درس قرآن کریم شروع کردیا جس میں عوام اور طلبہ مدرسہ بیٹھتے تھے۔ چند ہی روز میں گلاوٹھی میں درس قرآن کریم کا اچھا اثر پڑا اور کثرت سے عوام میرے درس میں آنے لگے۔ لوگ مہتمم صاحب کے سامنے بھی میری تعریف کرتے رہتے تھے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

ہمارے مدرسہ کے بالمقابل ایک دوسرا چھوٹا سا مدرسہ تھا۔ اسکے مہتمم نے مجھے پینتالیس روپے ماہوار کی پیشکش کی۔ میں نے اس سے کہا کہ میرے استاد مولانا اعزاز علی صاحب" نے مجھے مدرسہ منبع العلوم کیلئے بھیجا ہے۔ اگر تم پانچ سو روپے بھی دو تو میں یہاں سے ہرگز نہیں جاؤنگا۔

ہمارے مہتمم صاحب کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو میرے پاس آکر میری تعریف کرنے لگے۔ میں نے ان سے کہا کہ جناب آپ تو مجھ سے سند مانگ رہے تھے کہ شاید یہ کتابیں نہیں پڑھا سکتا۔ دیکھو یہ میری سند ہے۔ میں نے اُسے اپنی سند دکھائی تو وہ شرمندہ ہو گیا۔ ۳۶ء کا سال میں نے گلاوٹھی میں گزارا۔

دوران ملازمت گلاوٹھی میں نے جے پور، جودھپور وغیرہ کی سیاحت کی۔ مدرسے کا جمیل نامی ایک رکن دہلی سے جودھپور تک ریل کا انچارج تھا۔ اس نے دوران چھٹی امتحان ششماہی مجھے جودھپور کی سیاحت کرائی۔ ماہ جمادی الثانیہ میں دونوں مدارس کے طلبہ میں نزاع پیدا ہونے جانے سے مدرسہ بند ہو گیا اور مختلف حوادث و مقدمات پیش آئے۔ سال ختم ہوا تو میں حضرت شیخ قدس سرہ کی خدمت میں میانوالی حاضر ہو گیا۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

مدرسہ مظہر العلوم میانوالی میں قیام

شعبان ۱۳۵۵ھ (نومبر ۱۹۳۶ء) کے اواخر میں جب مدرسہ کا سال ختم ہوا تو میں مدرسہ سے دو ماہ کی رخصت لے کر حضرت شیخ مولانا حسین علی صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت شیخؒ کے ہاں دورہ تفسیر ہمیشہ کی طرح جاری تھا۔ اس میں شرکت کے علاوہ حضرت شیخؒ نے فوائد حسینیہ، جو ذکر و اذکار اور تصوف میں آپ کا رسالہ ہے، شروع کرایا اور ساتھ بیعت لیکر ذکر و اذکار کے طریقے بتلا نے لگے اور جا جا حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات پڑھانے لگے۔

میانوالی شہر میں حضرت شیخؒ کی ایک درسگاہ تھی اور آپ ہمیشہ وہاں ایک مدرس مقرر فرماتے تھے مگر ہر مدرس چند ماہ گزار کر چلا جاتا اور کوئی وہاں سال پورا نہیں کرتا تھا۔ اس لئے کہ میانوالی کئی فرق باطلہ کا گڑھ اور مرکز تھا۔ جب کوئی مدرس کسی مکان میں تدریس شروع کرتا تو لوگ اس کو ٹھہرنے نہیں دیتے تھے۔

میانوالی میں مشرکین، جو رسول اللہ ﷺ کے لئے علم غیب کلی کے قائل تھے، کثرت سے تھے۔ فرقہ قادیانیہ، جو مرزا غلام احمد کو نبی مانتا تھا، کا یہاں مرکز تھا۔ منکرین حدیث کا بھی یہاں مرکز تھا۔ کیونکہ انکے بانی عبداللہ چکڑالوی کا گاؤں چکڑالہ ضلع میانوالی میں ہے۔ بانی منکرین حدیث چکڑالہ چھوڑ کر یہاں آگیا تھا اور جب وہ مرگیا اس کا خلیفہ میانوالی کا غازی خان نامی مقرر ہوا۔ فرقہ شیعہ بھی یہاں تھا اور انکے جلسے بھی ہو رہے تھے۔ الغرض میانوالی میں فرق باطلہ مشرکین، مبتدعین، قادیانی،

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

منکرین حدیث اور شیعہ وغیرہ سب موجود تھے۔ خود میانوالی میانوں کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں پر توحید کی اشاعت اور قرآن کریم کی درس و تدریس کوئی آسان کام نہیں تھا۔ حضرت شیخ قدس سرہ نے اپنے تلامذہ میں سے کسی کو یہاں بھیجنے کیلئے فکرو تدبر کیا تو نظر انتخاب مجھ پر پڑی۔ آپ نے فرمایا آئندہ سال مدرسہ منبع العلوم گلاوٹھی سے استعفاء دے کر میانوالی جانا ہے۔ چنانچہ میں نے مدرسہ منبع العلوم گلاوٹھی سے استعفاء دے دیا۔ شوال ۱۳۵۵ھ (دسمبر ۱۹۳۶ء) میں حضرت شیخ نے مجھے میانوالی بھیج دیا۔ میانوالی میں کوئی مسجد ایسی نہ تھی جس میں بیٹھ کر میں تدریس کر سکوں۔ میں نے محلہ میانہ میں ڈھائی روپے ماہوار کرایہ پر ایک مکان لیا اور وہیں محلے کے بچوں کو نماز سکھانا اور قرآن کریم پڑھانا شروع کر دیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں محلہ کے لوگ متاثر ہو گئے اور انہوں نے جامع مسجد میاں سلطان علی میں مجھے درس دینے پر آمادہ کیا۔ چنانچہ میں نے یہاں صبح اور عصر کے بعد درس قرآن کریم شروع کر دیا۔ کچھ طالبعلم بھی آنے لگے تو لوگوں نے دوسرا مدرس میری اعانت کیلئے مقرر کیا۔

مدرسہ مظہر العلوم میانوالی جامع مسجد میاں سلطان علی میں تھا۔ جامع مسجد کے ساتھ تقریباً تین کنال زمین خالی پڑی تھی۔ ارکان مدرسہ نے وہ زمین میرے نام منتقل کر کے مجھے متولی مقرر کیا۔ میں نے اس میں چار کمروں کی بنیاد رکھی اور جب تعمیر مکمل ہو گئی تو اس میں مدرسہ کے طالب علم بسنے لگے۔

میں نے میانوالی میں دو سال گزارے۔ میں تدریس فنون کے ساتھ ساتھ تقریر کیلئے بھی علاقہ میں گشت کیا کرتا تھا۔ درس قرآن کریم میں مختلف فرقے شریک ہوا کرتے تھے اور اکثر عناداً سوال کرتے تھے تاکہ یہ درس نہ چلے سکے۔ بحمد اللہ تعالی جب انکو مکمل جوابات دے گئے تو وہ چپ چاپ بیٹھنے لگے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

ایک واقعہ

ایک روز درس میں اھل قرآن کریم (منکرین حدیث) کے خلیفہ نے آیت
نساء کم حرث لکم فاتو ا حرثکم انیٰ شئتم کے متعلق سوال کیاکہ اس
آیت سے صاف ظاہر ہے کہ خواہ قُبل ہو یا دُبُر ، دونوں جائز ہیں اور حدیث اسکے
خلاف ہے جسمیں ذکر ہے کہ جو دبر امراۃ میں آئے، اس پر لعنت ہے۔ اسلئے
احادیث جھوٹ ہیں۔

میں نے جواب میں کہا مولانا روم ؒ نے مثنوی میں ذکر کیاہے کہ ایک استاد
نے اپنے شاگرد سے کہا اندر شیشہ کا گلاس پڑاہے ، وہ اٹھا کر لے آؤ۔ شاگرد بھینگا تھا۔
جب وہ اندر گیا تو اسکو ایک کی بجائے دو گلاس نظر آئے۔ وہ باہر آکر اپنے استاد سے کہنے
لگا کہ وہاں دو گلاس پڑے ہیں، کونسا لاؤں ؟ استاد نے کہاکہ ایک ہے مگر شاگرد مصر رہا
کہ گلاس دو ہیں۔ آخر استاد نے اسے ایک پتھر دیا کہ ایک گلاس توڑ دو اور دوسرا لے
آؤ۔ جب اس نے ایک گلاس توڑ دیا تو دوسرا کہاں تھا۔ جناب ! ایسے ہی آپکو قرآن
وحدیث دو علحدہ علحدہ نظر آتے ہیں حالانکہ وہ دراصل ایک ہیں۔ قرآن کریم میں
ارشاد ہے جہاں فصل ہو یعنی جہاں بچہ پیدا ہو وہاں سے آؤ اور حدیث میں اُس شخص پر
لعنت فرمائی گئی ہے جو فصل کی جگہ چھوڑ دے۔ ہاں اگر کسی کی فصل (حرث) کی جگہ
ہی دُبُر ہو (یعنی اگر تم دُبُر سے پیدا ہوئے ہو) تو بے شک دُبُر میں آؤ۔ وہ نہایت
شرمندہ ہوا اور آئندہ کبھی سوال نہیں کیا۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

ایسا ہی کسی قادیانی نے ایک دفعہ سوال پوچھا۔ شیعہ اور مشرکین نے بھی سوال کئے لیکن پھر کبھی نہیں پوچھا۔ وہ آپس میں کہتے تھے کہ اس سے سوال مت کرو ورنہ پچھتاؤ گے کہ یہ سخت الزامی جواب دیتا ہے۔

اصل میں سائل دو قسم کے ہوتے ہیں: ایک عنادی جس کا مقصد سمجھنا نہیں ہوتا بلکہ ضد اور اختلاط پیدا کرنے کے لئے سوال کرتا ہے تو اسکو الزامی جواب دینا پڑتا ہے تاکہ اس کا راستہ بند ہو جائے اور وہ چپ رہے۔ دوسری قسم کا سائل سمجھنے اور شک و شبہ کو زائل کرنے کے لئے سوال کرتا ہے۔ اسکو تحقیقی جواب دینا ہوتا ہے تاکہ اس کے دل سے شبہ جہالت زائل ہو جائے۔

میانوالی کے دوران اقامت میں کبھی کبھی جب میں تقریر کرنے لگتا تو باہر چوک میں اور سٹیشن کے باہر چوک میں مشرکین مجھے پتھر مارتے تھے۔ ایک روز میں سٹیشن سے باہر چوک میں تقریر کرنے لگا تو میرے کپڑے خون آلود ہو گئے۔ ایک پولیس کا سپاہی درمیان میں آیا اور بیچ بچاؤ کرایا۔ اسی دوران اقامت میانوالی میں حضرت شیخ قدس سرہ العزیز بھی کبھی کبھی تشریف لاتے اور درس قرآن کریم دیتے تھے۔

میں رجب ۱۳۵۶ھ (ستمبر ۱۹۳۷ء) میں ایک ساتھی کے ساتھ راولپنڈی آیا تھا۔ واپس جب راولپنڈی سٹیشن پر گئے اور عشاء کے وقت جو ریل گاڑی میانوالی جاتی ہے اسکے انتظار میں بیٹھ گئے، تو میں امام ابن تیمیہ کے مجموعۃ الرسائل الصغری کا مطالعہ کرنے لگا اور میرا ساتھی سو گیا۔ اچانک وہ جاگا اور کہنے لگا کہ بات مت کرو اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرو۔ اس وقت لوگ حج کیلئے جا رہے تھے۔ سفر چونکہ بحری جہاز کا ہوتا تھا اسلئے ماہ رجب اور شعبان میں حجاج حج کی تیاری کرتے تھے۔ میں نے دعا کی کہ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

خداوند کریم ہمیں حج کی توفیق قبولیت کے ساتھ دیں۔ پھر اُس ساتھی نے کہا میں نے خواب میں ایک پاکیزہ صورت شخص دیکھا جو مجھ سے کہہ رہا تھا کہ اس وقت تمہارا ساتھی (یعنی میں) جو بھی سوال کرے رب العزت اسے قبول کریگا۔ میں نے اسکا خواب مجموعۃ الرسائل، جس کا میں مطالعہ کر رہا تھا، پر درج کر لیا۔

حضرت شیخؒ کا پنج پیر میں تشریف لانا

شعبان ۱۳۵۷ھ (اکتوبر ۱۹۳۸ء) میں حضرت قدس سرہ العزیز پنج پیر تشریف لائے۔ میں نے اپنے علاقہ اور چھچھ کے بعض علماء کو دعوت دی۔ تقریباً ایک سو جید علماء کرام تشریف لائے۔ حضرت شیخؒ تین دن رہے اور تینوں دن درس قرآن کریم دیا۔ بعض نے حضرت شیخؒ سے بیعت بھی کی۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

حضرت شیخؒ کی فراست

ایک روز مغرب کی نماز کے بعد حضرت شیخ نے فرمایا کہ باہر چلنا ہے لیکن کسی کو ساتھ نہیں لینا۔ میں حضرت شیخؒ کے ساتھ ہو گیا۔ کچھ دور جا کر جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو بدرئی نالہ میں وضو کیا۔ میں نے کنارے پر چادر بچھائی اور آپ نے دوگانہ ادا کیا۔ پھر آپ مجھ سے ہر ایک عالم کے بارے میں پوچھنے لگے۔ میں نے سب کی تعریف کی۔ حضرت شیخؒ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر فرمانے لگے: ھبو سور ہیں، یعنی یہ سب خنزیر ہیں۔ میں نہایت خفا ہوا اور غصے میں آکر عرض کرنے لگا یہ تو اس علاقہ کے بڑے علماء ہیں۔ حضرت فرمانے لگے تنیوں پتہ لگسی، یعنی تمہیں معلوم ہو جائیگا۔

حضرت شیخؒ نے جانے سے پہلے آخری رات مجھے فرمایا کہ قرآن کریم کا خلاصہ بیان کرو۔ میں نے تمام مجمع کے سامنے بیان کیا۔ پھر حضرت شیخؒ نے فرمایا کہ اس علاقہ میں محمد طاہر کو چھوڑتا ہوں اور خود براستہ دریائے سندھ پچھ کو تشریف لے گئے۔

جب میں توحید و سنت کی اشاعت کرنے لگا تو یہ سب کے سب علماء میدان مقابلہ میں آئے اور ان سب نے میرے خلاف فتویٰ دیا۔

ان فی ذلک لآیات للمتوسمین O

(بے شک اس میں دھیان دینے والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

سورۃ الحجر: ۷۷ ...... ابو الیمان)۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

سفر حج

میں شوال ۱۳۵۶ھ (دسمبر ۱۹۳۷ء) میں میانوالی سے واپس گھر آیا۔ آنے کے دو تین یوم کے بعد ایک رات میں مطالعہ کر رہا تھا، سردی کے ایام تھے اور رات کے تقریباً بارہ بجے تھے کہ میرا دروازہ کھٹکایا گیا۔ میں نے دروازہ کھولا تو ایک سفید ریش آدمی نے مجھے چار سو روپے دیئے کہ حج پر جاؤ۔ میں نے اُس سے روپے لئے اور دروازہ بند کر دیا جبکہ وہ آدمی چلا گیا۔ صبح میں حیران تھا کہ رات کو یہ کیا معاملہ پیش آیا۔ آخر میں نے سوچا کہ یہ وہی خواب کا معاملہ ہے جو راولپنڈی سٹیشن پر پیش آیا تھا۔

میں نے حضرت شیخ ؒ کے درس میں ایک طالب علم دیکھا تھا جسکے پاس قرآن کریم کے حاشیہ پر کچھ لکھا ہوا تھا، جو مجھے نہایت پسند آیا۔ میں نے اس سے پوچھا یہ کس کی تقریر ہے؟ اس نے کہا یہ مولانا عبید اللہ سندھی ؒ کی ہے۔ میں نے اُن سے قرآن کریم پڑھا ہے اور یہ لکھا ہے۔ مجھے اسوقت سے شوق تھا کہ میں مولانا عبید اللہ سندھی ؒ سے قرآن کریم پڑھونگا۔ اسلئے ایک توحج کا شوق تھا اور دوسرا مولانا سندھی ؒ سے قرآن کریم پڑھنے کا۔ میں نے مدرسہ مظہر العلوم سے استعفاء دے دیا۔ مگر ارکان نے کہا کہ تم چند ماہ کی رخصت لے لو۔ میں نے کہا کہ مجھے مکہ مکرمہ میں رہنا ہے۔ ارکان نے کہا جب واپس آؤ گے تو اِدھر آجانا۔ میں نے ایک سال کی رخصت لے لی۔

میں ایک ساتھی کے ہمراہ ۱۸ شوال ۱۳۵۶ھ مطابق دسمبر ۱۹۳۷ء میں بارادہ حج روانہ ہوا۔ اُس وقت کراچی میں چنداں کوئی انتظام نہ تھا۔ اس لئے عام لوگ بمبئی سے بحری جہاز پر سوار ہوتے تھے اور حج کے لئے کوئی درخواست یا منظوری

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

لینا نہیں پڑتی تھی، جب بھی کوئی جائے جا سکتا تھا۔ ہم دو دن میں دہلی پہنچے اور تین دن وہاں قیام کے بعد بمبئی چلے گئے۔ جہاز کی روانگی میں کچھ تاخیر تھی، اسلئے ہمیں وہاں رکنا پڑا۔

ایک واقعہ

ہم بمبئی میں جہاں ٹھہرے ہوئے تھے، وہاں قریب ہی اہل حدیث کی مسجد تھی۔ ہم نے سوچا کہ یہاں نماز پڑھنا بہتر ہے کیونکہ دوسری مساجد میں اکثر ائمہ بدعتی اور مشرک تھے۔ اُس مسجد کے امام صاحب ہر روز بعد نماز صبح قرآن کریم کا درس دیتے تھے اور ہر روز دوران درس امام ابو حنیفہؒ پر طعن کیا کرتے تھے۔ میرے ساتھی نے مجھے آمادہ اور برانگیختہ کیا کہ امام مسجد کو تنبیہ کرنا چاہیے۔ میں نے کہا ہم بارادہ حج نکلے ہیں اور لا رفث ولا فسوق پر عمل کرنا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ جنگ وجدال ہو جائے مگر اُس نے اصرار کیا کہ اس میں کیا جنگ وجدال ہے۔

اگلے دن صبح کو اس نے سورۃ المائدہ شروع کی اور آیت : ولا تقتلوا الصید وانتم حرم کا درس دینے لگا۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ وانتم حرم اعراب میں کیا ہے؟

امام نے کہا: جملہ حالیہ۔

میں نے کہا کہ پھر تو یہ جملہ قید ہوا ولا تقتلوا کا، اور معنی یہ ہوا کہ اگر احرام میں نہ ہو تو حدود حرم میں قتال صید حلال ہے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

امام صاحب حیران ہو گئے اور کچھ جواب نہ دے سکے۔

شرکاء درس نے مجھے کہا کہ تم حل کرو۔ میں نے کہا میں تو شاگردوں کی جگہ پر بیٹھا ہوں۔ انہوں نے امام کو مصلی سے اٹھایا اور مجھے بٹھلادیا۔ میں نے کہا اس کے معنی یہ ہیں اور آیت حل کر کے اسکا صحیح معنی سمجھادیا۔ پھر سورۃ کا مقصد بتایا کہ اس میں احکام اربعہ ہیں اور ان کے لئے سورۃ کو لایا گیا ہے۔

پہلا حکم: خداوند کریم کے نام پر نذرونیاز دو۔ اللہ تعالیٰ کے مقامات مقدسہ کی تعظیم کرو۔

دوسرا حکم: اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی نذر مت دو اور اپنی طرف سے کسی مقام کو مقدس مت بناؤ۔

تیسرا حکم: جو چیز اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہے اسے حرام سمجھو۔

چوتھا حکم: اپنی طرف سے حلت وحرمت مت بناؤ۔

پھر میں نے بتایا کہ اس سورۃ میں یہودیوں پر زیادہ طعن و تشنیع ہے کیونکہ انہوں نے حل وحرمت اپنی طرف سے بنالی تھی اور اس کے کھانے والے تھے جیسا کہ آج کل پیران ضلالت وعلماء سوء ہیں۔ شرکاء درس نہایت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ جب تک آپ یہاں ہیں آپ درس قرآن کریم دینگے۔ امام مسجد بھی اس پر آمادہ ہو گئے۔

ایک روز شرکاء درس میں سے ایک شخص جس کا نام یعقوب تھا، مجھے پوچھنے لگا کہ آپ یہاں کس مقصد سے آئے ہیں؟ میں نے کہا حج کے ارادہ سے۔ صبح وہ حج کا ٹکٹ میرے نام کا لے آیا۔ میں نے اسے کہا یہ واپس کردو اور میرا ساتھی غریب ہے، اس کے نام کا لاؤ۔ اس نے کہا اچھا۔ دوسرے دن وہ دو ٹکٹ لے آیا ایک میرے نام کا

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

جو کل لایا تھا اور دوسرا ٹکٹ میرے ساتھی کے نام کا۔ اس وقت ایک ٹکٹ کی قیمت ایک سو پچھتر (۱۷۵) روپے تھی۔

ہم نے بمبئی میں تقریباً ایک ماہ گزارا، پھر بحری جہاز میں سوار ہو گئے اور دو دن کے بعد کراچی پہنچ گئے۔ یہاں جہاز ایک دن ٹھہرا اور بمبئی سے روانہ ہونے کے بارہ دن بعد ساحل جدہ پر جا پہنچا۔

جہاز میں بھی بندہ درس قرآن کریم دیتا رہا۔

معلمین کے آدمی بمبئی سے جہاز میں تھے اور اپنے اپنے معلم کیلئے ترغیب دیتے تھے۔ میں نے عبدالغنی کامل معلم کو اختیار کیا تو جہاز کے اکثر لوگوں نے اسے پسند کر لیا۔ اس وقت معلم کی فیس چونسٹھ (۶۴) روپے تھی۔ جب ہم جدہ میں اترے تو صبح معلم صاحب نے میری مہمانی کی۔ اسکے آدمی نے اُسے بتا دیا تھا کہ اس مولوی صاحب کی وجہ سے لوگوں نے آپکو پسند کیا ہے۔ معلم صاحب نے مجھے ایک سو روپے واپس کر دیئے اور دعوت بھی کی۔

رات جدہ میں بسر کی اور صبح کو ہم مکہ معظمہ کو روانہ ہو گئے۔ دوسرے دن تین بجے نماز ظہر مکہ مکرمہ میں پیدل جا کر پڑھی۔

مکہ مکرمہ میں اس وقت ہندوستان کے کئی نوابوں کی سرائیں تھیں اور انکے نوکر حجاج کو اپنی اپنی منزلوں میں بلاتے اور مفت جگہ دیتے تھے۔ ہم بھی ایک سرائے میں ٹھہر گئے۔

جدہ میں صرف دو تین سرائیں تھیں اور آبادی نہیں تھی۔ ایسا ہی مکہ مکرمہ کی آبادی بھی تھوڑی تھی۔

اس وقت حجاج اونٹوں پر، شغدف میں یا پیادہ سفر کرتے تھے۔ ہم بھی جدہ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

سے پیدل چل کر مکہ مکرمہ گئے اور ایک دن رات میں وہاں پہنچے۔ راستہ میں ہمقام ( ) کچھ آرام بھی کیا۔ مکہ مکرمہ میں جب عمرہ سے فارغ ہوئے تو دوسرے دن میں اپنے دوسرے مقصد کی جستجو میں لگا جو مولانا عبید اللہ سندھیؒ کو تلاش کرنا تھا۔

مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے ہاں جانا

دوران سفر حج میرے ساتھ تین علماء تھے، ایک تو دارالعلوم دیوبند میں اس وقت مدرس تھے، دوسرے مولوی محمد یوسف بنوری اور تیسرے ناظم مجلس علمی ڈابھیل۔ ہم چاروں اکٹھے مولانا عبید اللہ سندھیؒ کی ملاقات کیلئے گئے۔ مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ اس وقت محلہ حارۃ الباب میں مقیم تھے اور دوسری منزل پر ایک مکان میں رہائش پذیر تھے اور وہیں درس دیا کرتے تھے۔ جب ہم حاضر ہوئے تو مولانا سندھیؒ ایک چھوٹی سی چارپائی پر سورۃ الحدید کا درس دے رہے تھے۔ سامنے ایک بنچ خالی پڑا تھا، آپ کے اشارہ سے ہم اُس پر بیٹھ گئے۔

مولانا سندھیؒ نے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو۔ مولوی بنوری صاحب نے کہا ہندوستان سے، کیونکہ پاکستان اس وقت نہیں بنا تھا۔ مولانا سندھیؒ نے فرمایا: ہندوستان میں کہاں سے، مولوی یوسف نے کہا جناب یہ (ایک ساتھی کی طرف اشارہ کر کے) دارالعلوم دیوبند میں مدرس ہے، میں ڈابھیل سے فارغ ہوں، یہ تیسرا مجلس علمی ڈابھیل کا ناظم ہے۔ میرے طرف اشارہ کر کے کہا (میں عمر میں سب سے چھوٹا تھا) یہ مولانا حسین علی صاحبؒ کا شاگرد ہے اور فارغ التحصیل ہے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

مولانا سندھیؒ نے جو مولوی صاحب دار العلوم دیوبند میں مدرس تھے، کی طرف اشارہ کر کے فرمایا سورۃ الحدید کا مطلب بیان کرو۔ وہ خاموش رہے تو مولوی یوسف بنوری سے کہا تم بیان کرو۔ وہ بھی خاموش رہے تو تیسرے جو ناظم مجلس علمی ڈابھیل تھے، سے کہا کہ تم بیان کرو۔ اس نے کہا جناب میں تو ناظم ہوں چنداں عالم نہیں ہوں۔ میں نے عرض کیا جناب! میں بیان کرتا ہوں۔ مولانا سندھیؒ غصہ میں کہنے لگے کہ تم کیا بیان کرو گے، کہو۔ میں نے کہا سورۃ الحدید کا مقصد ترغیب الی الانفاق والجهاد ہے۔

سورۃ کا خلاصہ: ابتداء میں بیان مقصد اعلیٰ التوحید چھ آیات میں ہے، پھر ترغیب الی الانفاق بالوجوہ الخمسہ ہے۔

اول دعویٰ سورۃ: انفاق فی سبیل اللہ۔

پھر پہلی وجہ ترغیب: جعلكم مستخلفين فيه(۷)، یعنی مال اللہ تعالیٰ کا ہے اور اس نے تم کو دیا ہے۔ وہی اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ میری راہ میں خرچ کرو، کیوں خرچ نہیں کرتے!

دوسری وجہ: ولله ميراث السموات والارض (۱۰)، مال تمہارا سہی لیکن آخر تم سے رہ جاتا ہے۔ جب یہ سب تم سے رہ جائیگا تو ابھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو تاکہ تمہیں اجر ملے۔

تیسری وجہ: من ذاالذی یقرض الله الخ(۱۱) ، مال تمہارا ہے لیکن اللہ کے نام پر عطا کرو تاکہ تم کو دُگنے سے زیادہ دیا جائے۔

چوتھی وجہ: زينة وتفا خر الخ(۲۰)، مال کی حقیقت کچھ نہیں، صرف نمائش کو بڑھاتا ہے اور تفاخر کو۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

پانچویں وجہ: و ما اصاب (۲۲)، اگر تم نے مال اس واسطے جمع کر رکھا ہے کہ کل کسی مصیبت کو دفع کریگا تو وہ مصیبت ضرور آئیگی، وہ ہمارے علم میں ہے: من قبل ان نبر أها یعنی تمہاری پیدائش سے پہلے سے ہمارے علم میں ہے کہ وہ تم پر آنے والی ہے۔

سورۃ کا دوسرا مقصد: الجهاد من قوله تعالیٰ وانزلنا الحديد (۲۵)، ہم نے لوہا پیدا کیا کہ تم اس سے آلات حرب بنا کر جہاد کرو، لیکن تم نے رہبانیت اختیار کر لی ورهبانية ابتدعوها (۲۷)۔

جب میں سورۃ کا مقصد اور مطلب بیان کر چکا تو مولانا سندھیؒ نے فرمایا: سورۃ المجادلہ کا مقصد بیان کرو۔

میں نے کہا سورۃ الحدید میں ترغیب الی الانفاق والجهاد کے بعد سورۃ المجادلہ میں اصلاح المعاشرہ وتنظیم الجماعۃ برد الرسومات الباطلۃ و الاجتناب من قبائح المنافقین کا بیان کیا ہے تاکہ جماعت مستحکم اور اخلاق رذیلہ سے پاک ہو کر جہاد کے لئے تیار ہو جائے۔

سورۃ کا مطلب: اول ایک رسم باطل کارد ہے جس سے معاشرہ بگڑتا ہے اور مسئلہ ظہار، جس نے اپنی عورت کو وصف والدہ سے انت علی کظھر امی کہہ کر موصوف کیا ہو، اس کی سزا کا بیان ہے۔ حالانکہ عورت اور والدہ دونوں ایک جنس سے ہیں۔ تو جب کسی نے بندہ کو رب تعالیٰ کی کسی صفت میں شریک کیا مثلاً عالم الغیب، متصرف یا مالک نفع و نقصان وغیرہ مانا تو اس کی سزا جہنم ہوگی۔

پھر بلفظ الم تین دفعہ منافقین کے قبائح بیان کئے تاکہ ارکان جماعت موحدین ان سے اجتناب کریں۔ پھر بلفظ یا ایها الذین آمنوا تین قاعدے مو

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

مومنوں کے واسطے ارشاد فرمائے تاکہ اُن میں اتحاد و اتفاق ہو۔

جب میں نے دونوں سورتوں کا مقصد اور مطلب بیان کر دیا تو مولانا سندھیؒ نے غصہ میں کہا دیوبند کو بدنام کرنے والو! نکلو یہاں سے۔ وہ تینوں اٹھ گئے اور میں بھی اُن کے ساتھ اٹھنے لگا تو مولانا سندھیؒ نے مجھ سے فرمایا تم کہاں جاتے ہو، بیٹھو تم تو عالم ہو۔ وہ تینوں نہایت خجل اور شرمندہ ہو کر نکل گئے اور پھر دوران اقامت مکہ مکرمہ میں کبھی مولانا سندھی رحمہ اللہ کے پاس نہیں آئے۔ اسی وجہ سے مولوی محمد یوسف بنوری اس کے بعد سے مولانا سندھی رحمہ اللہ کے بارے میں بُرا بھلا کہنے لگے یہاں تک کہ انہوں نے مولانا عبید اللہ السندھی رحمہ اللہ اور مولانا ابوالکلام کو دہریت سے متہم بھی کیا۔

میں ۱۳۹۲ھ مطابق ۷۲ء میں کراچی گیا تھا۔ وہاں بعض طلباء نے بتایا کہ مولوی محمد یوسف بنوری مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا ابوالکلام کے بارے میں کہتا ہے کہ وہ دہریت سے متاثر تھے۔ میں اُن کے مدرسہ نیوٹاؤن میں چلا گیا۔ دار اہتمام میں وہ اور ایک دوسرے مولوی صاحب، جو غالباً مدرسہ کے مدرس تھے، بیٹھے ہوئے تھے۔ سلام کے بعد مولوی یوسف میری طرف اشارہ کر کے اس دوسرے مولوی صاحب سے کہنے لگے کہ یہ پٹھان مولوی ہے اور لاٹھی سے کام لیتا ہے۔ میں نے کہا آپ جیسے بغیر لاٹھی کے سیدھے نہیں ہوتے۔ وہ چپ ہو گئے۔ میں نے کہا میں نے سنا ہے کہ تم مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بُرا بھلا کہتے ہو، اسلئے کہ انہوں نے آج سے تقریباً چھتیس سال پہلے تم سے سورۃ الحدید کا مطلب پوچھا تھا اور تم نے خاموشی اختیار کر لی تھی اور انہیں کوئی جواب نہیں دے سکے تھے۔ تقریباً چھتیس سال گزر گئے ہیں اور اب بھی تم سورۃ الحدید کا مقصد بیان نہیں

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

کر سکتے۔ کیا تمہارے لئے یہ بد اخلاقی مناسب ہے! انہوں نے بوتلیں منگوائیں۔ لیکن میں نے پینے سے انکار کر دیا، وہ کہنے لگے ہمیں اس خرچ کی کوئی پروا نہیں۔ میں نے کہا کہ تم سرحد سے بھوکے ننگے یہاں آکر امیر ہو گئے ہو۔ پھر میں اٹھ کر چلا آیا۔

تنبیہ: بعض طلبہ، جنہیں افترا پردازی میں مہارت ہے، میرے متعلق کہتے ہیں کہ میں مولوی محمد یوسف بنوری کو کافر کہتا ہوں۔ معاذاللہ، وہ عالم تھے اور مسلمان۔ البتہ اُن میں یہ بد اخلاقی ضرور تھی کہ وہ مولانا سندھیؒ اور مولانا ابوالکلام کے حق میں گستاخی کر رہے تھے اور اپنے آپ کو بہت بڑا عالم سمجھتے تھے۔

مولانا عبیداللہ السندھیؒ سے استفادہ

میں نے مکہ مکرمہ میں مولانا عبیداللہ السندھی رحمہ اللہ سے صحاح ستہ، مؤطا امام مالک مع شرح المسوی، مؤطا امام محمد، حجۃ اللہ البالغہ، الفوز الکبیر، تفہیمات الٰہیہ، بدور بازغہ، عبقات للامام المجاہد مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ، تکمیل الاذھان شاہ رفیع الدینؒ اور رسالہ دانشمندی وغیرہ پڑھے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

مولانا عبیداللہ السندھی ؒ

حضرت مولانا العلامہ عبیداللہ السندھی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عظمت، بے پناہ ذکاوت ،للہیت اور کثرت مطالعہ سے بہت کم لوگ واقف ہیں کیونکہ ان کا اکثر حصہ عمر بیرون ملک میں گزرا ہے۔ میں نے ان جیسا ذکی اور مختلف علوم کا ماہر یعنہ امام نہیں دیکھا۔ آپ فقہ وحدیث میں امام تھے، علوم ادبیہ اور فنون مختلفہ کے موجد معلوم ہوتے تھے۔ فلسفہ اور تصوف تو آپ کا ذوق تھا اور ان میں آپ موسس اصول تھے۔ آپ کے زمانے میں کتب امام ولی اللہ الدھلوی آپکا فن تھا اور کوئی دوسرا عالم اس میں آپ کا ہمسر نہیں تھا۔ آپ ان کتابوں کے راوی ہیں۔ جب آپ حجۃ اللہ البالغہ، عبقات یا تکمیل الاذہان وغیرہ کتب پڑھاتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ ہی اسکے مصنف ہیں۔ آپ حضرت امام ولی اللہ الدھلوی ؒ کی کتابوں کے شارح تھے اور آپ کو خاندان ولی اللہ ؒ کے ساتھ بے حد شغف تھا۔ آپ فلاسفہ کے کئی اصولوں پر نقض کرتے وقت امام ولی اللہ کی کتابوں سے استدلال کرتے تھے۔ حجۃ اللہ البالغہ پر آپ کی بہترین شرح ہے۔ میں نے آپ سے حجۃ اللہ البالغہ پڑھتے وقت اپنے نسخہ کے حاشیہ پر کچھ لکھا بھی تھا۔

حضرت مولانا سندھی ؒ جب تصوف اور فلسفہ پر گفتگو کرتے تو آپ ان فنون کے مجتہد معلوم ہوتے تھے۔ متعدد اصول فلاسفہ پر، جب آپ چاہتے، مدلل رد فرماتے تھے اور ان کی جگہ نئے اصول وضع فرماتے تھے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

ایک دفعہ میں نے مناطقہ کے کچھ اصول بیان کئے۔آپ نے فرمایا یہ کس نے کہا ہے ؟میں نے کہا شیخ ابن سینا نے۔آپ نے اول ابن سینا کی تاریخ بیان کی اور پھر فرمایا کہ وہ تو ناقل اور چور ہے ،کتب اوائل سے نقل کر کے اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔پھر شفا کی چند عبارات ذکر کر کے بتلایا کہ یہ فلاں کا قول ہے اور ابن سینا اسے اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ازاں بعد علم طب میں ابن سینا کے چند اقوال ذکر کر کے فرمایا کہ یہ جالینوس کے اقوال ہیں اور اس پر کتب اوائل سے حوالے بتلائے ۔

آپ کتب اوائل کے ایسے ایسے نام بتلاتے کہ ہم حیران رہ جاتے تھے۔آپ فرماتے تھے کہ فلسفہ اور منطق علوم عقلیہ ہیں لیکن لوگوں نے انہیں علوم نقلیہ سمجھ کر صرف تقلید کی اور ان علوم کو نقلی علوم بنا دیا ۔

اس لئے آپ اصول فلاسفہ و مناطقہ پر رد کر کے اسکے مقابلہ میں اپنے اصول بیان کرتے اور اپنے استدلال کو انہی کے قواعد مقررہ سے ثابت کرتے تھے۔سامعین میں سے کسی کی مجال نہ تھی کہ آپ کے استدلال کے سامنے نہ جھکے اور کوئی عالم آپ کے مقابلہ میں بات نہیں کر سکتا تھا۔

جب آپ فن تاریخ میں کلام کرتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ تاریخ کے ہر دور اور ہر واقعہ میں خود حاضر تھے۔مؤرخین پر آپ زیادہ تنقید کرتے تھے کہ انہوں نے منشی کا کردار ادا کیا ہے۔صرف لکھنا اور واقعہ نقل کر دینا تو کوئی کام نہیں۔اصل کام واقعہ نقل کر کے اسکے اسباب اور نتائج پر لکھنا ہے مگر انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔البتہ بعض مؤرخین جا بجا ایسا کرتے ہیں گو ناتمام ۔پھر آپ تاریخ قدیم کے چند واقعات ذکر کرتے ،ان کے نتائج پر کلام کرتے اور مؤرخین کی غلطیاں واضح کرتے تھے ۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

جب آپ فن تاریخ کو بیان کرتے تو آپ کے بیان سے سامعین کے عقول دنگ رہ جاتے تھے۔ سامعین آپ کے حافظہ سے قدرت الٰہی کا کرشمہ دیکھتے۔ آپ اپنے حافظہ کے ساتھ ساتھ فرط ذکاوت سے تاریخ کا تذکرہ کرتے ہوئے موتی اور جواہر بکھیرتے تھے۔ آپ کا بے نظیر حافظہ اور ذکاوت ضرب المثل اور احسان الٰہی کے مظہر تھے۔

ایک عجیب واقعہ

ایک روز ہم مولانا حسین علی صاحب نور اللہ مرقدہ کے درس میں بیٹھے تھے کہ موضع عیسیٰ خیل ضلع میانوالی سے ایک سن رسیدہ عالم آیا اور کہنے لگا کہ ہم کئی ساتھی حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن ؒ سے دورہ حدیث پڑھتے تھے اور دورہ حدیث کا سالانہ امتحان شروع تھا۔ ہمارے ساتھیوں میں مولانا عبید اللہ السندھی ؒ بھی تھے۔ وہ ہمیشہ ہر ایک پرچے میں اول آتے تھے۔ بخاری کا پرچہ شروع ہونے والا تھا کہ سب ساتھیوں نے مشورہ کیا دیکھو یہ نو مسلم سکھ طالب علم عبید اللہ السندھی ہمیشہ اول آتا ہے۔ آج اس کے ساتھ کچھ کرنا چاہئے تاکہ یہ فیل ہو جائے۔ سب نے فیصلہ کیا کہ عبید اللہ سندھی ؒ کو چائے میں افیون پلا دیں تاکہ وہ بے ہوش ہو کر پرچہ صحیح حل نہ کر سکے۔

ہم نے چائے بنائی اور میں نے عبید اللہ سندھی کے پیالے میں افیون ڈالی۔ انہوں نے اُسے پی لیا کہ اس دوران میں گھنٹی بج گئی اور ہم سب درسگاہ میں چلے گئے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

امتحان شروع ہوا اور عبید اللہ سندھی میرے قریب بیٹھے تھے۔ میں نے دیکھا کہ ان کی آنکھیں سرخ ہیں اور وہ حواس باختہ ہو چکے ہیں لیکن پھر بھی بخاری کا پرچہ لکھ رہے ہیں۔ جب نتیجہ نکلا تو وہ اس پرچے میں بھی اول رہے تھے۔

فن تاریخ اور طبقات السلاطین والعلماء پر آپ کی بے مثل کتاب التمہید لذکر ائمۃ التجدید ہے۔ یہ کتاب ہم نے نقل کی تھی اور اب طبع بھی ہو چکی ہے۔

فن تصوف : فن تصوف آپ کی طبیعت ثانیہ تھی۔ آپ ہمیشہ تصوف میں نہایت تحقیقی اور پرلطف کلام کیا کرتے تھے۔

جب آپ فن تصوف میں کلام شروع کرتے تو نہایت ادب اور احترام کے ساتھ صوفیائے کرام کا نام لیتے، متقدمین کے اقوال اور ملفوظات ذکر فرماتے، اصول و قواعد انہی کی کتابوں سے نقل کرتے اور ہر ایک کے طریقہ ذکر کو علٰحدہ علٰحدہ بیان فرما کر اس کی وجہ اور فرق واضح کرتے تھے۔

آپ نے فرمایا کہ جن بلاد کے لوگوں کی طبیعت میں درشتی تھی، حضرات صوفیہ نے ان لوگوں کو ذکر جہری اس واسطے تعلیم فرمایا کہ ان کی درشتی نرمی سے بدل جائے جیسے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

جن بلاد کے لوگوں کے دلوں میں نرمی اور فکر و تدبر تھا، انہیں ذکر قلبی تلقین فرمایا تا کہ ان کی سوچ و فکر ذکر کی طرف مائل ہو جیسے حضرات نقشبند ذکر خفی قلبی کرنے لگے اور انہیں لطائف سر خفی اخفی وغیرہ کی تعلیم دی۔

جن بلاد میں لوگ ذوق و شوق سے سرشار تھے، انہیں ذکر اذکار ان کے ذوق کے مناسب بتلائے گئے جیسا کہ اہل ہند۔ حضرات چشتیہ نے انہیں انکے مذوق کی تعلیم دی اور حضرات سہروردیہ نے اپنے اہل وطن کو ان کے مزاج کے مناسب

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

تعلیم دی۔

آخر میں آپ فرماتے کہ یہ سب طرق حضرت شاہ ولی اللہ نے جمع کر دیے ہیں۔ طریقہ ولی اللہ رحمہ اللہ ان کا خلاصہ ہے اور حضرت امام ولی اللہ تمام طرق کے داعی اور امام ہیں۔

آپ صوفیائے کرام کے اقوال اور طرق بیان کر کے ان میں تطبیق فرماتے تھے۔ یوں معلوم ہو تا تھا کہ آپ نے کئی برس اس میں صرف کیے ہیں اور مدت دراز تک انہی فنون کو اپنا معمول بنایا ہے۔ کبھی کبھی آپ فلسفہ اور تصوف کو ممزوج بیان کرتے۔ آپ فرماتے تھے جیسا فقہاء کرام اور صوفیائے عظام میں فرق ہے، ایسا ہی مشائین اور اشراقیین میں بھی فرق ہے۔ وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود میں آپ شاہ ولی اللہ کی تحقیق کو پسند کرتے اور اُسے ترجیح دیا کرتے تھے۔

علوم صوفیہ و تصوف کو بیان کرتے وقت آپ ایک عظیم الشان صوفی اور اس فن کے امام معلوم ہوتے تھے۔

آپ ہمیشہ ذکر و اذکار میں مشغول رہتے تھے۔

فنون فقہ: آپ فقہ کو متقدمین کے طریقہ پر پڑھاتے اور متاخرین فقہاء کے فقہ اور کتب کو ناپسند کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ متقدمین کے فقہ میں جدت، کشش، دلائل اور اطمینان قلبی ہے۔ اس لئے خلفاء عباسیہ کے دوران خلافت میں فقہ حنفی کو قانون مملکت بنایا گیا اور عالم کا قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) امام ابو یوسف کو مقرر کیا گیا جبکہ آپ کی کتاب الاموال (کتاب الخراج) کو اقتصادیات و معاشرات اور احکام کا فرمان شاہی سمجھا گیا۔ آپ فرماتے تھے اگر ہم ابھی ہدایہ کو مختصر کرخی اور اسکی شروح کے طریقہ پر سمجھیں

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

موطا امام مالک کو مسویٰ للامام ولی اللہ الدھلویؒ کے طریقہ پر پڑھیں اور احادیث بخاری کے متون کو انکے ساتھ ملاحظہ کریں تو کوئی تضاد اور تقابل نہیں ہوگا۔ یہ تنیوں کتابیں عالم اسلام کے قانون کیلئے کافی ہیں۔ متاخرین فقہاء نے خواہ مخواہ جنجال بنالیا ہے اور موشگافیاں کر کے اصل مقصد سے ہٹ گئے ہیں۔ اقوام عالم کے پاس کوئی قانون اصلاح معاشرہ ایسا نہیں جو ہمارے فقہ کے مقابلہ میں پیش کر سکیں لیکن افسوس ہے کہ متاخرین نے فقہ کو مشتبہ اور معطل کر کے اس کی نورانیت اور اصلاح کو مضمحل کر دیا۔ ہمیں حجۃ اللہ البالغہ کو درس میں داخل کرنا ہوگا تاکہ اسرار شرعیہ معلوم ہو سکیں۔

آپ قانون حرب کیلئے شرح سیر کبیر للسرخسی کی ترغیب دیتے تھے۔

آپ فقہ میں فتح القدیر لابن ہمام، مبسوط للسرخسی، البدائع والصنائع للکاسانی، نصب الرایہ اور الہدایہ کی ترغیب دیتے تھے۔

آپ فرماتے تھے کہ جب تک خلاف کا سبب معلوم نہ ہو، مسئلہ کبھی بھی سمجھ میں نہیں آسکتا۔ اسلئے کتاب الصلوۃ سے لیکر آخر تک سبب اختلاف فقہاء کو دیکھنا چاہیے۔ مثلاً کتاب المزارعہ میں ہے کہ زمین پٹے پر دینا جائز ہے جیسا کہ صاحبین فرماتے ہیں اور ناجائز ہے جیسا کہ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں۔

سبب خلاف یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ تمول کے خلاف ہیں جیسا کہ حضرت ابوذر غفاریؓ کا قول ہے کہ صرف قوت یوم ولیلۃ رکھنا جائز ہے یا جیسا کہ حضرت علیؓ کا مذہب ہے کہ قوت شھر او سنۃ رکھنا جائز ہے۔ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ زمین بٹائی پر دینے سے تمول پیدا ہوتا ہے اس وجہ سے یہ درست نہیں۔ اور صاحبین فرماتے ہیں کہ تمول، جب کہ اس میں سے عشر و زکوۃ دی جارہی ہو، جائز

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے
Scanned by CamScanner

ہے جیسا کہ حضرت معاویہؓ، حضرت عثمانؓ اور جمہور صحابہؓ کا قول ہے۔ اس لئے زمین بٹائی پر دینا بھی درست ہے۔

ایسے ہی بیوع فاسدہ جب مفضی الی النزاع والخداع ہوں تو پھر ان اسباب میں اختلاف ہے کہ کون کون سے اسباب نزاع و خداع ہیں۔ ان میں ائمہ کا اختلاف ہے اسلئے مسائل بیوع فاسدہ میں بھی خلاف ہوا:

هكذا فى سائر المسائل۔

آپ فرماتے تھے کہ اس مسئلہ میں امام ولی اللہؒ کی حجۃ اللہ البالغہ کے دو ابواب یاد کرنا ہوں گے جن میں آپ نے اسباب اختلاف ذکر کئے ہیں۔ آپ امام ولی اللہؒ کو فقہ میں امام ابو یوسفؒ کا درجہ دیتے تھے۔

اصول فقہ: آپ نے فرمایا جب میں حضرت شیخ الہندؒ کے پاس فنون پڑھ کر آیا تو حضرت شیخ الہندؒ نے فرمایا میں اصول فقہ میں تمہارا امتحان لونگا۔ میں نے اصول فقہ میں ایک رسالہ تصنیف کر کے پیش کیا جسے آپ نے نہایت پسند فرمایا۔ یہ رسالہ طبع ہو چکا ہے۔

اصول فقہ میں آپ اصول بزدوی، تحریر ابن ہمام اور امام غزالی کے منخول اور مستصفی کا ذکر کیا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ اصول فقہ میں ان کتابوں کو پڑھنا چاہئے اور اگر اس فن میں زیادہ مہارت حاصل کرنا ہو تو امام ولی اللہؒ کی کتابیں ملحوظ رکھیں۔

آپ اصول فقہ شوافع واحناف کو جمع کرتے تھے اور موافقات للشاطبی کو بھی ان کے ساتھ ملاتے تھے۔ آپ امام احمد بن حنبلؒ کو محدث کا درجہ دیتے اور ابن جریر طبریؒ کا قول، جو امام احمد بن حنبلؒ کے حق میں ہے، پسند کرتے تھے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

جب آپ اصول فقہ بیان کرتے تو ایک مجتہد وسیع النظر الحاوی علی کتب الائمۃ الاربعہ نظر آتے تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ سب کتابیں آپ نے حفظ کر کے ان کا تکرار کر رکھا ہے۔ آپ اصول پر تنقید اور جرح مدلل فرمایا کرتے تھے۔

اصول فقہ میں آپ امام اور مجتہد تھے۔ آپ جب بھی کلام کرتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ائمہ اربعہ کی کتابیں آپ کے سامنے کھلی ہوئی ہیں۔

فلسفہ و منطق و علوم اوائل: ان علوم میں آپ کسی کے مقلد اور تابع نہیں تھے۔ اکثر جب آپ ابن سینا یا فارابی کا ذکر کرتے تو ان کے اقوال میں تضاد اور جہالت ثابت کرتے اور فرماتے کہ ان لوگوں نے اس فن کو کماحقہ نہیں سمجھا تھا نہ ہی ان فنون کی حقیقت کو سمجھا تھا کہ یہ فنون کس غرض اور مقصد کیلئے وضع ہوئے ہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے بعض صوفیائے کرام نے ان فنون میں توغل کر کے اصطلاحات فلاسفہ کو فن تصوف میں داخل کر دیا ہے اور متکلمین نے مشائین سے متاثر ہو کر علم کلام کو اصطلاحات فلاسفہ کے رنگ میں رنگ دیا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں کی وجہ سے بعض علوم خلط ہو گئے ہیں۔ سلف صالحین اور محدثین عظام کا جو طریقہ عقائد اور بیان صفات الٰہیہ میں تھا، وہ ناپید ہو گیا ہے اور علم تصوف، جو علوم شرعیہ کی روح تھا، مشتبہ اور مشکل ہو گیا ہے۔ اور یہ سب کچھ اُس وقت ہوا جب زمانہ مامون میں مجوس ایران، برامکہ اور فلاسفہ یونان نے خلافت میں دخل پایا تو انہوں نے خلیفہ مامون کو اپنے اصول پر آمادہ کیا اور نہایت چالاکی سے اپنے عقائد کو اسلامی رنگ دے کر خلفائے عباسیہ کو متاثر کیا۔ چنانچہ وہ خلق القرآن جیسے مسائل کے قائل ہو گئے، امت اسلامیہ سے عقائد توحید و سنت نکالے گئے اور ابتلاء عظیم و فتنہ عمیاء آگیا۔ بعد میں لوگوں نے ان اصول فلاسفہ کو

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

علوم اسلامیہ بنا لیا اور ان میں گھس گئے۔ یہ سب اُن مجوس اور یونانیوں کے اثر سے نیز خلفاء کے شوق ورغبت کی وجہ سے ہوا، الناس علی دین ملوکھم۔

اس عظیم فتنہ نے علوم اسلامیہ کو پس پشت ڈال دیا اور خلط ملط کر دیا ہے ۔اس کے ازالہ کے لئے حساس اور جید علماء کی ضرورت ہے جو انہی علوم فلاسفہ اور الہیات ومابعد الطبیعیات کو پوری طرح سمجھیں اور پھر ان کی قباحت کو واضح کر کے طلبہ کے دلوں سے انکی عظمت کو نکالیں۔ اس مقصد کیلئے امام ولی اللہ الدھلوی ؒ کی کتابوں کا سمجھنا ضروری ہے کیونکہ ان کتابوں میں نہایت تحقیق کے ساتھ فلاسفہ کے اصول کی قباحت واضح کر کے ان کے نعم البدل پیش کئے گئے ہیں۔ اس مقصد کیلئے حضرت شاہ اسماعیل شہید ؒ کی کتاب العبقات اور حضرت شاہ رفیع الدین ؒ کی تکمیل الاذہان کا مطالعہ بھی نہایت ضروری ہے۔

آپ اصول فلاسفہ ومناطقہ نہایت بسط سے بیان کرتے تھے اور کتب اوائل کے حوالے دیا کرتے تھے۔ پھر حضرت شاہ ولی اللہؒ اور حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کا فلاسفہ پر تفوق واضح کرتے تھے۔ آپ جب ان علوم فلاسفہ پر بولتے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ ہی انکے بانی اور موجد ہیں اور آپ ہی ان کی بناء کے معمار اور تجدید کرنے والے ہیں۔

فن حدیث: آپ اس فن میں نہایت متبحر عالم تھے اور اس فن میں آپ کا طریقہ تدریس نرالا تھا۔ ہم آپ سے بخاری پڑھتے تھے تو آپ رواۃ کے بارے میں اس قدر تحقیق اور وسعت اطلاع کے ساتھ کلام کرتے تھے کہ گویا آپ نے انہی رواۃ کے ساتھ زندگی بسر کی ہے۔ کسی راوی کے کسی قسم کے حالات آپ سے مخفی نہ تھے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

جب آپ متن حدیث پر کلام کرتے تو مختلف کتابوں سے حوالہ جات پیش کرتے ہوئے بعض ایسی کتابوں سے بھی استدلال کرتے جو ابھی تک مخطوطات اور مسودات کی صورت میں ہیں۔ فن حدیث میں آپ مختلف کتابوں کے حافظ و ناقد معلوم ہوتے تھے۔

اصول حدیث بیان کرتے وقت آپ امام ذہبی اور حافظ ابن حجر سے سبقت کرتے اور فن اصول حدیث کی مختلف اور عجیب و غریب کتابوں کا ذکر فرماتے تھے۔ جیسے آپ کی ذکاوت بے نظیر تھی ایسے ہی حافظہ بھی بے مثل تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ نے علم حدیث میں مدت دراز تک مطالعہ کر کے اس فن کو یاد کیا ہے۔

آپ فن حدیث میں مئوطا الطریق المسوی کے پڑھنے کی زیادہ ترغیب دیتے تھے۔ فرماتے تھے کہ علم حدیث ایک فن نہیں بلکہ یہ کئی فنون ہیں اور ہر فن کو یاد کرنا ضروری ہے۔ آپ حدیث پڑھاتے وقت نہایت افسوس کرتے تھے کہ اس فن کے موجودہ پڑھانے والوں نے اسے بیکار کر دیا ہے اور اس میں جو خوبی و خوشحالی، لطف و کشش اور ذوق و شوق تھا اُسے نکال باہر کیا ہے اور اسکی فقاہت سے بے اعتنائی برتی ہے۔ اس فن کے پڑھانے کے لئے متدین، راسخ العقیدہ اور محققین فقہاء کی ضرورت ہے۔ افسوس ہے کہ ہر کس و ناکس نے مسند حدیث پر بیٹھ کر اس فن کو نیست و نابود کر دیا ہے۔ فن حدیث کو صرف صحاح ستہ تک محدود کر دینے سے ہمارا جو علمی ورثہ مسانید، مصنفات اور اسماء الرجال کی شکل میں تھا، وہ فلاسفہ کے ہاتھوں ضائع ہو گیا ہے اور جو کچھ باقی تھا، اُسے موجودہ علماء نے نسیاً منسیاً کر دیا ہے۔

آپ فرماتے تھے اگر اب بھی اصحاب مدارس اور علماء کمر ہمت باندھ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

کر اس فن کی تجدید کریں تو یہ نشاۃ ثانیہ اور حیاۃ علوم اسلامیہ کی نوید ہوگی۔

فن تفسیر : آپ اس فن کے امام اور مجتہد تھے۔ آپ نے سلف صالحین اور متاخرین کی مختلف تفاسیر کا مطالعہ کر رکھا تھا اسلئے ہر مفسر پر مفصل کلام کیا کرتے تھے۔

چونکہ آپ انقلابی امام تھے اسلئے آپ فرمایا کرتے تھے کہ قرآن کریم ایک انقلابی کتاب ہے جو عقائد و اعمال میں ہی انقلاب نہیں لاتا بلکہ دول و عالم میں بھی ایک نیا انقلاب پیدا کرتا ہے۔ قرآن کریم کے اصول و قواعد سے کسری و قیصر اور ہندو خاقان کی پرانی سلطنتیں منہدم اور منعدم ہو گئیں۔ جب قرآن کریم کے اصول و قواعد حرب پر فوج تیار ہو گئی تو اسکے سامنے کسی سلطنت کی تربیت یافتہ فوج نہیں ٹھہر سکی۔ قرآن کریم نے عقائد و اعمال کی جو دعوت پیش کی، اسکے سامنے ادیان سابقہ کے بوسیدہ عقائد و اعمال مضمحل اور بے نور ہو گئے۔ قرآن کریم نے انسان عالم پر نہایت احسان کر کے اسے بام عروج پر پہنچایا۔ آپ قرآن کریم کی سورتوں کی تشریح کرتے وقت زیادہ تر ترغیب الی الجہاد دیا کرتے تھے اور اصلاح معاشرہ، تنظیم الجماعۃ اور اصلاح ارکان پر مختلف سورتیں مختص فرماتے تھے۔

آپ حضرت شاہ ولی اللہ کی کتابوں کو شرح و تفسیر قرآن کریم بتاتے تھے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

آپ کا طریقہ درس قرآن کریم

پہلے آپ سورۃ کا نام لیکر فرماتے کہ آج اس پر کلام ہو گا، پھر سورۃ کا مقصد بیان کرتے، سورۃ میں تجزی و تقسیم مضامین کرتے اور بعض الفاظ کی تشریح کرتے۔

جب آپ سورۃ کا مطلب شروع کرتے تو درمیان میں مختلف علوم وفنون کا تذکرہ فرماتے، اقوام عالم کی مختلف کتابیں پیش کرتے اور قرآن کے اصول و قوانین کا اُن سے مقابلہ کر کے دیگر تمام ادیان عالم کی کتابوں اور اصول کو لا یعنی ثابت کر دکھاتے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے سامنے دنیا بھر کے علوم اور ادیان عالم کی کتابیں کھلی پڑی ہیں۔

آپ کی املائی تفسیر آپ کے مختلف تلامذہ نے قلمبند کی ہے اور بعض تلامذہ نے املاء میں آپ سے منسوب کرتے ہوئے اپنی طرف سے بھی بعض اشیاء داخل کر دی ہیں جو نہایت ظلم اور ناانصافی ہے۔

کئی سورتوں کی تفسیر آپ کی خود نوشت ہے۔ یہ تفسیری رسائل طبع ہو چکے ہیں۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

جار اللہ روسی

آپ کثیر التصانیف اور مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے تلامذہ میں سے تھے۔ آپ نے مولاناؒ سے تفسیر قرآن کریم پڑھ کر آپ کی تقریر کو قلمبند کیا تھا۔ اور مولاناؒ کی املائی تفسیر میں خود اپنی طرف سے رفع عیسیٰ علیہ السلام سے انکار کا مسئلہ داخل کر دیا۔ میں نے تفسیر کے چھپوانے والے کو لکھا تھا کہ آپ مولاناؒ کا خود نوشت رسالہ عبیدیہ شرح محمودیہ دیکھیں، اس میں مولانا سندھیؒ نے صاف لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے والے ہیں۔

مولانا عبید اللہ سندھیؒ کا قبول اسلام

میں نے ۸ ذوالحجہ کو مسجد خیف میں مولانا صاحبؒ سے پوچھا کہ آپ کیسے مسلمان ہوئے؟ آپ نے فرمایا تم بہت شریر ہو (یہ ان کے پیار کے الفاظ تھے جو کبھی کبھی فرمایا کرتے تھے)، آج تک کسی نے یہ جرأت نہیں کی۔ پھر خود ہی فرمانے لگے کہ میں یتیم بچہ تھا اور میرا والد سکھ تھا جو فوت ہو گیا تھا۔ میرا ماموں ڈیرہ غازی خان میں تھانیدار تھا اور میری والدہ وہاں اپنے بھائی کیساتھ رہتی تھی۔ میں اس وقت تقریبا ۱۵ / ۱۶ سال کا تھا اور آٹھویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ میں کھیل کود کا زیادہ شوقین تھا۔ ایک رات میں نے بازار میں ہجوم دیکھا تو میں بھی ہجوم میں داخل

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ چار آدمیوں کی پنچایت کرسیوں پر بیٹھی ہے اور سامنے ایک طرف کرسی پر ایک مولوی صاحب اور دوسری طرف کرسی پر پنڈت بیٹھے ہیں۔ مولوی صاحب اٹھے اور اعتراض کرنے لگے کہ ہندو دھرم اس واسطے غلط ہے کہ ہاتھ کے بنائے ہوئے بت کو سجدہ کرتے اور اسے حاجت روا سمجھتے ہیں۔ پنڈت اٹھا اور جواب میں کہنے لگا کہ مسلمان بھی اپنے ہاتھوں مردوں پر مٹی ڈال کر پھر انکی پوجا پاٹ کرتے ہیں اور انہیں حاجت روا سمجھ کر ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔ مولوی صاحب دوبارہ اٹھے اور جواب میں کہنے لگے کہ اگر ہمارے مسلمان مُردوں کو پکارتے ہیں تو یہ ہمارے دین میں نہیں بلکہ یہ جاہلوں کا عمل ہے اور ہم انہی سے منع کرتے ہیں جبکہ تمہارے دین کی کتابوں میں ہے کہ بتوں کی پوجا پاٹ کرو۔

پنڈت دوبارہ اٹھا اور کہنے لگا کہ تمہارے دین میں ہے کہ جو دیواریں اور خانہ کعبہ تم نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے، اُس کو سجدہ کرو۔

مولوی صاحب نے جواب میں کہا کہ ہم خانہ کعبہ کی طرف سجدہ کرتے ہیں نہ کہ خانہ کعبہ کو، جبکہ تم اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے بُت کو سجدہ کرتے ہو۔

پنڈت لاجواب ہو گیا اور پنچایت نے، جو ہندوؤں اور مسلمانوں پر مشتمل تھی، مولوی صاحب کے حق میں فیصلہ دے دیا کہ انہوں نے مناظرہ جیت لیا ہے۔

مولانا سندھیؒ فرمانے لگے کہ اُس وقت سے اسلام کی حقانیت اور عظمت میرے دل میں بیٹھ گئی۔ میں نے حضرت مولانا اسماعیل شہیدؒ کی کتاب تقویۃ الایمان مطالعہ کی اور پٹنہ کے مشہور پنڈت، جو مسلمان ہو گئے تھے، کی کتاب تحفۃ الہند کا بھی مطالعہ کیا۔ ان دونوں کتابوں نے اسلام کے لئے میری رغبت اور شوق کو اور بڑھا دیا۔ میں نے ایک طالب علم کے ساتھ گھر سے بھاگنے کا مشورہ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

کیا، چنانچہ پہلے ہم ملتان گئے، وہاں سے سندھ اور پھر شوق علم سے میں حضرت شیخ الہند ؒ کے پاس دیوبند چلا گیا۔

آپ نے فنون کی کتابیں کانپور میں پڑھیں اور پھر دار العلوم دیوبند میں دورہ حدیث پڑھا۔ فراغت کے بعد سندھ میں آکر مدرسہ دار الرشاد قائم کیا۔ مگر حضرت شیخ الہند ؒ نے پھر بلا لیا اور دہلی بھیج دیا، جہاں آپ فضلائے دیوبند اور علی گڑھ کے فارغ شدہ طلبہ کو قرآن کریم پڑھانے لگے۔

آپ کی کوشش تھی کہ انگریزی خواں طلبہ دینی علوم پڑھیں اور دیوبند کے فارغ التحصیل طلبہ انگریزی پڑھیں تاکہ دین اسلام کی خدمت کے ساتھ ساتھ آزادی ملک کی جدوجہد میں حصہ لیں۔

آپ شیخ الہند ؒ کے ارشاد کے مطابق ہجرت کر کے کابل چلے گئے تاکہ وہاں سے آزادی ہند کیلئے کوشش کریں۔ آپ نے فرمایا میں نے کابل میں درس قرآن کریم شروع کیا۔ امیر امان اللہ اُس وقت تیرہ چودہ سال کے تھے۔ وہ مجھ سے قرآن کریم پڑھنے لگے۔

آپ نے امیر کابل کو ترغیب دی تھی کہ انگریز پر حملہ کیا جائے۔ چنانچہ نادر خان نے، جو اس وقت جرنیل تھا، پارہ چنار پر حملہ کیا۔ مگر انگریز صلح پر آمادہ ہو گیا اور افغانستان کی آزادی کو تسلیم کر لیا لیکن ساتھ ہی یہ شرط لگائی کہ مولوی عبید اللہ سندھی ؒ کو انگریزوں کے حوالہ کیا جائے۔ چنانچہ مولانا سندھی ؒ نے کابل سے ہجرت کی اور مختلف ممالک میں پھرتے پھراتے ہوئے آخر حرمین میں جا ٹھہرے۔ آپ نے روس جا کر سٹالن کو دعوت اسلام دی تھی مگر اس نے کہا کہ ابھی ہم نے اپنا منشور بنا لیا ہے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

اوریئنٹل کالج کے طلبہ

آپ نے ایک مجلس میں ذکر فرمایا کہ جب میں مہاجر ہو کر کابل آیا تو اوریئنٹل کالج لاہور کے چھ طلبہ بھی فرار ہو کر کابل میرے پاس پہنچ گئے۔ ان کے والدین اور ورثاء کو انگریزوں نے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا اور انکے اموال کو حق سرکار ضبط کر لیا۔ لیکن بہت قلیل عرصہ جیل میں رکھ کر پھر انہیں آزاد کر دیا اور تمام ضبط شدہ اموال بھی واپس کر دیے۔ ان لوگوں کو جیل میں ڈالنا اور اموال ضبط کرنا صرف دکھاوے کے لئے تھا تاکہ انہیں انگریزوں کا مخالف ظاہر کیا جا سکے۔

یہ چھ طالب علم کابل میں میرے ساتھ رہتے تھے اور مجھ سے قرآن کریم بھی پڑھتے تھے ۔ چند ماہ بعد انہوں نے مجھے بتایا کہ مولانا! ہمیں انگریزوں نے آپ کے پیچھے لگایا ہے تاکہ ہم آپ کی معلومات حاصل کر کے انگریزوں تک پہنچایا کریں۔ میں نے اُن سے کہا کہ تم ابھی خیبر سے نہیں گزرے تھے کہ مجھے تمہاری حقیقت معلوم ہو گئی تھی۔ تم اپنا کام کرتے رہو اور انگریزوں سے رقوم حاصل کرتے رہو۔ مولاناؒ نے انہیں پھر روس کا ایجنٹ بھی بنایا کہ وہاں سے بھی تنخواہیں لیں۔

آپ فرماتے تھے کہ مجھے دس پندرہ انگریزوں میں بٹھا دو، اگر میں ان سے اپنا کام نہ لے سکوں تو پھر میں انسان نہیں ۔

آپ نے آزادی ہند میں جو کام کیا ہے، وہ اظہر من الشمس اور تاریخ ہند میں نمایاں ہے۔ آپ ہر وقت آزادی کے لئے فکر مند رہتے اور آزادی ہند کے لئے کوشش کرنے والوں کی خوب تحسین و آفرین کرتے تھے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے
Scanned by CamScanner

مولانا اشرف علیؒ اور مولانا حسین احمدؒ

ایک دن ایک ہندی مسلمان، جو حج پر آیا ہوا تھا، مجلس میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ جناب! مولانا حسین احمدؒ مولانا اشرف علیؒ کے خلاف ہیں۔ مولاناؒ نے فرمایا کہ دونوں بڑے ہیں، انکے حق میں کچھ کہنا مناسب نہیں۔ وہ آدمی پھر کہنے لگا کہ مولانا حسین احمدؒ یقیناً غلطی پر ہیں۔

مولانا سندھیؒ لیٹے ہوئے تھے۔ یہ سُن کر اٹھے، نیچے سے اپنا جوتا اٹھایا اور کہنے لگے اگر تم ان دونوں کو تولتے ہو تو دونوں کو انکے استاد، جو حضرت شیخ الہندؒ ہیں، کے عمل پر تولو۔ جو اپنے استاد کے طرز عمل پر ہوگا، وہ صحیح اور درست ہے لیکن جو اپنے استاد کے عمل کے خلاف ہوگا، وہ غلط ہے۔ اب ہم ان دونوں کو دیکھیں تو مولانا حسین احمدؒ اپنے استاد حضرت شیخ الہندؒ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نظر آتے ہیں اور مولوی اشرف علیؒ اپنے استاد سے برگشتہ ہیں۔ اگر میں وہاں ہوتا تو اس جوتے سے اشرف علیؒ کو سیدھا کرتا کہ وہ اپنے شیخؒ کے نقش قدم پر نہیں چلتا۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

آپ کا توکل علی اللہ سبحانہ

ایک روز بندہ کو اور دو دیگر ساتھیوں کو، جو مولاناؒ کے خدام تھے اور آپ کے پاس رہا کرتے تھے، رات کا کھانا میسر نہیں آیا اور صبح ناشتہ بھی نہیں ملا۔ درس شروع ہوا تو مولاناؒ کے پاس ملاقاتی آتے جاتے تھے اور مولاناؒ کے سامنے تخت پر عطیات رکھتے جاتے تھے۔ جب کوئی عالم یا غریب آدمی آپ کے پاس آجاتا تو آپ اس سے فرماتے کہ اس میں سے دس روپے اٹھالو۔ میں گنتی کر رہا تھا کہ آپ کے پاس تین سو روپے جمع ہوئے اور سب آنے والوں میں تقسیم ہو گئے۔ میرے ساتھی نہایت مغموم ہوئے کہ رات کو بھی کھانے کے لئے کچھ نہیں تھا اور اب بھی مولاناؒ نے ساری رقم تقسیم کر دی ہے، کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا۔ آپ سمجھ گئے اور فرمانے لگے کہ توکل علی الدراھم ہے اور علی رب الدراھم نہیں، اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ پھر کہنے لگے: خداوند کریم! انکے پیٹ بھر دے۔ چند منٹ بھی نہیں گزرے تھے کہ ایک عرب نے دروازے پر دستک دی اور اجازت مانگ کر اندر آیا۔ اُس نے ایک بڑی ٹرے پلاؤ سے بھری ہوئی مولاناؒ کی خدمت میں پیش کی کہ یہ آپ کی دعوت ہے۔ مولانا صاحبؒ ہنس کر ہمیں فرمانے لگے کہ کھاؤ اور پیٹ بھر لو۔

آپ کی مجلس میں دن بھر ملاقاتیوں کا سلسلہ جاری رہتا اور لوگ عطیات پیش کرتے رہتے لیکن آپ نے کبھی بھی اس میں سے اپنی جیب میں کچھ نہیں ڈالا اور نہ کچھ بچا کر رکھا۔ بلکہ ہمیشہ فقراء اور علماء سے کہتے کہ اس میں سے اتنا لے لو،

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

اتنا لے لو اور اس طرح سب وہیں تقسیم ہو جاتا۔ البتہ اپنے خادم کو تھوڑی سی رقم دے دیتے جس سے صرف دو وقت کا گزارہ ہو تا تھا۔ آپ ابوذر غفاریؓ کے مذہب پر تھے کہ تمول اور جمع کرنا حرام ہے۔ آپ کی خوراک نہایت معمولی اور سادہ تھی، جو کچھ میسر آتا کھا لیتے تھے۔ آپ کے پاس کپڑوں کے صرف دو جوڑے تھے اور ایک چھوٹی سی پرانی چارپائی، ہمیشہ اُس پر بیٹھتے تھے، وہیں مجلس کرتے اور وہیں درس بھی دیتے تھے۔ سارا دن عشاء تک آپ درس و تدریس میں مصروف رہتے اور رات کو ذکر و اذکار میں مشغول ہو جاتے۔ میں نے کبھی بھی آپ کو دنیاوی اُمور میں مصروف نہیں دیکھا، نہ کبھی دنیاوی امور میں کوئی کلام کرتے سنا اور نہ ہی کوئی آپ جیسا دنیا سے بے رغبت دیکھا۔

شیخ ابو السمحہ امام بیت اللہ

ہم چند رفقاء مکہ مکرمہ میں ایک ساتھ رہتے تھے۔ سب نے بالاتفاق طے کیا کہ قرآن کریم کا درس شروع کرنا چاہئے۔ چنانچہ ہم نے بعد نماز عصر بیت اللہ میں درس قرآن کریم شروع کر دیا۔ ایک روز شیخ ابو السمحہ آگئے جو امام بیت اللہ تھے اور ملک عبدالعزیز کے استاد۔ وہ روزانہ شاہی دربار میں بعد از نماز عشاء مسند امام احمد بن حنبلؒ کا درس دیتے تھے۔ وہ بیت اللہ میں چکر لگاتے ہوئے ہمارے پاس آکر رک گئے۔ میں درس قرآن کریم دے رہا تھا۔ شیخ ابو السمحہ نے کان لگا کر مجھ سے بار بار لفظ توحید سنا تو میرے پاس آگئے اور تشریف رکھ کر فرمانے لگے

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

کیا تم ہندی ہو (اس وقت پاکستان نہیں بنا تھا)؟ میں نے کہا نعم۔

فرمایا تم توحید کا نام کیوں لیتے ہو، الھندیون کلھم مشر کون (ہندی تو سب مشرک ہیں)۔

میں نے کہا ان میں موحدین بھی ہیں۔

فرمانے لگے انھم لا یعلمو ن القر آن (ہندی قرآن کریم کو نہیں سمجھتے)۔

میں نے کہا کہ سمجھتے ہیں۔

فرمایا کہ ان میں کوئی قرآن نہیں سمجھتا۔

میں نے کہا کہ اُن میں سے بعض قرآن کریم آپ سے زیادہ سمجھتے ہیں۔

شیخ ابو السمحہ غصہ میں آکر فرمانے لگے مجھ سے زیادہ کون؟

میں نے کہا کہ میں ہوں۔

فوراً فرمایا کہ تم نے تکبر کیا ہے اور اپنی مدح خود کر دی ہے۔

میں نے کہا ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے یجوز مدح الرجل نفسہ اذا جھل مکانہ (جب آدمی کا کہیں تعارف نہ ہو تو اُسے اپنا تعارف خود کرا دینا چاہئے)۔

شیخ نے فرمایا سورۃ الکوثر کا مطلب بیان کرو!

میں نے کہا: آپ ہی فرمادیں۔ انہوں نے ترجمہ کیا۔

میں نے شیخ سے عرض کیا کہ آپ نے ترجمہ کیا ہے، مطلب سورۃ کا کیا ہے؟

فرمایا تم بیان کرو!

میں نے کہا یہ تو چھوٹی سی سورۃ ہے کسی طویل سورۃ کا مجھ سے پوچھتے، آپ حم مومن لے لیں۔ میں نے سورۃ کا دعوی نفی شرک فی الدعا بیان کیا اور پھر سورۃ کا مضمون بتلایا کہ اس میں رد شرک اعتقادی باقسام اربعہ اور رد شرک فعلی

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

ہے دلائل عقیہ کیساتھ۔ پھر حم السجدہ کا مقصد بیان کیا کہ اس میں دفع شبہات اربعۃ للمشرکین ہے، پھر سورۃ الشوری کا بتایا کہ اس میں دفع شبہات ثلاثہ ہے، ایسے ہی سورۃ الزخرف، سورۃ الدخان، سورۃ الجاثیہ اور سورۃ الاحقاف بیان کیں۔

پھر سورۃ الکوثر کا مطلب بیان کیا کہ اس سورۃ میں خداوند کریم انسان سے دو چیزوں کا، جو انسان کے پاس ہیں، مطالبہ کرتے ہیں: عبادت بدنی (ماخذ فصل لربک ہے) اور عبادت مالی (وانحر)۔ اسکے بدلے میں دو چیزیں اللہ تعالیٰ دینگے: ایک الکوثر اور دوسری دشمن کی تباہی و بربادی (ان شانئک ھو الابتر)۔

اسی دوران میں مجمع زیادہ ہو گیا اور پولیس بھی کھڑی تھی۔ ایک ساتھی نے مجھے اشارتاً ڈرایا مگر میں نے پرواہ نہ کی۔ شیخ ابو السمح نے جب مجھ سے کئی سورتوں کے مطالب سنے تو میرے ہاتھ چومنے لگے اور فرمایا: واقعی تم قرآن کریم مجھ سے زیادہ سمجھتے ہو۔ شیخ نے مجھ سے میرا نام اور مقام پوچھا۔ میں نے اپنا نام بتلا کر مقام مولانا سندھیؒ کا بتلایا۔

عشاء کے بعد شیخ ابو السمح مولانا سندھیؒ کے پاس آئے۔ ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا اور کہا کہ یہ ہندی نوجوان قرآن خوب سمجھتا ہے۔ میرا خیال ہے میں اس کی دعوت کروں۔ مولانا سندھیؒ نے فرمایا کہ بیشک کرو۔ شیخ ابو السمح نے پوچھا کہ کب کروں۔ فرمایا جب چاہو۔ شیخ ابو السمح نے فرمایا اس نوجوان سے منظوری لے لیں۔ مولانا نے فرمایا کوئی ضرورت نہیں۔ شیخ ابو السمح نے کہا پھر صبح کو حاضر کردوں؟ مولانا نے فرمایا اچھا۔

صبح حسب عادت میں درس کے لئے مولانا سندھیؒ کے پاس حاضر ہوا، دروازے پر دستک دے کر اجازت مانگی تو مولانا سندھیؒ دروازے پر خود تشریف

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

لائے اور فرمانے لگے کہ رات کو تم نے نجدی کو خوب ڈانٹا ہے۔ میں حیران رہ گیا کہ انہیں کیسے معلوم ہوا۔ پھر مولانا نے شیخ ابوالسمح کا ذکر کیا کہ وہ رات کو آئے تھے اور سارا واقعہ مجھے بتا کر گئے ہیں۔ وہ ابھی تمہاری دعوت لائیں گے۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ شیخ ابوالسمح اپنے خادم کے ساتھ دعوت طعام لئے ہوئے آپہنچے۔ مجھے دیکھتے ہی ہنسنے لگے۔ کھانا کھانے کے بعد شیخ ابوالسمح نے فرمایا یہیں سعودیہ میں رہو، قضا چاہتے ہو یا تدریس، جو تمہاری مرضی ہوگی دونگا۔ میں نے کہا کہ میں تو اپنے وطن واپس جاؤنگا۔ شیخ نے مولانا صاحب ؒ سے کہا کہ اسے یہیں روکیں۔ مولاناؒ بھی کہنے لگے مگر میں نے انکار کردیا۔

دو ماہ کے قیام کے بعد میں نے مدینہ منورہ کا ارادہ کیا اور مولانا سندھیؒ سے اجازت لی۔

قیام مدینہ منورہ

اس وقت مدینہ منورہ کو پیدل جاتے تھے یا اونٹوں پر اور شغدف میں۔ سڑک ہنوز پختہ نہ تھی۔ مولانا سندھیؒ نے ایک خط بنام قاضی القضاۃ ترکی، جو وہاں مہاجر ہو کر آگئے تھے، دیا اور فرمایا کہ روضہ اطہر کے سامنے چھوٹے سے قد اور سیاہ رنگ کا آدمی بیٹھا ہوگا، وہ کسی سے کلام نہیں کرتا۔ میرا یہ خط انہیں دینا وہ تم سے کلام کرینگے۔

دوسرا خط ناظم مکتبہ شیخ الاسلام، جو قلمی کتابوں کا مکتبہ ہے، کے نام دیا کہ یہ خط اسے دینا تو تمہیں مکتبہ میں مطالعہ کی اجازت ہوگی۔ ایک خط مولانا

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

الشیخ عمر بن حمدان الفاسی المغربی کے نام دیا جو مدینہ منورہ میں کئی سال سے قیام پذیر تھے۔

میں مکہ مکرمہ سے پیدل چل کر تیرہ دن میں مدینہ منورہ پہنچا۔

ترکی کے شیخ، چھوٹا قد اور سیاہ رنگ، مسجد نبوی میں روضہ اطہر کے سامنے چپ چاپ تشریف فرما تھے۔ میں نے مولانا کا خط پیش کیا۔ انہوں نے پڑھ کر مولاناؒ کی خیریت دریافت کی۔ میں نے ان سے قرآن کریم کی ایک آیت کے متعلق کچھ دریافت کیا۔ جب وہ تحقیق فرمانے لگے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا تمام علوم کی کتابیں ان کے سامنے کھلی پڑی ہیں۔ میں نے ان کے حال خستہ زار کو دیکھ کر عرض کیا کہ ایسی خستہ حالت کیوں ہے؟ فرمانے لگے کہ تم نے اس عورت بلقیس کا کلام نہیں سنا:

ان الملوك اذا دخلوا قريةً افسدوها و جعلوا اعزۃ اهلها اذلة کہ انقلاب سے معزز ذلیل اور دولت مند غریب ہو جاتے ہیں۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

شیخ عمر بن حمدان

شیخ عمر بن حمدان فاس ملک مراکش کے رہنے والے تھے اور اٹھارہ سال پہلے وہاں سے مہاجر ہو کر آگئے تھے۔ مدینہ منورہ میں قیام پذیر تھے اور مسجد نبوی میں درس حدیث دیتے تھے۔

حضرت شیخ عمر بن حمدان نے وطن سے اپنی ہجرت کا سبب بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں اپنے شہر فاس ملک مراکش میں الفیہ ابن مالک پڑھاتا تھا اور کئی سال تک تدریس کرتا رہا۔ ایک روز میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ مجھے فرما رہے ہیں: متی تتشبث باذیال ابن مالك و تهجر نا؟ کب تک ابن مالک کا دامن پکڑے رہو گے اور ہم سے دور رہو گے؟

میں صبح کو اٹھا، اپنی اولاد و اہلیہ کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ آج میری آپ سے جدائی ہے۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ قیامت میں ہی ملیں گے۔ اسی دن میں اپنے وطن سے روانہ ہو کر مدینہ منورہ میں آگیا اور اب میری ہجرت کو اٹھارہ سال پورے ہو چکے ہیں۔ میں نے اپنی اولاد کو کوئی خط وغیرہ نہیں لکھا اور نہ ان کی حالت ہی مجھے معلوم ہے۔

ہم نے ان سے صحیح بخاری شروع کی تو آپ بین المنبر والروضہ بیٹھ گئے اور یہ شعر فرمایا:

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

اذا کنت فیما بین روض و منبر

بطیبة فاعلم ان این منزلک الارقیٰ

(ترجمہ: جب تو مدینہ طیبہ میں روضہ اقدس اور منبر نبوی کے درمیان میں بیٹھے تو یہ بات ذہن نشین رکھنا کہ تو کہاں اور یہ عالی مقام کہاں! ...... ابوالیمان)

میں نے مدینہ منورہ میں شیخ عمر بن حمدان سے بخاری کے مختلف مقامات پڑھے اور آپ نے مجھے فنون کی کتابوں کی سندات مسلسل الی المصنفین بیان کر کے اجازت دی۔

آپ نے مجھے حدیث مسلسل بالاسودین کی سند سے نوازا، ضیافت کی اور نبی علیہ السلام تک اس ضیافت کو مسلسل پہنچایا۔ حدیث مسلسل بالمصافحہ کی سند عطا کی اور مصافحہ کر کے جناب رسول اللہ ﷺ تک پہنچایا۔ اور حدیث الرحمۃ کی مسلسل سند سے نوازا۔ آپ نے ۵ صفر ۱۳۵۷ھ (اپریل ۱۹۳۸ء) کو مجھے صحاح ستہ اور عام مرویات کی بہترین الفاظ میں اجازت عامہ اور سند دی۔ انہیں الثبت الشیخ فالح سے اجازت حاصل تھی۔

مدینہ منورہ میں چند ماہ رہ کر میں واپس مکہ مکرمہ میں دوبارہ مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے پاس آگیا اور ان سے کچھ ایام مزید استفادہ کیا۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

مکہ مکرمہ میں اپنی زندگی کالائحہ عمل تیار کرنا

ہر انسان جب ہوش سنبھالتا ہے تو اپنے لئے دواہم امور پر سوچتا ہے۔

۱: اپنی زندگی کیلئے اسباب معاش مقرر کرنا، کہ دنیا میں اپنی زندگی کس طرح بسر کرونگا اور اپنے لئے کیا طریقہ روزگار اختیار کرونگا۔ عام لوگوں میں سے بعض تجارت، زمینداری یا نوکری کو پسند کرتے ہیں اور علماء ان کے علاوہ خطابت، تدریس یا امامت کو چن لیتے ہیں۔ چونکہ میرے باپ دادا زمیندار تھے۔ اسلئے میں نے سوچا کہ تدریس اور امامت و خطابت میں تو دین پر کھانا ہوگا اور متاع دین کو بیچ کر زندگی بسر کرنا ہوگی تو اس دین سے کیا فائدہ۔ اس لئے میں نے مکہ مکرمہ میں فیصلہ کیا کہ دنیا کیلئے زمینداری یا تجارت بہتر ہے۔ حضرت مجددؒ کا قول یاد آیا:

علمائے کہ بایں بلا مبتلا اند و بہ محبت ایں دنیہ گرفتار، از علمائے دنیا اند۔ ایشانند علمائے سوء و شرار مردم ولصوص دین۔

(جو علماء دنیا کی مصیبت میں مبتلا اور اس ذلیل کی محبت میں گرفتار ہیں، وہ علمائے دنیا میں سے ہیں۔ یہی علمائے سوء، بدترین انسان اور دین کے چور ہیں۔ مکتوبات امام ربانی ۱/۹۶ مکتوب ۳۳......از ابو الیمان)۔

میں نے قطعی فیصلہ کیا کہ آئندہ تدریس پر تنخواہ نہیں لونگا۔ خداوند کریم نے اپنے فضل و احسان سے ابھی تک بچایا ہے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

۲: ہر مسلمان اپنی نجات آخرت کیلئے کوئی عمل سوچتا ہے۔ ہمارے ملک میں اس کے لئے کئی اعمال تھے۔ تدریس حسبۃ للہ، امامت یا کنج نشینی اور ذکر واذکار۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ سب سے بہتر عمل وہ ہے جو انبیاء علیہم السلام اور جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے اور وہ ہے قرآن کریم کی اشاعت، شرک وبدعت کا رد اور دعوت الی التوحید والسنۃ۔

میں نے اپنے ارادہ سے مولانا عبید اللہ سندھیؒ کو مطلع کیا۔ وہ فرمانے لگے یہ پٹھانوں میں ناممکن ہے۔ انہوں نے حضرت سید احمد شہیدؒ اور مولانا اسماعیل شہیدؒ کو اپنے ملک سے قرآن کریم کی اشاعت اور رد شرک وبدعت کی وجہ سے نکالا تھا۔ تم کون ہوتے ہو! انہوں نے کئی علماء کو قتل وشہید کیا ہے۔ پھر فرمایا کہ تمہارا خیال ناممکنات میں سے ہے۔ مگر میں اپنے ارادے پر مصمم اور قائم رہا۔

میں نے مولانا سندھی رحمہ اللہ سے وطن واپسی کے لئے اجازت کی درخواست کی۔ وہ روکتے رہے مگر بالآخر اجازت دے دی اور ۱۱ صفر ۱۳۵۷ھ: ۱۱ اپریل ۱۹۳۸ء بروز سوموار کو اپنے ہاتھ سے بہترین سند لکھ کر دی جس میں یہ الفاظ ہیں: لقد اعجبنی لقاء شاب فاضل من افاغنة یوسف زئی مارات عینای قط مثله ذهیناً ولا شجاعاً (ترجمہ: مجھے یوسف زئی افغانوں کے اس فاضل نوجوان سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ میری آنکھوں نے کبھی اس جیسا ذہین اور بہادر انسان نہیں دیکھا۔ ابوالیمان) وغیرہ۔

میں نے ان سے رخصت لی۔ رخصت کے وقت آپ آبدیدہ تھے اور میں سخت مغموم۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

مکہ مکرمہ سے واپسی اور شادی

صفر ۱۳۵۷ھ (اپریل ۱۹۳۸ء) میں حج اقدس سے واپسی پر مدرسہ مظہر العلوم میانوالی میں دوبارہ تدریس شروع کی لیکن ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ (جون ۳۹ء) میں استعفیٰ دے دیا۔ وہاں سے ایک عدد آٹا مشین بلیک سٹون اپنے ساتھ لایا اور اُسے موضع پنج پیر میں نصب کر دیا۔ اس پر میرے ۵۲۷ روپے خرچ ہوئے۔

میری منگنی ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۵۵ھ بمطابق ۳ مارچ ۱۹۳۷ء لیلۃ الخمیس کو ہوئی جبکہ ۱۶ شعبان ۱۳۵۸ھ (اکتوبر ۱۹۳۹ء) کو شادی ہو گئی۔

ماہ رمضان سے قبل میں حضرت الشیخ مولانا حسین علی صاحبؒ کے درس قرآن کریم میں شریک ہوا۔ چونکہ میں نے مدرسہ میانوالی سے استعفیٰ آپ کی اجازت سے دیا تھا، اس لئے آپ مجھ سے پوچھنے لگے کہ آئندہ سال کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا حضرت! آپ دعا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ پٹھانوں میں قرآن کریم کی اشاعت کر دیں اور شرک وبدعت، جو ان میں پھیلا ہوا ہے، زائل ہو جائے۔ آپ نے دعا فرمائی اور دورہ تفسیر جب آخری ایام رمضان میں ختم ہوا تو میں گھر آ گیا۔

شوال کے بعد میں نے سوچا کہ میرا کام یہ ہے:

۱: تدریس قرآن کریم اور اسکی اشاعت۔

۲: شرک وبدعت کا رد اور توحید وسنت کی اشاعت۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

۴: حق پرست علماء مثلاً مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ اور انکے رفقاء وغیرہ، جنہیں علماء سوء نے بدنام کیا ہے، کی صفائی۔

میں نے ان تینوں اہم اُمور کو اپنا مقصد بنایا اور ان کے موانع واسباب پر سوچنے لگا۔ انسان جب کوئی کام شروع کرتا ہے تو اس کے موانع پر پہلے سوچتا ہے اور انکے ازالہ کیلئے مناسب اسباب مہیا کرتا ہے۔

ان تینوں مقاصد کے موانع علماء سوء و پیران ضلالت اور پٹھانوں کے غلط عقائد و رسم و رواج تھے، جن پر مدت سے علماء سوء اور پیران ضلالت کا قبضہ چلا آرہا تھا۔ اس وجہ سے غلط اور شرکیہ عقائد و رسم و رواج ان میں سرایت کر چکے اور راسخ ہو گئے تھے۔

اسکے علاوہ حاکم وقت انگریز ان کی پشت پناہی کر رہا تھا۔ علماء سوء اور پیران ضلالت انگریز کے وفادار اور معاون تھے جبکہ انگریز ان کا۔ علماء حق کے سب مخالف تھے۔ میں نے سوچا کہ قرآن کریم کی اشاعت اور شرک وبدعت کے رد میں سب سے پہلا ٹکراؤ اور مقابلہ ان سے ہوگا جبکہ عوام کالانعام تو انکے کتے ہیں۔ یہ انہیں جس کے پیچھے لگانا چاہیں، وہ انہیں کو کاٹیں گے۔ کیونکہ ان میں سمجھ بوجھ کا فقدان ہے۔ انہی موانع کی وجہ سے غور و فکر کرتا رہا اور رب العزت سے تضرع و انکساری کرتا رہا کہ میرے رب! مجھے توفیق وہمت عطا فرما۔

آئندہ چند اوراق میں پٹھانوں کے عقائد و رسم و رواج اور علماء سوء و پیران ضلالت کی کچھ کارستانیاں ذکر کر رہا ہوں:

لیکون تذکرۃ و عبرۃ لاولی الابصار۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

نوٹ:

۱۔ یہاں پر مسودہ بقیۃ الآثار کا حصہ اول ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ایک ضخیم سادہ بیاض ہے اور آخر میں بطور حصہ دوم " احوال رفقائو تلامذہ " ہے۔ اس لئے یہاں سے احوال رفقاء تک "ڈائری" کے مضامین ہیں لیکن ان کے لئے عنوانات ہم نے خود قائم کئے ہیں۔

۲۔ پٹھانوں کے رسوم و رواج پر اگر زندگی ہوئی تو انشاء اللہ ایک مستقل کتاب لکھوں گا۔

(ابو الیمان)

تور ڈھیر اور آغاز دعوت

۲ رجب ۱۳۵۹ھ بمطابق ۸ اگست ۱۹۴۰ء کو موضع تور ڈھیر میں مستری محمدین کی شراکت میں ایک ہندو (سیراج) سے آٹا مشین چودہ سو روپے میں خریدی اور ساٹھ روپے ماہانہ قسط طے ہوئی۔ یکم صفر ۱۳۶۰ھ بمطابق ۲۶ر فروری ۱۹۴۱ء کو مستری محمدین کا حصہ بھی اس سے بعوض ۔۱۴۱ روپے خرید لیا۔

چونکہ مشین کے سامنے ہی مقبرہ میاں گلو تھا اسلئے میں خود بدعات زائرین دیکھتا تھا جو قبر پر سجدہ کر رہے ہوتے اور نذر و نیاز چڑھاتے تھے۔ وہاں کے مجاور قوم کے میانے تھے۔ انہوں نے اسے ذریعہ معاش بنا رکھا تھا۔ میں نے سامنے کی مسجد میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لئے سلسلہ وعظ شروع کیا۔ ابتداء میں امام مسجد

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

مولوی محمد یوسف نے میری مکمل تائید کی اور بعض عوام بھی ہمارے ساتھ ہو گئے۔ رفتہ رفتہ میاں گان اور صاحبزادگان میری مخالفت میں متحد ہو گئے جبکہ توردھیر کے ہی مولانا محمد عمر صاحب، صاحب حق صاحب اور محمد غفران نے میرا ساتھ دیا۔

میاں گان توردھیر نے ذوالحجہ ۱۳۵۹ھ (دسمبر ۱۹۴۰ء) میں نذر کی ایک گائے قربانی کیلئے فروخت کی۔ میں نے اظہار حق کی خاطر مسئلہ بیان کیا کہ نذر لغیر اللہ حرام ہے لھذا اس کی قربانی جائز نہیں۔ بڑی سخت مخالفت ہوئی اور بحث و مباحثہ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مخالفین نے میرے مقابلہ میں سب سے پہلے بکا کے مولوی گلستان وغیرہ کو بلایا۔ ہم نے اندرون مسجد میں بحث کی اور باہر آکر مخالف علماء نے میرے مسائل کی تصدیق میں اعلان کر دیا۔ چنانچہ میاں گان نے ان پر غصہ اور ناراضی کا اظہار کیا۔

دوسرا مناظرہ ۱۹۴۱ء میں موضع توردھیر میں ہی مولوی محمد یوسف کی مسجد میں ہوا۔ تین چار مولوی آئے تھے اور بیٹھے بیٹھے ہمارا مسئلہ تسلیم کر کے گئے۔

ابتداء میں ذکر کردہ مشین کو ذی قعدہ ۱۳۶۲ھ مطابق نومبر ۱۹۴۳ء میں توردھیر سے زیدہ میں لاکر نصب کر دیا گیا۔ اسے ۷ جمادی الاولی ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۰ اپریل ۱۹۴۷ کو بعوض چھ ہزار فروخت کیا اور ۸ جمادی الثانیہ ۱۳۶۶ ھ مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء کو انبار کے سردار علی کی شراکت سے زیدہ میں دکان شروع کی۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

جمعیۃ اشاعۃ التوحید والسنہ

۱۳۷۷ھ (۱۹۵۷ء) میں رفقاء موحدین نے راولپنڈی میں جمعیۃ اشاعۃ التوحید والسنہ (۱) کی بنیاد رکھی تاکہ اپنے اپنے علاقے میں (جماعتی طور پر) رد شرک و بدعت کیا جائے۔ (اس اجلاس میں) ملا غفران تورڈھیر بھی میرے ساتھ تھا۔ واپس آکر میں نے تورڈھیر میں اشاعۃ التوحید والسنہ کی مقامی مجلس بنائی تو کچھ ارکان بن گئے۔ میں نے بعض بدعات مثلاً دعا بعد السنن بھیئۃ الاجتماعی، طعام بعد المیت فی اول لیلۃ اور طریقہ اسقاط مروجہ جس میں قرآن رکھ کر دور کیا جاتا ہے، کا رد کیا تو بعض نام نہاد

(۱) ۱۹۶۶ء میں بعض بدعات کی تائید میں شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غور غشتوی کا فتویٰ شائع ہوا تو حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ الرحمن نے جمعیۃ اشاعۃ التوحید والسنہ کے حضرات سے کہا کہ ہمارے جماعتی اصولوں میں یہ بات مصرح ہے کہ بدعات کی تائید کرنے والے سے بیزاری کا اعلان کیا جائیگا۔ اس لئے آپ حضرات اُن سے اظہار براءت کریں۔ خطیب اسلام حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاریؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی شمس الدینؒ اور حضرت مولانا میاں خدا بخش حضرویؒ کے علاوہ سب نے انکار کردیا۔ اس پر حضرت شیخؒ نے فرمایا کہ میں جمعیۃ کے ساتھ نہیں چل سکتا اور "جماعۃ اشاعۃ التوحید والسنۃ" کے قیام کا اعلان فرمادیا۔ کچھ عرصہ کے بعد "اشاعۃ التوحید والسنۃ" کے تحت اتحاد ہوگیا اور طے پایا کہ سرحد، سندھ اور بلوچستان کی سطح پر "جماعۃ اشاعۃ التوحید والسنۃ" کے نام سے کام کیا جائیگا جبکہ پنجاب میں "جمعیۃ اشاعۃ التوحید والسنۃ" کے نام پر، کیونکہ پنجاب میں مختلف مساجد اور مدارس اس نام سے رجسٹرڈ تھے اور یوں احباب کیلئے پیچیدگیاں اور الجھنیں پیدا ہوسکتی تھیں (ابو الیمان)۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے
Scanned by CamScanner

توحید پرست جو پندرہ سولہ سال سے میرے ساتھ تھے مثلاً ملا کو کا شاہ منصور، ملا غفران تورڈھیر اور سربلند نواں کلی، بگڑ گئے اور کہنے لگے کہ تم ہمیں شرمندہ کرتے ہو اور ہمارا ذریعہ معاش ختم کرتے ہو۔

۱۵ ذوالحجہ ۱۳۸۲ھ (۹ مئی ۱۹۶۳ء) کو چارسدہ کے اجتماع میں انجمن اشاعۃ التوحید والسنہ قائم ہوئی۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

تصانیف

ڈائری میں حضرت شیخؒ کی بعض تصانیف کے متعلق مندرجہ ذیل معلومات ملتی ہیں:

۱۔ العرفان فی اصول القرآن:

محرم ۱۳۷۵ھ / نومبر ۱۹۵۵ء میں اس کی ابتداء کی۔

۲۔ البصائر للمتوسلین باھل المقابر:

جمادی الثانیہ ۱۳۷۸ھ / جنوری ۱۹۵۹ء میں طبع ہوئی۔

۳۔ النشاط عن حیلة الاسقاط:

۱۳۷۹ھ / ۱۹۵۹ء میں شائع ہوئی۔

٤۔ ضیاء النور:

جمادی الاخری ۱۳۸۱ھ / نومبر ۱۹۶۱ء میں ضیاء النور جلد اول شائع ہوا۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے
Scanned by CamScanner

مدرسہ تعلیم القرآن

۲ ربیع الثانی ۱۳۶۶ھ بمطابق ۲۴ فروری ۱۹۴۷ء کو (اپنے گاؤں پنج پیر میں) مدرسہ اسلامیہ کی بنیاد رکھی اور اس کا نام مدرسہ تعلیم القرآن تجویز کیا۔

۱۳۷۲ھ میں ترجمہ قرآن مجید شروع کیا تھا، دس افراد شریک ہوئے اور محرم ۱۳۷۳ھ (۱۹۵۳ء) میں اختتام ہوا۔ اسی سال دوبارہ ترجمہ شروع کیا گیا جس میں چالیس افراد شریک ہوئے۔ اس کا اختتام ۱۰ محرم ۱۳۷۶ھ (اگست ۱۹۵۶ء) کو ہوا۔

پھر تین درس شروع ہو گئے۔

۱۔ بعد نماز صبح: اس میں ۱۸ افراد شریک تھے۔

۲۔ بعد نماز مغرب: یہ دورہ ۱۵ محرم ۱۳۷۶ھ (۲۲ اگست ۱۹۵۶ء) بروز بدھ کو شروع ہوا۔ شرکاء میں سے اکثر سکول کے طلبہ تھے۔

۳۔ بعد نماز عشاء: اس میں تیس افراد شریک تھے جن میں سے ۲۴ کو مدرسہ کی طرف سے قرآن مجید دیا گیا۔

ایک درس بعد نماز عصر بھی چل رہا تھا۔

ان کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل اسباق بھی پڑھاتا تھا:

فصول اکبری، الفیہ، سراجی، مسلم الثبوت، الفوز الکبیر، ہدایہ اولین،، مشکوٰۃ، ترمذی۔

۱۰ شعبان سے ۲۸ رمضان ۱۳۷۴ھ (اپریل۔ مئی ۱۹۵۵ء) تک بیرونی طلبہ کو ترجمہ قرآن کریم پڑھایا۔ شرکاء میں سے ۲۷ افراد کو سند قرآن کریم دی گئی۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

۱۰ شعبان ۱۳۷۵ھ (مارچ ۱۹۵۶ء) کو دورہ تفسیر طلبہ شروع ہوا اور ۲۸ رمضان (مئی ۱۹۵۶ء) کو بحمد اللہ ختم ہوا۔ ۸۰ بیرونی اور ۳۰ مقامی طلبہ شریک ہوئے۔ بعض کو سند بھی دی گئی۔

شوال ۱۳۷۷ھ (اپریل ۱۹۵۸ء) میں دوبارہ دورہ قرآن شریف شروع کیا اور چار ماہ میں ختم کیا۔ اس میں دس طلبہ شریک ہوئے۔

۱۰ شعبان ۱۳۷۸ھ (فروری ۱۹۵۹ء) کو دورہ قرآن مجید شروع ہوا اور ۲۶ رمضان کو بحمد اللہ ختم ہوا۔ اس میں تقریباً ۲۵۰ طلبہ شریک تھے، بعض علماء و مدرسین مدارس بھی تھے۔

اسی سال ۴ شوال کو دوسرا دورہ شروع ہوا اور بارہ دن میں ختم ہوا۔ اس میں چند مدرسین صاحبان تھے۔

شعبان ۱۳۷۹ھ (دسمبر ۱۹۵۹ء) میں شروع کردہ دورہ تفسیر خیریت ختم ہوا۔ اسی سال میں نے مسجد رستم خیل مردان میں درس قرآن کریم شروع کیا جس میں دس افراد شریک ہوئے۔ مبتدعین طلبہ کو مختلف فنون میں اعتراضات سکھا کر بھیجتے تھے تاکہ درس قرآن بند ہو جائے۔ لیکن میرے جوابات سے ان کی بحمد اللہ تشفی ہو جاتی تھی۔

۱۳۸۰ھ مطابق ۱۹۶۰ کے دورہ شعبان و رمضان میں تقریباً ۳۵۰ افراد جبکہ دورہ شوال میں چالیس افراد شریک ہوئے۔

۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹۶۱ء کے دورہ میں بھی ۳۵۰ طلبہ شریک تھے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۲ء کے دورہ میں تقریباً چار سو شرکاء تھے، جن میں علمائے مشہور میں سے مولوی عنایت اللہ چکیسر (۱)، مولوی عبد الغفور باجوڑ، مولوی صوفی محمد میدان و دیگر علمائے میدان، علمائے جرزئی، علمائے الائی، علمائے کوہستان اور مولوی محمد سلیمان تھے۔

مولوی محمد سلیمان (۲) کو خواب میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ وہ مدہ محمد طاہر سے ملیں۔ اپنے ساتھ موجود تین صحابہؓ سے فرمایا تھا کہ تم مولوی محمد طاہر کے ساتھ پھرنا کہ اشاعت سنت کر رہا ہے۔

---

(۱): مولوی عنایت اللہ منطق میں بہت مشہور تھے۔ مولوی عبد الغفور خار باجوڑ کے رہنے والے ہیں اور ان دنوں بقید حیات ہیں۔ مولوی صوفی محمد اشاعۃ التوحید والسنۃ کی ذیلی تنظیم تحریک نفاذ شریعت کے امیر ہیں (ا والیمان)۔

(۲): مولوی محمد سلیمان دویر جاگ گاؤں کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے کافیہ کی شرح بھی لکھی۔ میں جن دنوں پٹن کوہستان میں طالب علم تھا، انہوں نے مجھے خود یہ خواب سنایا تھا (ابو الیمان محمد طیب طاہری)۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

اہل بدعت کی بعض نوازشات

محرم ۱۳۷۸ھ مطابق دسمبر ۱۹۵۸ء میں بندہ نے رد بدعات میں پوری کوشش کی۔ میرے مخالفین ملا کوکا شاہ منصور، ملا غفران تورڈھیر اور سربلند نواں کلی افتراپردازی میں پوری طرح کوشاں رہے کہ یہ منکر دعاو فدیہ وکرامت ہے۔

شوال ۱۳۷۸ھ (اپریل ۱۹۵۹ء) میں مبتدعین کی سازش سے مجھ پر حکومت روس کیلئے مخبری کرنے کا الزام لگایا گیا اور تھانہ و تحصیل میں بلایا گیا۔ گدی نشین بام خیل نے میرے ساتھ مناظرہ کیلئے مختلف علاقوں میں خطوط ارسال کئے مگر کوئی تیار نہیں ہوا۔ ملا کوکا شاہ منصور دیگر مبتدعین کے ساتھ مل کر بام خیل گیا کہ کسی طرح مجھے حکومت سے سزا دلا سکیں۔ ۸ ذی قعدہ کو ایک فوجی وفد بنج پیر آیا۔ وہ میرے بیان سے مطمئن ہوئے اور کہنے لگے کہ لوگوں نے تمھیں ہمارے سامنے بری شکل میں پیش کیا تھا۔

اسی سال صوابی میں ڈی ایس پی صوابی کے دفتر میں علمائے مبتدعین گدی نشین بام خیل عبدالشکور، امام تحصیل صوابی اور قاضی عصمت اللہ مانیری وغیرہ کے ساتھ بحث ہوئی مگر انھوں نے مناظرہ و مباحثہ سے انکار کر دیا اور شرمندہ ہو کر باہر آئے۔

رجب ۱۳۸۲ھ (دسمبر ۱۹۶۲ء) میں علاقہ میدان دیر کے چند رفقاء نے اپنے ہاں بلایا۔ وہاں دو راتوں کو لاؤڈ سپیکر پر تقریر ہوئی۔ علاقہ کے علماء نے حاکم

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

لال قلعہ کے ہاں شکایت کردی، جس پر تیسرے دن رخصت کے وقت بندہ کو اندرون لال قلعہ گرفتاری کیلئے بلایا۔ میری حاکم علاقہ سے گفتگو ہوئی تو اس نے علمائے علاقہ میں سے تقریباً تیس افراد کو مناظرہ کیلئے بلایا۔ ان سب نے مناظرہ میں اپنی شکست تسلیم کی تو حاکم علاقہ نے بندہ کا نہایت احترام کیا اور اپنے ارادہ فاسدہ سے باز آیا۔ بندہ دو راتیں قلعہ میں بسر کرنے کے بعد صبح کو رخصت ہوا۔ راستہ میں حاکم قلعہ لال عزت واحترام سے پیش آیا۔

۲۰ رمضان ۱۳۸۲ھ (فروری ۱۹۶۳ء) کو چار سو طلبہ کے ساتھ، جن میں شہری افراد بھی تھے، گدون کے علاقہ کاک بنی میں مناظرہ کے لئے گئے۔ وہاں کے علماء نے مناظرہ سے انکار کر دیا۔ بوقت ۳ بجے ہم واپس ہوئے۔ دس بارہ طلبہ پیچھے رہ گئے تھے۔ انہیں مبتدعین نے پتھروں سے زخمی کیا اور ایک طالب علم کا سر کلہاڑی سے شدید زخمی کر دیا۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

اہل سیاست کی عنایات

۱۳۶۱ھ بمطابق ۱۹۴۲ء میں خان عبد الغفار نے تورڈھیر میں کیمپ لگایا۔ اس کا بھائی ڈاکٹر خان وزارت میں تھا جب اس کی ایک سوتیلی بیٹی مریم نے ایک سکھ سے شادی کر لی تھی جس پر ملک میں غیظ و غضب کا اظہار کیا جارہا تھا۔ میں نے بھی تورڈھیر میں اسکے خلاف کچھ کہا۔ اس پر وہاں کے کانگریسی بھائی مجھ سے ناراض ہو گئے اور مجھ سے لڑنے جھگڑنے لگے بلکہ گالی گلوچ اور مار پیٹ تک نوبت پہنچی۔ کانگریسی وزارت تھی، انہوں نے ہمارے خلاف حکومت وقت کے ہاں استغاثہ دائر کر دیا۔ میں اپنے چند ساتھیوں جرنیل وہاب الدین اور محمد وغیرہ کے ساتھ زیر دفعہ ۱۰۷ نقض امن گرفتا ہو گیا۔ ہم صوابی جاکر بغیر ضمانت کے رہا ہوئے۔ اہل محلہ نے مجھے مسجد سے روکنا چاہا لیکن جرنیل وہاب الدین میری حمایت میں کھڑے ہو گئے جبکہ مولوی غفران صاحب میری مخالفت پر آمادہ تھے۔

ذی قعدہ ۱۳۶۸ھ (ستمبر ۱۹۴۹ء) میں گاؤں اور علاقہ کی مسلم لیگ کے ساتھ عداوت کا بہانہ بنا کر، جبکہ اصل سبب مسئلہ توحید کا بیان تھا، میرا چالان بہ زمرہ مخالفین پاکستان ہوا۔ مجھے قید وبند میں طرح طرح کی تکلیفیں دی گئیں، میرا منہ کالا کر کے گدھے پر سوار کیا گیا اور تحصیل صوابی میں پھرایا گیا۔ پھر مردان بھیج کر دو دن بعد رہا کر دیا گیا

فالاجر علی اللہ رب العالمین۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے

Scanned by CamScanner

احوال رفقاء وتلامذہ

قال اللہ تعالیٰ: فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیاO (سورۃ مریم :۵۹)

(ترجمہ: پھر اُن کے بعد ناخلف آگئے، جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور خواہشات کے پیچھے پڑ گئے۔ سو وہ گمراہی کو دیکھ لیں گے۔ ابوالیمان)

ہر کس از دست غیر نالہ کند　　سعدی از دست خویشتن فریاد

ولا حکیم الا عن تجربۃ.

رواہ البخاری فی کتاب الادب عن معاویۃؓ

یہ امر نہایت لائق افسوس ہے کہ جماعت ہمیشہ اپنے ارکان کی وجہ سے تباہ ہوتی ہے۔ کیونکہ جماعت میں کچھ ایسے ارکان داخل ہو جاتے ہیں جو عقیدتاً اور عملاً اصول جماعت پر نہیں چلتے۔ حقیقتاً یہ لوگ غدار اور شریعت کی اصطلاح میں منافق ہوتے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کی وحدت بھی ان منافقین سے متشتت اور متفرق ہوئی ہے۔ جماعت اور جماعت کے مخلصین کو ان منافقین سے جو گزند اور تکلیفیں پہنچتی ہیں، وہ اعداء اور مخالفین سے نہیں پہنچ سکتیں۔ متنبی نے کہا ہے:

وظلم ذوی القربیٰ اشد عضاضۃ　　علی المرء من وقع الحسام المھند

(تیز دھار تلواروں کے زخم سے اپنوں کی زیادتی
کہیں زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے..........ابوالیمان)

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں منافقین کے ہاتھوں جو تکلیفیں اور اذیتیں پہنچیں، وہ مکہ مکرمہ میں مشرکین کی طرف سے نہیں آئیں۔ مثلاً مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ پر تہمت لگائی گئی اور اطراف وجوانب سے مشرکین کو بھڑکایا گیا وغیرہ جو مکہ میں نہیں کیا گیا تھا۔

ایسے ہی ہر جماعت کی تباہی وبربادی اندر کی جانب سے ہوتی ہے جو منافق ارکان کے فساد اور انحراف اصول کا اثر ہوتا ہے۔ حضرت سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید رحمہما اللہ کی جماعت میں اپنے اُن ارکان کی وجہ سے فتور اور نقصان ہوا تھا جنہوں نے ظاہرا بیعت کی تھی اور مرید خاص ہوئے تھے جیسے خادی خان خان ہنڈ (۱) اور یار محمد خان وسلطان محمد خان خوانین پشاور۔

(۱) خادی خان ہنڈ کا خان تھا اور اقوام ابا خیل و عمر خیل اسکے ماتحت تھیں۔ جب نومبر ۱۸۲۶ء بمطابق ۱۲۴۲ھ میں حضرت سید احمد شہیدؒ اور مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ اس ملک میں جہاد کی غرض سے تشریف لائے تو خادی خان نے سید صاحبؒ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر خفیہ طور پر سکھوں سے ملکر مجاہدین کے خلاف سازشیں کرنے لگا۔ اس نے کئی دفعہ مجاہدین کو نقصان پہنچایا اور تکلیفیں دیں مگر سید صاحبؒ ہر بار اسے معاف کرتے رہے۔ جب اسکی شرارت حد سے بڑھ گئی تو سید صاحبؒ نے ۱۲۴۵ھ (۱۸۲۹ء) میں مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ کی قیادت میں ایک جماعت اُسکی سرکوبی کے لئے بھیجی۔ اُنہوں نے رات قلعہ ہنڈ کے باہر گزاری اور ۷ صفر (۸ اگست) کی صبح کو قلعہ کا دروازہ کھلتے ہی اندر داخل ہو گئے۔ خادی خان نے لوگوں کو لڑائی کیلئے بہت ابھارا مگر بے سود۔ وہ مجاہدین کے ہاتھوں قتل ہوا اور قلعہ پر مجاہدین کا قبضہ ہو گیا۔ خادی خان کے مارے جانے کے بعد اُس کا حقیقی بھائی امیر خان، جو سید صاحبؒ سے مخلص تھا، بھی مخالف ہو گیا۔ اُس نے مقرب خان کو، جو سید صاحبؒ کے حامیوں میں سے تھا، اپنے ساتھ ملا لیا اور مجاہدین کے ساتھ تعاون سے ہاتھ کھینچ کر گھر بیٹھ رہا۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

ان خوانین نے خود خطوط لکھے تھے اور اطاعت کی درخواست کی تھی (۲)۔ پھر جنگ شیدو میں یار محمد خان کی وجہ سے کامیابی نہ ہو سکی۔ پہلے تو یار محمد خان سردار پشاور نے سکھوں سے سازباز کی، پھر کھانے میں سید صاحبؒ کو زہر دیا اور عین لڑائی میں لشکر سے بھاگ نکلا (۳)۔

---

(۲) دیکھیں سید احمد شہیدؒ از غلام رسول مہر ص ۳۰۱۔

(۳) سید صاحبؒ نے ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۲۴۲ھ مطابق ۱۸۲۶ء میں اکوڑہ کے مقام پر جنگ لڑی تھی، جس میں مجاہدین کے صرف ۹۰۰ آدمی تھے ۵۰۰ ہندوستانی، ۲۰۰ قندھاری اور باقی سرحد کے لوگ، جبکہ سکھوں کے دس ہزار آدمی بدھ سنگھ کی قیادت میں لڑ رہے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو فتح سے نوازا۔ اس فتح کی وجہ سے خوانین علاقہ اور لوگوں پر اچھا اثر پڑا۔ چنانچہ خوانین اور عام لوگوں نے سید صاحبؒ کے ہاتھ پر بیعت امامت کر لی۔ اس میں خادی خان خان ہنڈ، اشرف خان زیدہ اور فتح خان خان پنجتار بھی تھے۔ مانیری کے واقعہ کی وجہ سے، جس میں سید صاحبؒ نے مظلوموں کی دادرسی کی تھی، خادی خان مخالف ہو گیا۔ جب وہ مجاہدین کے ہاتھوں قتل ہوا تو اس کا بھائی امیر خان دس ہزار کی رقم لیکر یار محمد خان سردار پشاور کے پاس گیا۔ وہ پہلے ہی سید صاحبؒ کا مخالف تھا اور دریائے لنڈا (دریائے کابل) کے پار اتمانزئی کے میدان میں چار ہزار درانیوں کو لایا تھا، گو سید صاحبؒ کے حسن تدبیر سے جنگ نہ ہوئی۔ اور خود امیر خان نے بارہ مجاہدین کو قلعہ کے قریب شہید کر دیا تھا۔ جب امیر خان نے اُسے رقم دی تو اس نے امیر محمد خان کی مخالفت سے حوصلہ پا کر کافی لشکر تیار کیا اور سید صاحبؒ پر حملہ کے ارادہ سے ہنڈ چلا گیا۔ اسکے بھائی سلطان محمد خان نے اُسے روکا تھا مگر وہ باز نہ آیا اور مصریانہ (جسے اب ہریان کہا جاتا ہے) آکر ڈیرے ڈال دیے۔ سید صاحبؒ نے اُسے نصیحت آمیز خط لکھا مگر وہ جنگ پر تلا ہوا تھا۔ آخر جنگ کر کے نامراد واپس لوٹا اور راستے میں ہی مر گیا۔ اس کا بھائی سلطان محمد اگرچہ سید صاحبؒ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا تھا مگر والدہ نے اُسے ورغلایا کہ اپنے بھائی کا انتقام لو۔ یوں وہ بھی سید صاحبؒ کے ساتھ جنگ وجدال پر آمادہ ہوا۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

الغرض مخالفین جماعت کے تفرق و تخریب اور فساد کی اتنی کوشش نہیں کر سکتے جتنا خود ارکان جماعت۔ اور اس کے کئی اسباب ہیں:

اول: جماعت میں ایسے ارکان داخل ہو جاتے ہیں جن میں دیانت اور اخلاص نہیں ہوتا۔ وہ بے دینی کی وجہ سے جماعت کو بدنام کر کے خود بھی اور دیگر کئی ارکان کو بھی جماعت سے متنفر کر کے جماعت کو نیست ونابود کر دیتے ہیں۔

دوم: جماعت کے بعض ارکان جماعت کے کام کو پس پشت ڈال دیتے اور اُسے لایعنی و غیر اہم سمجھتے ہیں۔ اُنہیں دیکھ کر دیگر لوگ جو ارکان جماعت نہیں، جماعت کا کام کیا کریں گے! چنانچہ ایسے ارکان کی وجہ سے جماعت کے کام میں پہلے سستی آتی اور پھر تھوڑی مدت کے بعد وہ ختم ہو جاتا ہے۔

سوم: جماعت میں ایسے ارکان پیدا ہو جاتے ہیں جو جماعت کے اصول پر نہیں چلتے بلکہ اصول جماعت کو حقیر سمجھ کر انہیں پامال کرتے ہیں۔

چہارم: بعض ارکان میں تقویٰ، خوف رب العزت اور اخلاص مفقود ہوتا ہے۔ چنانچہ ان کے وعظ و نصیحت اور تقریر و دعوت کا، جس پر کہ وہ خود عامل نہیں، دوسروں پر کیا اثر ہوگا! سب سے پہلے تزکیہ نفس ہے، اور منکرات وفحشاء سے دوری اور اجتناب ہے۔ وہ اس آیت کا مصداق ہیں: اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب (البقرہ: ۴۴)۔

پنجم: بعض ارکان ہوائے نفس اور حب دنیا میں پھنس جاتے ہیں۔ اُن کا مقصد صرف اقتدار، بڑائی اور دولت جمع کرنا بن جاتا ہے۔ یہ لوگ جماعت کے صرف مخالف اور مقابل ہی نہیں بلکہ جماعت کو بدنام کرنے والے بھی ہیں۔ اگر ایسا آدمی جماعت کی دعوت بھی دیتا ہے تو صرف اس لئے کہ ارکان میں میری شہرت

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے
Scanned by CamScanner

ہو جائے اور لوگ میرے اقتدار اور میری اقتداء کو مان کر میرے ساتھ تعاون کریں اور میرے لئے حصول چندہ کے دروازے کھل جائیں۔ انکے مدرسے بھی ذریعہ چندہ ہوتے ہیں۔

اگر جماعت کے ارکان ان امراض سے پاک ہوں اور اُن میں باہم اُخوت و محبت ہو تو جماعت ہمیشہ ترقی کے راستے پر گامزن رہے گی اور اُسے روزبروز عروج حاصل ہوگا۔

میں نے اشاعت توحید و سنت، قرآن کریم کی تعلیم و تعلم اور ملک کی اصلاح عقائد و معاشرت کے کام کو ایسے وقت میں شروع کیا تھا جب کوئی میرا انیس اور ساتھی نہیں تھا اور تمام ملک میں ہر طرف شرک و بدعات اور رسم و رواج کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ رب العزت جل جلالہ نے اپنے فضل واحسان سے توحید و سنت کی کرنیں اطراف و جوانب میں چمکا دیں، صدہا کی تعداد میں قرآن کریم کی درسگاہیں نمایاں ہونے لگیں، مبتدعین کا شور و غل دب کر لا تسمع لھم رکزا کا منظر سامنے آگیا اور اجرائے سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ سے ملک منور ہونے لگا تو ہمارے رفقاء اور ارکان جماعت، مجھے افسوس ہے کہ، ست، مداہن اور ڈھیلے پڑ گئے۔

بعض بے دین خوف خداوند کریم سے بے نیاز ہو کر ائمہ کرام اور اسلاف پر طعن کرنے لگے، جو اکثر افغانستان سے مہاجر ہو کر آنے والوں میں سے تھے اور چند پیسوں کی خاطر جماعت مودودی سے متاثر ہو گئے یا غیر مقلدین کر اسلاف اور امام ابو حنیفہؒ کو سب و شتم کرنے لگے۔ خذلھم اللہ، وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۝

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

بعض نے دنیاوی کام کو اہم سمجھا اور جماعت کے مقصد اشاعت توحید و سنت اور تعلیم و تعلم قرآن کریم کو معمولی خیال کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔

وماخلقت الجن و الانس الا لیعبدون ٥ (الذاریٰت: ۵۶) ربنا انك اتیت فرعون و ملاءہ زینة واموالاً فی الحیوۃ الدنیا ربنا لیضلوا عن سبیلك ٥ (یونس: ۸۸) فلما نسوا ما ذکروا به فتحنا علیهم ابواب کل شیٔ حتیٰ اذا فرحوا بمآ اوتوآ اخذناهم بغتةفاذا هم مبلسون ٥ فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمدلله رب العلمین ٥ (الانعام (۴۴، ۴۵)۔

بعض منافقت کے رنگ میں رنگ کر ظاہرا رکنیت جماعت کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ جماعت کے اصول سے ہمیشہ منحرف اور عہد شکن ثابت ہوئے ہیں۔ اگر وہ شوریٰ میں جماعت کے مقاصد کی اشاعت کا عہد کریں، مخالفین مبتدعین سے براءت اور ارکان جماعت سے محبت و مودت کا حلف اٹھائیں، تو باہر جاکر نقض عہد، مخالفین جماعت سے نشست و برخاست اور ارکان جماعت سے تنفر و عداوت کرتے ہیں۔ انہوں نے صریحاً آیات سے انکار کیا۔ قال تعالیٰ: اذا جاءك الذین یومنون بأیاتنا فقل سلامٌ علیکم ٥ (الانعام: ۵۴)۔ وقال تعالیٰ: واصبرنفسك مع الذین یدعون ربهم بالغداوۃ والعشی یریدون وجهه ولاتعدعینك عنهم تریدزینةالحیوۃ الدنیا ٥ (الکھف: ۲۸)

وقال تعالیٰ: ولاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ٥ (ھود: ۱۱۳)۔

وقال تعالیٰ: ان المنافقین فی الدرك الاسفل من النار ٥ (النساء: ۴۵)۔

بعض ایسے مخلص رفقاء ہیں جو مدرسہ کو خالصاً لوجہ اللہ تعالیٰ چلاتے ہیں اور ساتھ ساتھ جماعت کا کام، ملک میں اشاعت توحید و سنت اور ازالہ شرک و

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے
Scanned by CamScanner

بدعت، بھی نہایت زور و شور سے کرتے ہیں اعا نھم اللہ سبحا نہ (۱)۔

یہاں حضرت شیخ ؒ نے بعض تلامذہ کے نام لکھے تھے اور پھر ایک طویل سادہ بیاض چھوڑی تھی جس میں کچھ مزید نام بھی لکھنا چاہتے تھے لیکن افسوس کہ ایسا نہ ہو سکا اور دست قضا اس ارادے میں حائل ہو گیا۔ ہم نے یہاں لکھے گئے نام بھی ترک کر دیے ہیں تاکہ جن مخلصین کے نام یہاں مذکور نہیں ان کی دل شکنی نہ ہو۔ جو نام یہاں حضرت شیخؒ نے لکھے تھے ان میں سے جو اخلاص و قربانی سے دین کی خدمت کر رہے ہیں، ان کا اجر اللہ کریم کے ذمہ ہے لیکن کچھ ایسے بھی ہیں جو کیس اور عہد وفا باندھ چکے وما وجدنا لاکثر ھم من وان وجدنا اکثر ھم لفسقین O (الاعراف : ۱۰۲) (ابو الیمان محمد طیب طاہری)

مدرسہ چلانا، جس میں علوم دین پڑھا جائیں اور طالب علموں کی تربیت واصلاح کی جائے، نہایت مستحسن اور تقرب الی اللہ تعالیٰ کا بہترین ذریعہ ہے اگر اشاعت توحید و سنت سے متصادم نہ ہو اور عوام کی اصلاح بھی ساتھ ساتھ ہو۔ مگر افسوس ہے کہ میرے بعض رفقاء نے مدرسہ کو صرف چندہ اکٹھا کرنے کیلئے دکان بنا لیا۔ اگر مبتدعین ایسا کرتے ہیں تو ان سے کیا شکوہ، وہ تو بدعات بھی حصول دنیا کیلئے کرتے ہیں اور دعویٰ دیوبندیت کا کرتے ہیں مگر اکابر دیوبند رحمہم اللہ نے جن چیزوں کو بدعت فرمایا ہے جیسے دائرہ اسقاط، عرس، مولود، اور تخصیص ایام وغیرہ، یہ "دیوبندی" انہی کو اپنا کر ان کی نشر و اشاعت میں مصروف ہیں۔ بعض جگہوں پر ہماری قرآن کریم کی درس گاہیں تھیں جن میں زیادہ تر عوام شریک ہوتے اور مستفید ہوتے تھے۔ انہوں نے وہاں مدرسے قائم کر کے قرآن کریم کے درس و تدریس کو معطل کیا، جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے ارکان کو بد دل کر کے منتشر کر دیا اور صرف

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

حصول چندہ کے لئے فنون کی چند کتابیں پڑھانے لگے اور حصول رقم کے لئے مدرسہ کو رجسٹرڈ کر کے دارالعلوم کے بورڈ لگادئے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ مدارس، جو ذریعہ نشرو اشاعت علوم دینیہ ہیں، درست نہیں۔ بلکہ انکا وجود ضروری ہے اور علمائے کرام پر لازم ہے کہ ان کیلئے کوشش کریں تاکہ علوم کی آبیاری ہو۔ مگر صرف مدرسہ کے کام میں منہمک ہو کر مدرسہ کو ذریعہ معاش بنالینا اور مدرسہ کا ذریعہ تمول بن جانا کہاں جائز اور درست ہے اور پھر ان اداروں کیلئے توحید و سنت کے کام کو بھی چھوڑ دینے کی کیا گنجائش ہے! آج کل کے اکثر مہتمین مدارس اور مدرسین توحید و سنت کی اشاعت تو کیا کرتے، وہ تو بدعات کے سویدین اور مبتدعین کے معاونین بنے ہوئے ہیں۔ اگر دوسرے مہتمین و مدرسین یہ کام کرتے تو ہمارے رفقاء کو چاہئے تھا کہ وہ جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ میں سرگرم ہو کر توحید و سنت کی اشاعت کرتے اور فریضہ وانذر عشیر تك الاقربین پر عمل کرتے ہوئے اپنی بستی کے عوام کو قرآن کریم سکھلاتے مگر وہ بھی صرف و نحو اور منطق و فلسفہ میں منہمک ہو کر ہزار ہا روپیہ ان پر خرچ کرتے ہیں لیکن قرآن کریم کی اشاعت پر کچھ نہیں۔

حضرت سید احمد شہیدؒ کی جماعت نے درس و تدریس قرآن کریم کا سلسلہ شروع کیا تھا لیکن اس زمانہ کے مبتدعین نے حضرت شاہ صاحبؒ پر الزامات لگا کر اور انھیں بدنام کر کے اسے بند کرادیا تھا اور ان حضرات پر فتویٰ یہ لگایا گیا تھا کہ ایں مولویان قرآن کریم را بزبان ہندی بہ مردمان می آموختند (۱)۔

---

(۱) یہ مولوی لوگوں کو اردو زبان میں قرآن کریم سکھاتے ہیں۔ ہدیہ احمدیہ: ۸

(ابوالیمان)

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

حضرت حاجی صاحب ترنگزئی رحمہ اللہ نے جب قرآن کریم کی درسگاہیں جاری کیں تو انگریز نے انہیں بند کر کے حضرت حاجی صاحبؒ کو ہجرت کرنے اور ملک چھوڑنے پر مجبور کردیا۔

ہمارے ساتھیوں نے قرآن کریم کی نشر واشاعت کو زور و شوق سے شروع کیا تھا لیکن مدرسوں کو اہمیت دے کر اصل مقصد میں فتور اور سستی پیدا کردی۔ کیا ان کا فنون پر کثیر رقم خرچ کرنا لیکن قرآن کی درس و تدریس پر کچھ خرچ نہ کرنا ہمارے قول کی تائید نہیں کرتا؟ مہتمین حضرات اشاعت فنون کے لئے جتنی جدو جہد کرتے اور چندے اکھٹے کرتے ہیں، کیا کبھی جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ کے لئے بھی اس قدر تکلیف گوارا کرتے ہیں!

بعض رفقاء متکاسل ہو گئے، بعض دنیا میں پھنس گئے، بعض ہوس اقتدار میں آکر سیاسی جماعتوں میں داخل ہو گئے، بعض میں خوف خدا مفقود ہوا جب کہ بعض نے صرف فنون کی اشاعت کو اپنا مقصد بنالیا اور جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ کا کام اللہ کے حوالے، فالی اللہ المشتکی۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

وصیت
حضرت شیخ القرآن
رحمہ اللہ الرحمٰن

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

خصوصی وصیت

حضرت شیخ القرآنؒ نے مرض وفات کے آخری ایام میں مولانا غلام حبیب صاحب (ویسہ) اور سرکے مولانا صاحب کو بلایا۔ مدرسہ اور رہائشی گھر کے درمیان واقع باغ میں دو چارپائیاں رکھنے کا حکم صادر فرمایا۔ ایک چارپائی پر حضرت خود بیٹھ گئے اور دوسری پر دونوں علماء کرام، بڑے صاحبزادے حاجی محمد صابر اور احقر (محمد طیب) کو بیٹھنے کا حکم دیا۔ پھر دونوں علماء کرام اور بڑے صاحبزادے کو مخاطب کر کے فرمانے لگے:

میں نے اس مدرسہ کی بنیاد قرآن و حدیث کی خدمت کے لئے رکھی تھی۔ اب میں اس مدرسہ کو طیب کے حوالے کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ اس کو احسن طریقے سے چلائے گا۔ البتہ بوجہ زیادہ ہے اور یہ کم عمر ہے لہٰذا آپ دونوں اس کے ساتھ مکمل تعاون کریں گے۔ آپ دونوں کو اس وجہ سے خصوصاً بلایا

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

ہے کہ آپ اس کے استاد ہیں اور دوسری بات یہ کہ باچا صاحب اس کے مکمل معاون ہوں گے۔ یہ ان کو یہاں سے جانے نہیں دیں گے۔اگر مدرسہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے طیب کے پاس کچھ نہ ہو تو وہ میرے کتب خانے کی کتابوں کو ایک ایک کر کے فروخت کر دے لیکن یہاں سے دورہ تفسیرا ور دورہ حدیث ختم نہ ہو۔

پھرتھوڑی دیر تک سر نیچے کئے رہے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپکتے رہے۔ بعدازاں سر اٹھایا اور بڑی حسرت سے فرمانے لگے اس مرکز کوبرباد کرنے میں دوسروں کا نہیں اپنوں کا ہاتھ ہوگا۔لیکن جنہوں نے اس مرکز کی بربادی کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ ان کے اپنے گھروں کو برباد کرے اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنی اولاد کے ہاتھوں ذلیل و رسوا کرے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

عمومی وصیت

(۲۷ فروری ۱۹۸۶ء)

الحمدالله الحمدالله نحمده ونستعينه ونستغفره من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلاهادى له.ونشهدان لااله الاالله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله .

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم O بسم الله الرحمٰن الرحيم O

ان الله وملائكته يصلون على النبى ياايهاالذين امنو اصلو اعليه وسلموا تسليماO ومن اعرض عن ذكرى فان له معيشة ضنكا ونحشره يوم القيامة اعمىٰO قال رب لم حشرتنى اعمىٰ وقد كنت بصيراOقال كذلك اتتك ايٰتنا فنسيتها وكذلك اليوم تنسى O

ان الله هوالرزاق ذوالقوةالمتينO

مجھے اور آپ کو اللہ نے صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے :

وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون (الذاريات)

جب ہم پیدا ہوئے تو اللہ کے دین کو چھپا دیا گیا تھا۔ خود غرض اور مفاد پرست اسے دنیا کیلئے استعمال کرتے تھے۔ دیندار لوگ دنیا سے رخصت ہو چکے تھے یا بہت ہی کم رہ گئے تھے۔ اللہ نے احسان فرمایا کہ انبیاء علیھم السلام کا کام، خدا کے دین کو ظاہر کرنا، ہم ناچیزوں کے ہاتھوں سے لیا اور اس ملک میں پھر اللہ کا نام پھیل گیا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ یہ کام نہیں چھوڑیں گے اور دین کے لیے کوشش

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

کرتے رہیں گے، تاکہ اس ملک میں اللہ کی کتاب اور اس کی بڑائی پھیل جائے، غیر اللہ کی طاقت ختم ہو جائے جس طرح کہ ضرورت ہے اور ایک اللہ کی وحدانیت و قوت ظاہر ہو جائے جس طرح کہ مناسب ہے۔ اور یہ کام چند اصولوں کے ساتھ ہوتا ہے جو قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ یہی ہماری جماعت کے باقاعدہ اصول ہیں۔ آپ ان قاعدوں کی خلاف ورزی نہ کریں۔

میں امید رکھتا ہوں کہ آپ ایک امیر کے سائے تلے جمع ہوں گے اور اس مسئلہ پر اتحاد کریں گے کہ امت میں اللہ کا دین کیسے پھیل جائے، شیاطین جو شرکیات وبدعات پھیلا رہے ہیں، ان کا رد ہو جائے۔ اس کام کو آپ وقت بھی دیں گے اور اس پر خرچ بھی کریں گے۔ والقیامۃ تجمعنا و سوف تسئلون O

(اور قیامت ہم سب کو اکٹھا کر دے گی اور جلد ہی تم سے پوچھا جائے گا۔)

امیر کے تابع رہنا اور اپنے مقصد کو آگے بڑھانا۔ آئندہ جمعہ کو یہاں پھر اکٹھے ہو کر اپنے لیے امیر کا تعین کریں اور اس مسئلے پر غور کریں اور یہ نہ کہیں کہ مجھے دعوت نہیں دی گئی۔ بغیر دعوت کے یہاں آیا کریں۔ انشاء اللہ آپ لوگ ہر جمعہ کو اکٹھے ہوا کریں کہ جو مسئلہ ہم نے شروع کیا ہے یہ بیچ میں ہی نہ رہ جائے، اللہ کی کتاب کی خدمت ہو اور دعوت آگے بڑھے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

اس پر آپ لوگوں کا عہد ہے! (تمام اراکین نے بیک آواز "ہاں" کہا)۔

یہ مولانا صاحب (سر کے مولانا صاحب کی طرف اشارہ کیا) اس بات کے داعی ہیں، آپ ضرور اپنے لئے امیر کا تعین کریں گے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کام، اشاعۃ التوحید والسنۃ، میں برکت عطا فرمائے۔

الهم اغفر لنا و اجعل فيها خيراً واجعلنا من المسلمين المو حدين.

حضرت شیخؒ کے بعد وصیت پر عمل کرنے کے عہد اور ان کے بعد احقر محمد طیب کو امیر بنانے کی تجویز کی تائید میں مولانا فضل حق، عبد السلام، ودان شاہ، مولانا محمد رفیق تنار مولانا اور مولانا میر سمیع الحق نے تقاریر کیں۔

امیر کارواں اس وصیت کے بعد جلد ہی رخت سفر باندھ کر عقبیٰ کو چلے گئے۔

انالله وانااليه راجعون0

اللهم اغفره وارحمه وعافه وادخله في فراديس الجنا ن۔

(ابو الیمان)

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔
Scanned by CamScanner

الامام قدوۃ المحققین رئیس المفسرین شیخ القرآن مولانا محمد طاہر رحمہ اللہ علیہ

کی مایہ ناز عربی، اردو تصانیف کا مکمل سیٹ

10 کتابیں ← مکمل سیٹ ← خوبصورت پیکنگ میں

جدید کمپیوٹرائیڈیشن

بہترین جلد اور چھپائی میں

رعایتی قیمت صرف 1000 روپے

خود مطالعہ فرمائیں اور توحید وسنت کی اشاعت کیلئے دوست احباب کو ھدیہ کیجئے۔

تصنیفات وتالیفات

تصانیف حضرت شیخ القرآن والحدیث محمد طاہر رحمہ اللہ الغفار

☆ سمط الدرر فی ربط الایات والسور	عربی
☆ العرفان من اصول القرآن	عربی
☆ البصائر للمتوسلین باهل المقابر	عربی
☆ النشاط عن حیلة الاسقاط	عربی
☆ نیل السائرین فی طبقات المفسرین	عربی
☆ ضیاء النور لدحض البدع واماتة الفجور	عربی
☆ اللمعان من خلاصة سورة القرآن	پشتو
☆ الانتصار لسنة سید الابرار	اردو
☆ حقیقت مودودی	اردو
☆ ارشاد الانام فی ترک الفاتحة خلف الامام	اردو
☆ بقیة الاثار من الحیوٰة المستعار	اردو

تصانیف حضرت شیخ القرآن والحدیث مولانا طیب طاہری مدظلہ

☆ القطوف الدانیة (تفسیر سورة فاتحة)	اردو
☆ مسلک الاکابر فی تحقیق الحیوٰة وعدم السماع لاهل المقابر	اردو
☆ کتاب الجهاد	اردو
☆ کلمه حق	اردو
☆ ازالة الاوهام	پشتو
☆ د مدمة القهریة علی دندنة الدهریة	اردو
☆ مخزن الدر من افادات صاحب سمط الدرر	عربی
☆ مشکلات القرآن	پشتو

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

Scanned by CamScanner